سیرت راہنمائے اولیاء

کلام عرفان

حصہ دوئم

سیدنا راہنمائے اولیا مظہر نور خدا ابو احمد میاں قدس اللہ سرہ العزیز

دربار عالیہ رحمان پور

رحیم یار خان

سیرت راہنمائے اولیاء

کلام عرفان

حصہ دوئم

سیدنا راہنمائے اولیا مظہر نور خدا پیر احمد میاں قدس اللہ سرہ العزیز

دربار عالیہ رحمان پور

رحیم یار خان

حصہ دوئم

تاریخ اشاعت ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۹ ھجری

ہدیہ 50 روپے

زیر اہتمام

پیر سوہنے میاں

ناشر

دربار عالیہ رحمان پور

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے انبیاء و اولیاء کو وسیلہ بنایا ہے۔ مخلوق کی رہبری ان سے بڑھ کر کوئی نہ کرسکا۔ مخلوق کی رشد و ہدایت کے لئے انتخاب انبیاء و اولیاء کا ہے۔ سیرت راہنمائے اولیاء چھپنے کے بعد جو ارشادات و کرامات حضرت قبلہ روحی فداہ کے رہ گئے تھے۔ نئی جلد میں اشاعت کیے جا رہے ہیں۔ چند اہل سلسلہ کے بھائیوں نے ارشادات و کرامات کو جمع کیا ہے۔ ماسٹر بنیامین اور ماسٹر منیر احمد نے خصوصی کاوش کی ہے۔

از طرف :- پیر سوہنے میاں

ابتدائی حالات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گنجینہ رحمت فیض امم مظہر نور الحق
ہادی الہدیٰ شافی الشفاء باقی نور الحق

حضرت قبلہ و کعبہ مظہر نور خدا راہنمائے اولیاء محبوب خدا کا نام مبارک احمد تھا۔ آپ دستخطاً پیر احمد میاں لکھتے تھے۔ آپ 1904ء میں تحصیل ہری پور ہزارہ کے ایک گاؤں پسوال شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام ملک غلام محمد تھا۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ اطہر کا نام کرم جان بی بی تھا۔ آپ کا آبائی پیشہ زمیندارہ تھا۔ آپ تقریباً بیس سال کی عمر میں بغرض معاش ہندوستان گئے۔ آپ کاٹھ گودام یوپی میں بیکری کا کام کرتے تھے۔ ایک دوست کی معرفت آپ کی ملاقات سیدنا امام الاولیاء ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز سے ہوئی۔ آپ ان سے سلسلہ قادریہ چشتیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ میں بیعت ہوئے۔ آپ شرعاً امام ابو حنیفہؒ کے پیروکار تھے۔ 1941ء میں آپ کے پیرومرشد کوئٹہ تشریف لائے۔ آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا۔ راہنمائے اولیاء نے پاکستان میں مختلف مقامات میں تبلیغ کا کام انجام دیا۔ پسوال شریف ہزارہ اپنے گاؤں میں کوئٹہ چلتن مارکیٹ سکھر نواں پنڈ اور رحیم یار خان بمقام رحمان پور شریف۔ آپ کا آخری مسکن رحیم یار خان ہے۔ دوران تبلیغ ہزاروں لوگوں نے آپ سے فیض و برکات حاصل کئے۔ آخر یہ آفتاب پوری آب و تاب سے جگمگا کر روپوش ہوگیا آپ کا سن وصال یکم رمضان المبارک 1401ھ بروز ہفتہ بمطابق 4 جولائی 1981ء ہے۔ آپ کا روضہ اطہر خانقاہ رحمان پور شریف رحیم یار خان میں مرجع خلائق خاص و عام ہے۔

احمد دریا پریم کا جس کی الٹی دھار
جو نکلا سو ڈوب گیا جو ڈوبا سو پار

ارشادات

1- حضرت قبلہؒ روحی فداہ نے فرمایا کہ نفس کی ذلت میں خدا کی قربت ہے۔

2- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ایک پہاڑی پر ایک خوبصورت روح ہے۔ تمام اولیاء اللہ اس تک پہنچنا چاہتے تھے۔ کوئی بھی اس تک پہنچ نہ سکا۔ اس کی تجلی سے بیہوش ہوجاتے تھے۔ میں اس تک پہنچ گیا۔

3- سکھر قیام کے دوران عرس کے موقع پر ایک چور زائرین کی چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا۔ اہل سلسلہ نے اس کو بہت مارا۔ حضرتؒ کے پیش کیا۔ آپؒ نے فرمایا اس کو کھانا کھلاؤ اور کرایہ دیا۔ فرمایا جہاں سے آیا ہے چلا جا۔

4- حضرتؒ نے فرمایا ہمیں انہیں راستوں پر معراج ہوئی ہے۔ جہاں سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گزرے ہیں۔

5- حضرتؒ نے فرمایا یہ ہماری نسبت قیامت تک کے لیے ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینی ہوگی۔ اس نسبت سے اس کا تعلق ہو جائے گا۔

6- حضرتؒ نے فرمایا خلافت بھی مرید کے لئے حجاب بن جاتی ہے کہ مرید سمجھتا ہے کہ اب مجھے خلافت مل گئی ہے اب میں کامل ہوگیا ہوں اس گمان سے اس کے روحانی درجات رک جاتے ہیں

7- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہماری جو نسبت ہے ایک نئی نسبت آئی ہے۔ اس پر کسی کا نسبتی دباؤ نہیں۔

8- حضرت قبلہؒ کا ایک مرید خلافت کا خواہش مند تھا۔ جب اسے خلافت نہ ملی تو وہ پیر علاؤالدین شاہ صاحب بغداد والوں سے مرید ہونے گیا۔ ان پیر صاحب نے اس مرید کو جھڑکا اور بھگا دیا۔ جب حضرت قبلہ کو اس واقعہ کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ وہ شخص کیا سمجھتا ہے۔ اگر وہ اللہ و رسولؐ کے دروازے تک بھی چلا جائے تو اس کو وہاں سے بھی بھگا دیں گے۔

9- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ یہ آیت میں ہے کہ اللہ نور ہے زمینوں اور آسمانوں کا اس کا اظہار ہم پر دو دفعہ ہوا کہ کچھ وقت کے لئے تمام زمین و آسمان غائب ہوگئے اور اللہ کا نور ہی نور تھا۔ (سیلاب نور) اللہ کا نور روشنی کی طرح نہیں ہے لہروں کی طرح ہے۔

10- محبوب الٰہی صاحب راوی ہیں کہ حضرت قبلہؒ سے کسی نے پوچھا آپؒ نے اپنا جانشین کس کو بنایا ہے؟ حضرت نے فرمایا ہم امیر معاویہ والا کام نہیں کرتے۔ جسے اللہ چاہے گا بنادے گا۔

11- محمد ادریس جنیدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہؒ سے میں نے عرض کی جیسے سیدنا عبدالحیّ کے وزیر خادم علی تھے کیا ایسے ہی آپ کے وزیر حاجی عبدالمجید صاحب (کوئٹہ والے) ہیں حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہاں ایسے ہی ہے۔

12- حضرت قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا جب آزمائش ہوتی ہے تو مدد نہیں کی جاتی۔

13- انداز گفتگو آپؒ راہنمائے اولیاء کا عجب تھا اکثر جب گفتگو فرماتے تو ہر بات مکمل کرنے کے بعد مسکراتے تھے۔ مسکراتے کی آواز سینہ مبارک سے نکلتی تھی منہ مبارک کھول کر نہیں مسکراتے تھے۔ مسکرانے کی آواز مبارک نہ باریک تھی نہ بھاری۔

اسلام کے تمام اوالعزم اولیاء اللہ حضور ﷺ سے جسم کی کوئی نہ کوئی مشابہت ضرور رکھتے ہیں جیسے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنی کتاب مدارج النبوت صفحہ نمبر 41 حصہ اول میں اپنے پیرومرشد سید موسیٰ پاک شہیدؒ کے متعلق لکھتے ہیں کہ میرے مرشد سرکار دوعالم سے جسمانی مشابہت رکھتے تھے۔

احادیث کی کتابوں میں حضور ﷺ کا حلیہ مبارک اور عادات جو بیان کی گئی ہیں ویسے ہی ہمارے حضرت راہنمائے اولیاء کا حلیہ مبارک اور عادات تھیں۔ مشکوٰۃ شریف اور مدارج النبوت میں درج ہے کہ حضور ﷺ کا رنگ مبارک گندمی تھا۔ چہرہ مبارک نہ گول نہ لمبا' ناک مبارک اونچی' قد درمیانہ' جسم نہ بھاری نہ دبلا ابرو باہم ملے ہوئے نہ تھے اور موٹی ہڈیوں والے اور موٹے کندھوں والے۔ چلتے تو گردن جھکائے ہوئے جیسے پہاڑ سے اتر رہے ہیں' ہنستے تو سینہ سے آواز نکلتی اور ہر کلام پر ہنستے تھے۔ دانتوں کے متعلق سامنے کے دانتوں میں کھڑکیاں تھیں ہمارے جن پیر بھائیوں کو خواب میں سرکار دوعالمؐ کی زیارت ہوئی حضورؐ کو حضرت راہنمائے اولیاء کی ہی شبیہہ میں دیکھا۔ منشی ... بیان کرتا ہے کہ خواب میں دیکھا کہ سرکار دوعالمؐ گدی مبارک پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمارے حضرتؒ بھی آپؐ کے سامنے مؤدب بیٹھے ہوئے ہیں۔ دونوں ہی کی ایک صورت مبارک ہے۔ حضرت قبلہؒ کے بال مبارک نہ سیدھے اور نہ گھونگریالے' کمر مبارک بھاری تھی۔ غلام رسول صاحب حیدر آباد والے اور حاجی عبدالمجید صاحب کوئٹہ والوں نے حضور پاکؐ کی خواب میں زیارت کی اور قدم بوسی کی۔ آپؐ کے دائیں پاؤں کو دیکھا پاؤں کے اوپر ٹخنے سے نیچے ایک گول سیاہ نشان دیکھا۔ ویسے ہی نشان ہمارے حضرتؒ کے پاؤں مبارک میں تھا۔ کان کی لو تک بال رکھتے تھے۔

14- حضرتؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو جب وہ چلتے ہیں ان کی ایڑیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ کیسے اٹھ رہی ہیں یہ لوگ ایسے بکواس کرتے ہیں ان کو کیا معلوم ہے اولیاء کی شان کا۔

15- فرمایا درس میں علماء بنتے ہیں اور اولیاء کے آستانوں پر اولیاء بنتے ہیں۔

16- شبراتی صاحب جو دربار شریف میں فوت ہوئے ان کا آگے پیچھے کوئی نہ تھا۔ ان کے فوت

ہونے کے بعد ایک شخص نے حضرتؒ سے پوچھا کہ شبراتی صاحب سے بھی حساب ہوگا؟ آپ نے فرمایا اس کا کیا حساب ہوگا اس کے پاس کیا تھا۔ حساب تو دولت مندوں کا ہوگا انہوں نے رقم کہاں خرچ کی کیسے کمائی۔

17- فرمایا جو پیر مرید کی ایک پائی پر بھی نظر رکھتا ہے وہ پیر نہیں ہے' دنیا کا کتا ہے۔

18- فرمایا نسلی شجرہ اور ہوتا ہے نسلی شجرہ میں یہ بات نسبت رسولؐ نہیں ہوتی وہ تو نسل کے لحاظ سے ہوگا نطفے کے لحاظ سے یعنی شجرہ وراثت۔

19- ایک شخص نے حضرت قبلہؒ سے پوچھا کہ حضور آپ کی یہ محافل سماع میں مریدوں کو وجد ہوتا ہے کیا ضروری ہے؟ جواب مرحمت فرمایا کہ لوہار کسی لوہے کی چیز کو حاصل کرنے کے لئے لوہے کو خوب گرم کرتا ہے اور اپنی مطلوبہ چیز کی شکل میں ڈھال لیتا ہے اسی طرح ہم مریدوں کے قلوب کو گرمی دے کر راہ سلوک پر گامزن کرلیتے ہیں جس سے اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوجاتی ہے۔

20- ایک دن بعد نماز عصر حضرت قبلہ صحن آستانہ میں تشریف فرما تھے۔ بھائی صاحب پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک وہابی سڑک سے گزر رہا تھا' حضرت قبلہؒ کو دیکھ کر وہ بھی آگیا اس کا تعلق بھی [illegible] کے قصبہ سے تھا۔ اس نے حضرت قبلہ سے کہا کہ یہ آپ کا کافی عرصہ سے مرید ہے مگر اس نے ابھی تک داڑھی نہیں رکھی۔ حضرتؒ نے فرمایا ہم سیرت درست کرتے ہیں سیرت جب ٹھیک ہوجائے گی صورت تو ایک ہفتہ میں بن جائے گی اس کے بعد اس نے کہا مرید ہونے کا کیا فائدہ؟ آپ نے فرمایا کہ مرید ہوکر دیکھ لو اس نے کہا کہ مرید کریں۔ آپ نے ہاتھ میں ہاتھ لئے اور فرمایا کہ کلمہ پڑھو یہ خصوصاً" اس کے لئے تھا ورنہ آپ مرید کرتے وقت خطبہ ہی پڑھاتے تھے لیکن اسے کلمہ پڑھنے کے لئے فرمایا۔ اس وہابی مولوی نے فوراً" ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ کیا میں مسلمان نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا ہمیں کیا معلوم ہمارے سامنے پڑھو گے تو قیامت کے روز تصدیق کریں گے اس نے کہا کہ میں نہیں پڑھتا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں پڑھتے ہو تو جہنم میں جاؤ گے وہ نامراد چلا گیا۔

21- حضرت قبلہؒ فرماتے تھے کہ پاک وہند گرم علاقہ ہے یہاں کے لوگوں کو انگریزی ادویات موافق نہیں ہیں۔ انگریزی ادویات سے ایک مرض رکتا ہے تو دوسرا شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں کے لوگوں کو دیسی ادویات موافق ہیں۔ مغربی ممالک میں سردی بہت پڑتی ہے ان ممالک کے لوگوں کو انگریزی ادویات موافق ہیں ہاں ایلوپیتھک آپریشن سرجری میں کامیاب ہیں بعض اوقات قبلہ

عالم مایوس اور لاعلاج مریضوں کو خود بھی نسخے تجویز کر دیا کرتے تھے یا فرمایا کرتے تھے کہ فلاں حکیم سے دوائی لے لو اور لوگ شفایاب ہو جایا کرتے تھے۔ اسی طرح چک عباس میں حضرت قبلہ کی دعوت تھی وہاں آپ کے پاس ایک لڑکے کو لائے جس کا پیشاب نہیں رکتا تھا حضرت نے فرمایا اس کو تھوڑا سا قلمی شورہ کھلا دو پیشاب رک جائے دوبارہ نہیں دینا۔ اسے قلمی شورہ دیا گیا اور وہ تندرست ہوگیا۔ حالانکہ قلمی شورہ پیشاب آور ہے۔ پھر آپ نے بھائی صوفی نواز صاحب سے فرمایا کہ بھئی اس لڑکے کے گردوں میں گرمی تھی جس کیوجہ سے گردوں کا عمل تیز ہوگیا تھا اور ڈاکٹر حکیم پیشاب روکنے کی دوائیں دیتے تھے۔ پیشاب روکنے والی ادویات گرم خشک ہوتی ہیں اس سے گردوں میں اور زیادہ حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم نے قلمی شورہ دیا جس سے پیشاب زیادہ ہو کر گردے صاف ہوگئے اور اس کی گرمی جاتی رہی۔ پھر گردوں نے قدرتی عمل کے مطابق پیشاب بنانا شروع کر دیا اور لڑکا صحت مند ہوگیا جب کہ لڑکے کے والدین مایوس ہو چکے تھے۔ اسی طرح حضرت قبلہ کے سکھر قیام کے دوران آپ کا ایک مرید جو شجاع آباد میں رہتا تھا حاضر ہوا اسے خاص پیچیدہ مرض تھا نہ اسے گرم دوا راس آتی تھی اور نہ سرد دوا وہ مایوس ہو کر سکھر میں آگیا حضرت نے اس کے لیے ایک خاص دوا تیار کروائی جس کے مرکبات جست۔ سکہ۔ قلعی۔ پارہ۔ گندھک۔ آملہ سار۔ سیاہ مرچ۔ میٹھا تیلیہ تھے ان اجزاء کا ایک خاص انداز سے کشتہ تیار کیا اس کو کھلایا گیا وہ چند دن میں مکمل صحت یاب ہو کر اپنے گھر چلا گیا۔ حضرت قبلہؒ نے عبدالستار کو جو دل کا مریض تھا یہی کشتہ کھانے کے لئے کہا اور وہ صحت یاب ہو گیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ شوگر کا مرض تو نہیں جاتا لیکن اگر اس کا مریض کشتہ مذکورہ کو کھاتا رہے تو اس کے جسم میں قوت برقرار رہتی ہے۔

دوران قیام کوئٹہ سلام الدین قوال کو بواسیر کی سخت تکلیف ہو گئی اور اس سے بیٹھا بھی نہ جائے جبکہ رات کو محفل سماع بھی تھی۔ جب سلام الدین کو قوالی کے لئے بلایا گیا تو اس نے کہا کہ مجھے تو بواسیر کی سخت تکلیف ہے میں تو بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ حضرت قبلہؒ نے میاں عبدالرحمٰن سے فرمایا کہ اس کو دو گولی اسپرو کی چائے سے کھلادو۔ سلام الدین کو دو گولی اسپرو کھلا دی گئی۔ آدھ گھنٹہ میں بواسیر کی تکلیف ہمیشہ کے لئے جاتی رہی۔ حضرت قبلہؒ کراچی تشریف لے گئے ایک ڈاکٹر آپ کو ملنے آیا دوران گفتگو آپ نے ڈاکٹر سے فرمایا کہ تم ذہنی مریض ہو ڈاکٹر نے اقرار کیا کہ جی ہاں مجھے دورے پڑتے ہیں۔ میں سمندر کی طرف باارادہ خودکشی بھی نکل جاتا ہوں پھر حضرت نے وہ آلہ جس سے ڈاکٹر مریضوں کو چیک کرتے ہیں کو دیکھ کر کہا کہ آپ اپنا دماغ اس آلہ سے چیک

کریں۔ اس نے چیک کیا۔ اور دماغ ابل رہا تھا جیسے ہانڈی ابلتی ہے۔ پھر حضرت نے اس کو علاج بتایا کہ رات کو دو یا تین کدو کے بڑے بڑے ٹکڑے کاٹ کر شبنم میں پڑے رہنے دیں اور صبح کو ان ٹکڑوں کو سر پر ملیں جب ٹکڑے گرم ہو جائیں تو پھینک دیں۔ ڈاکٹر نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گیا اکثر عورتیں حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور عرض گذار ہوتیں کہ ہمارے اولاد نہیں ہے۔ حضرت فرماتے تمہارے ایام میں خرابی ہے ہمدرد کی مستورین کی کچھ شیشیاں پی لو۔ اس کے بعد وہ صاحب اولاد ہو جاتی تھیں۔ قبض اور دیگر امراض پیٹ کے لیے حضرت قبلہؒ سنا۔ مکی کے استعمال کرنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے اور ستیاناسی بوٹی کی بھی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے اس سے ستر مرضوں کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ خصوصاً" آنکھوں اور سینے کے امراض میں یہ بوٹی بڑی کار آمد ہے۔ اور اس سے چاندی بھی بن سکتی ہے۔ نور محمد سکنہ ...مرنے ستیاناسی بوٹی سے چاندی بھی بنا کے دیکھی جو کہ خالص بنی۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا جس کی نظر کمزور ہو کانوں کے پیچھے گدی پر روغن بادام کی مالش کرتا رہے۔ نظر کی کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ پاگلوں کو بھی حضرت قبلہؒ کی خدمت میں لایا جاتا تھا بعض اوقات فرماتے اس کو شاٹ لگوالو جو ٹھیک ہو جاتے تھے فرمایا جس مرض میں موت ہو وہ مرض نہیں جاتی ہے۔ تخفیف تو ہو سکتی ہے۔ فرمایا تقدیر میں تو ایک ہی مرض ہوتا ہے۔ باقی لوگ بے احتیاطی سے مرض لگوا لیتے ہیں۔

22- 1977ء کی بات ہے بھٹو کے خلاف تحریک چل رہی تھی کہ حافظ محمد اکرم صاحب سکنہ بہاولپور نے بھٹو کو خط لکھ دیا کہ اب تمہارا رہنا محال ہے تمہیں کرسی چھوڑنی پڑے گی اگر حکومت کرنا چاہتے ہو تو میرے حضرت قبلہؒ کے پاس رحمان پور شریف رحیم یار خان آجاؤ ان کی دعا سے آپ کی حکومت بچ سکتی ہے۔ حافظ نے اس کا ذکر حضرت قبلہؒ سے کر دیا۔ کہ میں نے ایسا خط لکھا ہے یہ سن کر آپ بہت مسکرائے یہاں تک کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے پھر حضرتؒ نے فرمایا بھٹو خط پڑھ کر کہتا ہوگا کہ یہ کسی دیوانے نے لکھ دیا ہوگا۔

23- حضرتؒ نے فرمایا تقدیر میں جو کچھ ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ لیکن بزرگوں کی دعا سے اس کا طریقہ کار بدل دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے ایک حکایت بیان فرمائی۔ ایک نواب تھا اس کے ایک بزرگ تھے ان بزرگوں نے نواب اور اہل خانہ کی تقدیر کو دیکھا کہ نواب جب مرجائے گا تو حکومت ان کی اولاد میں نہیں رہے گی اس کے دو لڑکے اور ایک لڑکی تھی۔ ایک لڑکا گھوڑے بیچے گا دوسرا پرندے پکڑ کر فروخت کرے گا اور لڑکی چکلے میں بیٹھے گی ان بزرگوں کو بہت دکھ ہوا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی میرے مرید نواب کی اولاد کی تقدیر بدل دے اللہ تعالیٰ نے تقدیر

میں کچھ ترمیم فرمادی ہوا ایسے جب نواب مرگیا اس کی حکومت پر کوئی اور قابض ہوگیا۔ اس کی اولاد کو شاہی محل سے نکال دیا گیا ایک بیٹا گھوڑے فروخت کرنے لگا۔ اور دوسرا پرندے پکڑ کر بیچنے لگا۔ لڑکی کو کوئی بردہ فروش اٹھا کر لے گیا اب روز فرشتے آتے ایک سے کافی قیمت کے عوض گھوڑے خریدتے اور دوسرے سے پرندے اور کافی رقم اسے بھی دے جاتے وہ دونوں تو ایسے ہی امیر ہوگئے۔ رہا لڑکی کا معاملہ اس کو جو بردہ فروش لے گیا تھا جوان ہونے پر اس نے اسے چکلے میں بٹھا دیا۔ لڑکی پاکیزہ تھی فرشتے روز آتے اس لڑکی کو روزانہ ایک سو روپیہ دے جاتے اور وہ لڑکی وہ روپیہ اپنے مالک کو دے دیتی۔ اور زندگی بھر ایسا ہی ہوتا رہا۔ اور ان بزرگوں کی دعا کی بدولت ساری عمر برائی سے بچی رہی۔

24- حضرت قبلہ ؒ نے فرمایا کہ یہ نماز میں جو سنتیں قضا ہو جاتی ہیں ان کی ادا نہیں ہے۔ سنت تو وہی ہے جو وقت پر ادا ہو۔ حضرت کی عادت مبارک تھی کہ جب جمعہ کے لیے تشریف لاتے تو خطبہ کے وقت ہاتھ باندھ کر تشہد میں بیٹھ جاتے۔ اور دونوں خطبوں میں ہاتھ نہیں کھولتے تھے۔ اس کے بارے میں حضرت قبلہ ؒ نے فرمایا کہ یہ سنت نہیں ہے۔ کیونکہ سرکار دو عالم اور خلفائے راشدین جمعہ میں ایک ہی خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ یہ امیر معاویہ کی عادت تھی۔ جب وہ بہت بوڑھا ہو گیا تو خطبے کے دوران بیٹھ جایا کرتا تھا۔ تاکہ سانس لے سکے اور ڈنڈا بھی پکڑ کر خطبہ دیتا۔ پھر بیٹھا ہوا اٹھ کر خطبہ شروع کر دیتا۔ اس کی حکومت عرصہ دراز تک رہی ہے۔ اس لیے اس کا طریقہ مسلمانوں میں رائج ہوگیا۔ پھر فرمایا یہ مسجد کی محراب بھی نبی پاک ؐ کی ایجاد کردہ نہیں ہے یہ بھی جب امیر معاویہ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ پہلے خلفاء اپنی مسجد میں امامت خود کرایا کرتے تھے اس نے کہا کہ جیسے حضرت علیؓ کو دوران نماز شہید کیا گیا۔ مجھ پر بھی حملہ ہو سکتا ہے۔ اس لیے اس نے کہا کہ مسجد میں ایک قبہ نما سا بنادو۔ اس میں میں امامت کروایا کروں گا۔ تاکہ کوئی حملہ آور آئے بھی تو اس محراب میں اس کی تلوار نہیں چلے گی یہ ایجاد تو اچھی ہے اس سے ایک صف نمازیوں کے لیے بچ جاتی ہے۔ محراب نہ ہونے سے پوری صف صرف امام کے لیے ہو جاتی۔ حضرت قبلہ ؒ نے فرمایا کہ بند غسل خانے میں اگر انسان ننگا بھی نہا رہا ہو تو وضو کرے تو وضو ہو جاتا ہے۔ جبکہ کھلی جگہ پر تہبند باندھ کر نہانا چاہیے۔ حضرت قبلہ ؒ نے فرمایا کہ عدالت کسی دعویٰ دار عورت کو نکاح کی اجازت بھی دے دے فیصلہ عورت کے حق میں ہو جائے تو عورت تو نکاح ثانی کی اجازت مل جائے گی۔ اگر عقد ثانی کرنا چاہے تو کرسکتی ہے۔ لیکن اگر پہلے شوہر سے ہی صلح کرنا چاہے تو اس میں نکاح کی ضرورت نہیں ہے۔ پچھلا نکاح ہی بحال رہے گا۔ کیونکہ طلاق

عدالت نے دی ہے۔ خاوند نے نہیں دی یہ عورت کی مرضی پر منحصر ہے۔ حضرت قبلہؒ نماز سے فارغ ہونے کے بعد نہ انگلیوں پر' نہ ہی منکے والی تسبیح پڑھتے تھے نہ آپ نے اس کی تعلیم دی اور نہ ہی تشہد میں انگلی اٹھاتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے نماز کی حالت میں تو ابلیس آگیا تھا۔ آپؐ نے انگلی اٹھائی تو اس سے نور نکلا تو نور نکل کر شعلہ بن کر لگا اور ابلیس چیخیں مارتا ہوا بھاگ گیا جو لوگ تشہد میں انگلی اٹھاتے ہیں نہ ہی انکی انگلیوں سے نور نکلتا ہے اور نہ ہی انہیں شیطان نظر آتا ہے۔ یہ خواہ مخواہ اٹھاتے ہیں۔

25- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ناخن جنت کا لباس ہے یہ بہت خوبصورت اور چمکدار ہوتے ہیں۔ جب آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا گیا تو لباس بھی اتار لیا گیا۔ تھوڑا لباس نشانی کی صورت میں انگلیوں پر رہنے دیا گیا۔ جو یہ ناخن ہیں۔

26- فرمایا اولیاء اللہ کو بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا اور کہا جاسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان پر بھی راضی ہوا تو یہ ولی بنے۔

27- کراچی سے ایک بہت زیادہ پڑھا لکھا مرید جو ابھی نیا ہی مرید تھا خدمت میں آیا اور اس نے دیکھا کہ حضرت قبلہؒ کے آستانہ مبارک میں ایک کتا ہے جس کا نام کالو تھا۔ اس کو وسوسے آنا شروع ہوگئے جہاں کتا ہو وہاں تو فرشتے بھی نہیں آتے لیکن یہاں آستانہ مبارک میں ایک کتا رہتا ہے۔ یہاں فرشتے کب آتے ہوں گے۔ اچانک حضرت قبلہ نے اسی کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ تھے ان کے قریب ایک کتا بیٹھا تھا ایک مولوی صاحب آئے اور انہوں نے اس بزرگ پر اعتراض کیا کہ جہاں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ تو ان بزرگوں نے کہا کہ مولوی صاحب جب آپ کا وقت اخیر آئے تو آپ اپنی چارپائی کے پاس کتا باندھ لینا نہ فرشتہ آئے گا اور نہ تمہاری جان نکلے گی اور پھر حضرت قبلہ نے اس تعلیم یافتہ مرید سے فرمایا کہ یہ جو حدیث علماء لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضور پاکؐ چارپائی یا تخت پوش پر آرام فرما رہے تھے اور چارپائی یا تخت پوش کے نیچے کتا تھا۔ جس کی وجہ سے وحی نہیں آئی آپ نے فرمایا یہ حدیث ہی نہیں ہے۔ کیونکہ پیغمبر یا نبی نے چارپائی استعمال نہیں کی۔ زمین پر ہی سوتے رہے۔ اس دور میں بھی عرب میں زمین پر سونے کا رواج ہے۔ چارپائی ہندوپاک کے لوگ استعمال کرتے ہیں۔

28- ایک مرید جو افسر تھے گورسی صاحب ان کو کہا کرتے تھے۔ وہابیت سے تائب ہوکر سلسلہ عالیہ میں داخل ہوگئے ان کے چار پانچ دنیاوی سخت کام بھی حضرت قبلہ کی دعا سے حل ہوگئے کچھ عرصہ کے بعد انہیں ایک اور دنیاوی مشکل پیش آگئی حضرت سے انہوں نے عرض کیا کہ حضرت قبلہ

میرا یہ کام بھی کردیں بہت مشکل میں ہوں۔ ساتھ ہی انہوں نے علامہ اقبالؒ کا ایک شعر بھی پڑھا۔ شعریوں ہے۔

حق پرستوں کی اگر کی تو نے دلجوئی نہیں
طعنہ دیں گے بت پرست کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

حضرت نے سخت الفاظ میں گورسی سے فرمایا کہ پہلے مسلم تو بنو ہم نے کیا تمہارے دنیاوی کاموں کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ حضرت قبلہ کے وصال کے بعد گورسی پھر وہابی ہوگیا۔ چونکہ دنیا کا طالب تھا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نہیں چل سکا۔

29- جس دوران حضرت طٰہٰ میاںؒ قدس اللہ سرہ العزیز کراچی تشریف لائے پیر بھائی لوگ زیارت کے لئے کراچی گئے آپ کراچی میں ایک بنگلہ میں ٹھہرے ہوئے تھے ایک پیر بھائی کے دل میں خیال آیا کہ میرا بنگلہ بھی ایسا ہوتو کیا کہنے۔ آپؒ نے فرمایا جو محلوں کے خواب دیکھتا ہے وہ جھونپڑی سے بھی جاتا ہے۔ آپ طٰہٰ میاںؒ نے فرمایا بنگالیوں نے بنگال الگ کرلیا تو ہم یہاں نہیں رہیں گے۔ ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔ حضرت طٰہٰ میاںؒ نے دربار شریف مرزا کھیل میں ایوب خان کی تصویر لگائی ہوئی تھی اور ہر آنے جانے والے اہل سلسلہ کو فرماتے کہ یہ اچھا بچہ ہے۔ ہم اس سے کام لیں گے۔ دنیا نے دیکھ لیا جب 1965ء میں صدر ایوب خان سے کام لیا حضرت قبلہ نے فرمایا حضرت آدم سے لے کر حضرت طٰہٰ میاں شاہؒ تک جس نطفہ کی حفاظت کی گئی ہے وہ آپ تک ہے۔

30- حافظ اکرم صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہ نے مجھ سے فرمایا حافظ اگر ہم اللہ کی دی ہوئی قوت کا بال برابر بھی استعمال کرلین تو تمام پاکستان کو مرید کرلیں۔ ہم تو ہدایت کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے اسے خود ہی بھیج دیتا ہے۔

31- ایک شخص نے عرض کی مجھے جنسی وسوسے یعنی مباشرت کے خیالات بہت آتے ہیں آپ نے فرمایا کلمہ سوئم پڑھ لیا کرو جب خیالات آئیں۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ کی امت سے بعض اولیاء اللہ کے اللہ تعالیٰ سے ایسے رازونیاز ہیں۔ جو بنی اسرائیل کے انبیاء کو بھی نہیں دیئے گئے۔

32- حضرت قبلہ نے فرمایا ہماری تمام زندگی تعمیرات میں اینٹ اور گارا لگاتے ہی گزر گئی کیونکہ مخلوق کے لیے انتظام تو کرنا پڑتا ہے۔ آپؒ فرماتے ہم جو بھی چیز بناتے ہیں خوب مضبوط بناتے ہیں

تاکہ ایک دفعہ خرچ ہو جائے اور بار بار خرچ نہ کرنا پڑے آپ نے جو بھی تعمیرات کیں اس کی دیواریں 18 انچ یا 13 انچ سے کم نہیں رکھیں۔ آپ نے اپنے گاؤں پسوال شریف ہزارہ میں ایک محفل سماع خانہ بنوایا۔ سماع خانے کی تعمیر کے لئے خود مزدوری کے فرائض انجام دیئے سکھر میں بھی تعمیر فرماتے رہے اور رحیم یار خاں میں بھی تعمیرات فرمائیں۔

33- حضرت قبلہ فرمایا کرتے تھے کہ شیخ احمد جامؒ ایک بزرگ گزرے ہیں ان کے پاس ایک لڑکے کو لے کر اس کے والدین آئے۔ لڑکا نابینا تھا والدین نے ان سے دعا کی درخواست کی تاکہ ان کا بیٹا بینا ہو جائے تو انہوں نے فرمایا کہ اندھوں کو بینا کرنا حضرت عیسیٰ کا معجزہ تھا۔ وہ نابینوں کو بینائی عطا کیا کرتے تھے ہم عیسیٰ نہیں ہیں جو بینائی عطا کر دیں اس پر لڑکے کے والدین نے کہا کہ ہم آپ کے در پر جان دے دیں گے۔ اس پر وہ بزرگ پہلے تو ناراض ہوئے اور اٹھ کر چل دیئے پھر واپس آگئے اور فرمایا کہ عیسیٰ اندھوں کو تھوڑی درست کرتے تھے۔ وہ ہم ہی کیا کرتے تھے لاؤ ہم اس کو درست کر دیتے ہیں۔ انہوں نے پھونک ماری اور بچے کی بینائی آگئی پھر حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ذات تو ایک ہی ہے جو انبیاء کرام اور اولیاء کرام میں کام کر رہی ہے۔

34- حضرت قبلہ فرمایا کرتے تھے کہ عراق کے ایک شہر میں بزاز کی دکان تھی اس دکان کا ملازم جو بڑا خوبرو تھا۔ وہ دکان اس کی ذاتی نہ تھی بلکہ وہ ملازم تھا ایک روز اس ملک کے بادشاہ کی شہزادی سودا سلف خریدنے بازار میں آنکلی جونہی اس کی نظر اس نوجوان پر پڑی وہ دل و جان سے اس پر فدا ہوگئی۔ وہ اس کی دکان پر چڑھ گئی اور پارچہ جات خریدنے کے بعد اس نوجوان سے کہا کہ اس کی ادائیگی میں محل میں کروں گی آپ کسی وقت میرے پاس پہنچ جانا۔ وہ نوجوان وہاں پہنچا اور شہزادی نے اسے کہا کہ آپ میرے ساتھ ہم بستری کریں۔ یہ سنتے ہی اس نوجوان پر خوف خدا طاری ہوا اس نے شہزادی سے پیچھا چھڑانے اور گناہ سے بچنے کے لئے ایک بہانہ تلاش کیا اور شہزادی سے کہا مجھے پیشاب کی شدید خواہش ہو رہی ہے۔ اگر آپ ذرا دیر کے لئے اجازت دیں تو اس سے فراغت پا کر آپ کی تمنا پوری کرتا ہوں۔ شہزادی نے اپنی کنیزوں کے جھرمٹ میں اسے غسل خانے کی طرف روانہ کیا۔ وہاں اس نوجوان نے پاخانہ اپنے جسم پر مل لیا اور باہر نکل آیا۔ شہزادی نے اس نوجوان کی یہ حالت دیکھ کر شدید نفرت کا اظہار کیا اور اپنے خادموں سے کہا اس ناپاک شخص کو ابھی دھکے مار کر نکال دو۔ ابھی اسے دھکے مارے جا رہے تھے کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔ انہوں نے اس نوجوان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو مبارک باد دی ہے اور سلام بھیجا ہے اور آپ کو یوسف ثانی کا خطاب دیا ہے۔ وہ پاخانہ

کستوری ہوگیا۔ بعد میں وہ نوجوان بہت بڑا بزرگ ہوا۔

35- حضرت قبلہؒ تقسیم پاک و ہند کے بعد ایک یا دو مرتبہ اپنے پیرومرشد امام الاولیاء کے مزار مبارک پر حاضری دینے کے لئے انڈیا تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ حاجی عبدالمجید صاحب (کوئٹہ والے) بھی تھے پھر کانپور سے آگرہ گئے۔ سیدنا امیر ابوالوالعلاءؒ قدس اللہ العزیز کی زیارت نصیب ہوئی۔ انہوں نے حاجی صاحب کو فرمایا کہ آپ کے حضرت پہلے ہمارا عرس کروایا کرتے تھے۔ اب نہیں کرتے تم ہی کرلیا کرو پھر حاجی صاحب نے حضرت قبلہؒ کو عرض کی ہمارے ہاں تو جگہ کم ہے آپ اپنے ہاں اس کا اہتمام فرمالیا کریں۔ میں اس کے اخراجات خود دیا کروں گا پھر حضرت قبلہؒ ہر سال نو دس صفر کو عرس منعقد فرماتے۔ ایک دفعہ حضرت قبلہؒ اور حاجی صاحب نے حج پر جانے کا عزم فرمایا کراچی پہنچے پاسپورٹ بنوایا مگر ویزہ نہ ملا پھر حاجی عبدالمجید صاحب نے حضرت سے عرض کی کہ دعا فرمائیں کہ ویزہ مل جائے۔ حضرت نے فرمایا ہم دعا نہیں کریں گے۔ اگر بلانا ہوگا تو بلالیں گے۔ اس پر حاجی عبدالمجید صاحب نے کہا کہ اگر دعا نہیں فرمانی تو پھر اپنے گھروں کو چلتے ہیں۔ اس طرح آپ کراچی سے واپس تشریف لے آئے۔

36- حضرت قبلہؒ نے بیان فرمایا کہ ایک امیر آدمی تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جارہے تھے اس امیر آدمی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے کہنا کہ میرے ساتھ بھی یاری لگالے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے واپس آئے تو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ یاری لگالی ہے۔ اور تمہیں دوست بنالیا ہے۔ اس کے بعد اس امیر آدمی کو مالی نقصان ہونے لگے اور جانی تکلیفیں بھی شروع ہوگئیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جارہے تھے اس آدمی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کی ایسی دوستی سے باز آیا۔ اللہ تعالیٰ سے کہنا کہ مجھ سے دوستی ہٹالے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ وہ یہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے کہدو کہ ہم جس سے دوستی لگالیتے ہیں پھر اسے چھوڑتے نہیں ہیں۔

37- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک امتی تھا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ دعا کریں کہ جانوروں کی بولیاں سمجھ میں آجائیں۔ آپ نے فرمایا کہ رہنے دو لیکن وہ بضد ہوگیا۔ آپ نے دعا کردی اور اسے بولیاں سمجھ میں آنے لگیں۔ ایک دن گھر میں لونڈی نے کھانے کا دسترخوان باہر لاکر جھاڑا اس سے ریزے گرے، مرغ بھاگ کر گیا اور جلدی جلدی وہ ریزے چننے لگا کتا دیکھ رہا تھا اس نے مرغ سے شکایت کی کہ تمہیں تو کچھ نہ کچھ کھانے

کو مل جاتا ہے مگر مجھے کچھ نہیں ملتا اس پر مرغ نے کتے سے کہا تم صبر کرو کل مالک کا گھوڑا مرجائے گا جتنا چاہے کھالینا۔ مالک سن رہا تھا اس نے اسی وقت گھوڑا لیا اور منڈی جاکر فروخت کردیا۔ پھر مالک نے سنا کہ کتا مرغ سے کہہ رہا ہے کہ تو جھوٹا ہے گھوڑا تو کوئی نہیں مرا۔ مرغ نے کہا کہ گھوڑا تو اس نے بیچ دیا ہے اب مالک کا اونٹ مرے گا اس میں سے کھالینا پھر مالک نے اونٹ لے جاکر بیچ دیا۔ پھر کتے نے مرغ سے کہا کہ تو جھوٹ کہتا ہے۔ اس پر مرغ نے کہا اب مالک کا غلام مرے گا مالک نے یہ سن کر غلام بھی فروخت کردیا پھر کتے نے مرغ سے کہا تو جھوٹ کہتا ہے اس پر مرغ نے کتے سے کہا کہ اب مالک مرے گا خیرات ہوگی پھر خوب کھالینا۔ مالک نے سنا تو اس کے چھکے چھوٹ گئے وہ دوڑا دوڑا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ کچھ کریں ورنہ میں تو مرگیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اسی لئے تو تمہیں کہا تھا کہ بولیاں مت سیکھو اب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا وہ ایک مصیبت تھی جو تیرے جانوروں پر آئی تھی اور تیری بچت ہوجاتی تھی لیکن تو ان کو بیچ کر لالچ کے چکر میں پڑگیا اب یہ موت تمہیں ہی بھگتنا ہوگی حضرت قبلہ نے فرمایا کہ لوگوں پر جو مصیبت آتی ہے وہ بڑی مصیبت کا صدقہ ہوجاتی ہے۔

38- حضرت قبلہؒ کا ایک مرید دنیاوی مصیبتوں کا شکار تھا حضرت قبلہؒ نے اسے ایک حکایت سنائی کہ ایک بادشاہ تھا اس نے گویے بلائے بادشاہ نے اعلان کیا کہ جب تک ہم کوئی انعام نہ دیں کوئی آدمی ان کو انعام نہ دے۔ آدھی رات گزر گئی مگر کسی نے انعام نہ دیا پھر آخر میں انہوں نے ایک کلام پڑھا۔

کچھ گزر گئی ہے کچھ گزر جائے گی
رنگ میں بھنگ نہ ڈالیو رے

جب یہ پڑھا تو شہزادی نے اپنا قیمتی ہار اٹھا کر دے دیا بادشاہ کے ایک لڑکے نے اشرفیوں کی ایک تھیلی اٹھا کر ان پر پھینک دی۔ بادشاہ نے اپنے بیٹے اور بیٹی سے پوچھا کہ تم نے خلاف ورزی کیوں کی؟ اس کی لڑکی نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں بوڑھی ہونے والی ہوں آپ نے میری شادی ابھی تک نہیں کی۔ آج رات میرا ایک غلام کے ساتھ بھاگنے کا پروگرام تھا۔ جب گویوں سے یہ کلام سنا تو میرا ارادہ تبدیل ہوگیا کہ جب آدھی سے زیادہ گزر گئی ہے تو باقی بھی گزر جائے گی اب رنگ میں بھنگ کیوں ڈالوں۔ اس بات پر بے قابو ہوکر میں نے اپنا ہار گویوں پر نچھاور کردیا۔

لڑکے نے کہا کہ تمہاری سخت مزاجی سے پریشان تھا اور آج رات میرا پروگرام آپ کو قتل کرکے تخت پر بیٹھنے کا تھا مگر یہ کلام سن کر ارادہ بدلی ہوگیا کہ اب جب آدھی گزر گئی ہے تو کس لئے رنگ میں بھنگ ڈالوں۔ میں نے بے قابو ہوکر اشرفیوں کی تھیلی گویوں پر نچھاور کردی۔ بادشاہ بہت خوش ہوا گویوں کو بہت سا انعام دیا بیٹی کی شادی کردی اور بیٹے کو تخت دے دیا۔

39- حضرت قبلہؒ نے ایک ارشاد فرمایا کہ ملک صاحب نے ایک دفعہ خواب میں حضرت ابوالعلاءؒ کی زیارت کی۔ خواب میں حضرت ابوالعلاءؒ نے فرمایا آپ دونوں بھائیوں میں سے ایک میری مثل ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا وہ ہمارے متعلق تھا۔

40- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ملکؒ صاحب کو خواب میں حضرت عبدالحیؒ کی زیارت ہوئی خواب میں آپ نے فرمایا کہ تمہارے حضرت کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا بہت بڑا بزرگ ہوگا۔

41- سکھر عرس کے موقع پر ایک شخص نے تنقید کی کہ کھانا اچھا نہیں پکایا۔ ٹھیک طریقہ سے کھلایا نہیں جارہا۔ حضرت ملکؒ صاحب کو غصہ آگیا آپ نے فرمایا کہ تو ادھر حاضری دینے آیا ہے یا پیر کا انتظام دیکھنے۔

42- ایک پیر بھائی نے ملکؒ صاحب سے عرض کی کہ حضرتؒ سے میری سفارش کریں کہ میرا تبادلہ ہوجائے ملک صاحب نے حضرت سے اس کی سفارش کی تو وہ حضرت صاحب سے کہنے لگے میں نے تو ان کو نہیں کہا کہ سفارش کریں۔ ملک صاحب نے فرمایا کہ ہم پھر جھوٹ کہتے ہوں گے؟ بعد میں اس پیر بھائی کو خیال آیا کہ میں نے گستاخی کردی ہے پھر پیر بھائی قبلہ ملک صاحب سے معافی مانگنے لگا آپ نے فرمایا کہ میں فلاں (ایک پیر سخت مزاج والے کا نام لیا) اس کی طرح تو نہیں ہوں ہم پر گھوڑے بھی گزر جائیں تو معافی ہی معافی ہے۔

43- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ پہلی امتوں کی روحوں کے نور ہونے کا ثبوت ہے حضورؐ کی امت کے ہاتھ پاؤں زبان کے نور ہونے کا ثبوت ہے۔

44- عرس مبارک کے اگلے دن سلسلہ عالیہ کا ایک آدمی فاروق سے فراڈ کرکے سو روپیہ لے گیا صبح وہ بات حضرت قبلہ عالمؒ کے پاس پیش ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ہم رات دیکھ رہے تھے کہ اس کو وجد آرہا تھا ہمیں پسند نہ آیا وہ شخص مکر کر رہا تھا نسبت سے وجد ہو تو جسم اور لطیف ہوجاتا ہے اگر وجد تصنع سے ہو جسم میں تھکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے۔

45- ایک مولوی صاحب جو کسی مولوی صاحب سے مرید تھے۔ وہ حضرت قبلہ عالمؒ کے سامنے پاؤں پھیلا کر بیٹھ گئے پاس ہی ایک مرید بیٹھا تھا۔ اس کو دل میں غصہ آیا کہ یہ اس انداز میں پاؤں

پھیلا کر کیوں بیٹھا ہے؟ حضرت قبلہؒ نے خود ہی ارشاد فرمایا جس مرید کا پیر ولی نہ ہو اس کا مرید گستاخ ہوتا ہے۔

46- حضرت کا ارشاد ہے کہ بایزیدؒ کے پاس ایک آدمی بیٹھا تھا وہ آپ کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھا تھا۔ اس آدمی کی ٹانگ وہیں اکڑ گئی۔ پھر تمام عمر وہ ٹانگ سیدھی نہ ہو سکی۔

47- ایک مشہور عالم دین جو لوگوں کو مرید کرتے وقت یوں کہتے کہ میں نے اپنے دادا حضرت علیؓ کی طرف سے تمہیں مرید کیا۔ ایک شخص نے حضرت قبلہ عالمؒ سے عرض کی کہ کیا یہ ان کا بیعت کرنے کا طریقہ درست ہے؟ آپ نے فرمایا یہ تو ایک طریقت کے خلاف بات ہے۔ حضرت علیؓ نے اس مولوی صاحب کو کب اجازت دی کہ ہمارے نام سے مرید کیا کرو اس مولوی صاحب نے تو اپنے پیر کا زمانہ پایا ہے انہی کی طرف سے اسے اجازت ہے۔ چنانچہ اپنے پیر کا ہی نام لے کر ان کے ہاں سلسلہ میں داخل کرے۔ حضرت علیؓ کا زمانہ تو اس مولوی نے دیکھا ہی نہیں ہے۔

48- حضرت قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا کہ جہاں تک نبی کی رسائی ہوتی ہے وہاں تک آپ کی امت کے بزرگوں کی رسائی بھی ہوجاتی ہے۔ پہلے انبیاء کو معراج زمین پر ہوتی تھی ایسے ہی امت کا تعلق تھا۔ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو معراج آسمانوں پر ہوئی تو امت کو معراج جو ہے آسمانوں پر ہوگی۔

49- ایک دفعہ عرس شریف کے موقع پر ایک مرید جاگیردار حاضر خدمت ہوا۔ محفل سماع کے بعد لنگر شریف تقسیم کرتے وقت وہ جاگیردار منتظم اعلیٰ حضرت حاجی عبدالمجید صاحب سے کہنے لگا ہم خوانین خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ہمیں علیحدہ اچھے برتنوں میں لنگر شریف دیا جائے۔ حاجی صاحب محترم نے فرمایا یہ نئی بات کی اجازت ہم حضرت قبلہ عالمؒ روحی فداہ سے لے کر کرسکتے ہیں خود نہیں کرسکتے۔ حاجی صاحب نے ان صاحب کو ساتھ لے جاکر حضرت قبلہ عالمؒ سے وہ تمام بات جو کہ نیازی صاحب نے اپنے خصوصی انتظام کے بارے میں کہی تھی عرض کردی آپ نے ارشاد فرمایا حاجی صاحب یہ لنگر غریب لوگوں کے لئے ہے خان صاحب امیر آدمی ہیں گھر پر جاکر کھالیں گے حضرت قبلہؒ روحی نے واقعہ کربلا کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے بیان فرمایا کہ امام عالی مقام سیدنا حضرت حسین علیہ السلام کو شہید کرنے والے یزید کے صرف تین آدمی تھے یعنی حکومت کے صرف تین آدمی تھے باقی یہی شیعان علی (علی علیہ السلام کے گروہ کے لوگ) تھے جنہوں نے روپے پیسے' سونے چاندی' عہدہ اور ڈر خوف سے مغلوب ہوکر آپ کو شہید کیا۔ حکومتی آدمی تو صرف تین ہی تھے۔ 1- عمرو بن سعد 2- شمر ملعون 3- ابن زیاد۔ آپ نے ارشاد

فرمایا شیعہ خود قتل کرتے ہیں اور خود ہی روتے ہیں۔

آپؒ نے ارشاد فرمایا جب امام عالی مقام کا قافلہ حضرت زین العابدینؓ کے ساتھ دمشق سے مدینہ منورہ کو جانے لگا تو اہل کوفہ نے سینہ کوبی کی اور خوب روئے اور سر پیٹے۔ حضرت سیدنا امام زین العابدینؓ نے ارشاد فرمایا کہ رافضیو ملعونوں تم نے ہمیں خط لکھے تم نے ہی ہم کو بلایا اور تم نے ہی ہمیں شہید کیا اور آج تم ہمیں رو دھو کر دکھاتے ہو ہم تمہارا رونا دھونا نہیں مانیں گے ہمارے رب العزت قیامت کو فیصلہ فرمائیں گے۔ آپ نے ارشاد فرمایا رافضی اپنے پیرومرشد سے پھرنے والے کو کہتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب پیر زندہ نہیں رہتا تو مرید کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ امام پاک جیسے شہید ہوئے شیعان علی جان دے دیتے۔ حضرت قبلہؒ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا جیسی قربانی حضرت امام عالی مقام حسین علیہ السلام نے دی ہے تاریخ آدم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے ایک قدم پر سب کچھ قربان کردیا۔ جان و مال، عزت، اولاد سب کچھ قربان کردیا۔ حضرت قبلہ عالمؒ کی ایک مرید صاحب کے گھر دعوت تھی۔ اس کی بیوی شیعہ تھی جس نے ہمارے حضرت قبلہ عالمؒ کے کھانے میں زہر ملادیا۔ حضرت قبلہ عالمؒ کو قے ہوگئی۔ وہ عورت اپنے ارادے میں ناکام ہوئی۔

50- حضرت قبلہ روحی فداہ کے ایک مرید سعید الرحمٰن صاحب نے حضور قبلہ عالمؒ کو ایک خط سکھر شریف لکھا اور عرض کی کہ آپ کے مرید خوش بودار بوٹیاں ہیں جہاں جاتی ہیں خوشبو پھیلاتی ہیں۔ آپ نے اس خط کو سراہا خوش ہوئے اور بار بار ذکر کیا۔

51- حضرت سیدنا طٰہٰ میاںؒ قدس اللہ العزیز کو ایک پیر بھائی نے رقم پیش کی آپ نے فرمایا میاں دل دیا ہوتا۔ حضرت طٰہٰ میاںؒ نے حضرت قبلہ و کعبہ کو بلبل مشرق کا خطاب دیا۔ حضرت طٰہٰ میاںؒ نے فرمایا تاج الدین ناگ پوری ناپاک فقیر تھا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جس نطفے کی حفاظت کی گئی ہے وہ سیدنا طٰہٰ میاں تک ہے ایک شخص نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا عبدالحئی اور عبداللہ میں کیا فرق ہے اور طٰہٰ میاںؒ کا پورا نام محمد مخصوص الرحمٰن ہے یعنی رحمٰن کے مخصوص کیے ہوئے محمد۔

52- حضرت قبلہ نے فرمایا اگر کوئی شخص مسلمان ہو اور بلوغ کی عمر کو پہنچ چکا ہو اس کے لئے ختنے ضروری نہیں ہیں اگر اس کی بیوی بھی مسلمان ہوجائے تو نکاح کفر کے طریقے پر جو کیا ہوا ہے وہ ہی بحال رہے گا۔ سکھر قیام کے دوران حضرت قبلہؒ سے ایک ہندو مسلمان ہوئے جن کا نام دیال چند تھا۔ اسلامی نام نصراللہ رکھا گیا جب اس کے والدین کو پتا چلا تو انہوں نے اس کو بہت تکلیفیں

پہنچائیں وہ بدلے نہیں۔ پھر کسی حیلے بہانے سے اس کو بمع بچوں انڈیا بھیج دیا ان کے والدین کا خیال تھا کہ شاید انڈیا جاکر بدل جائے جب وہ انڈیا پہنچے تو ان کا پاسپورٹ غائب کردیا پھر وہ وہیں تمام عمر دہلی میں رہے ان کے رشتہ دار نصراللہ صاحب کو بہت اذیتیں پہنچاتے رہے لیکن وہ بدلے نہیں چند سال پہلے ان کا وصال ہوگیا۔

53- آپ کے ایک مرید عاشوروں کے دن امام صاحبؓ کی نیاز دلوایا کرتے تھے۔ ایک دیگ چاول پکاتے حضرت قبلہ نے اس سے پوچھا کہ نیاز کیسے دلواتا ہے؟ اس نے عرض کی چاول ۔ گھی ۔ چینی سب دکان سے ادھار لیتا ہوں اور نیاز دلوالیتا ہوں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا جب ہمت نہیں ہے تو اتنا ادھار لے کر نیاز دلواتے ہو۔ امام صاحبؓ تو ایک سیر چاولوں پر راضی ہوجائیں گے۔

54- حضرت قبلہؒ حاصل پور تشریف لے گئے ایک دن آپ خواجہ نور محمد مہارویؒ کے مزار پر بھی گئے۔ خواجہ نور محمدؒ صاحب نے اپنے مزار سے باہر نکل کر آپؒ کا استقبال کیا۔ آخر دور میں آپؒ راہنمائے اولیاء مزارات پر کم جاتے تھے فرماتے ہمارے جانے سے اہل مزار کو تکلیف ہوتی ہے۔ ان کو ہمارا استقبال کرنا پڑتا ہے۔

55- کوئٹہ قیام کے دوران دو آدمی سلسلے میں تھے ان کا کوئی جھگڑا تھا جن سے جھگڑا تھا انہوں نے کہا کہ چلو تمہارے پیر صاحب سے فیصلہ کرواتے ہیں۔ اہل سلسلہ کے دو بھائیوں نے کہا نہیں چوہدری صاحب سے فیصلہ کروائیں گے۔ حضرت قبلہؒ کو ان دو مریدوں کی اس بات پر غصہ آیا۔ آپ نے ارادہ سے ان کو نکال دیا ان کے نکالنے کا اعلان نہیں فرمایا صرف دل میں خیال کیا پھر وہ کبھی دربار میں نہیں آئے۔

56- سکھر قیام کے دوران ایک پیر بھائی نے گلاب صاحب سے جو قطر میں تھے رقم منگوائی اور خط میں یہ بھی لکھ دیا کہ حضرت نے حکم دیا ہے۔ حضرت قبلہؒ کو جب یہ علم ہوا تو آپ اس مرید سے سخت ناراض ہوئے فرمایا تم لین دین کرو ہمارا نام تو مت استعمال کرو۔ اگر وہ گلاب کو یہ بھی لکھ دیتا کہ میرے نام پر سر دے دو وہ اپنا سر کاٹ کر بھی اس کو بھیج دیتا۔ اس مرید میں اس خرابی کے علاوہ اور بھی خرابی تھی۔ جو وہ بدلی نہیں کرسکا۔ آخر حضرت قبلہؒ نے اس کو دربار سے نکال دیا۔

57- آپ نے فرمایا ہم نے جتنے بھی مرید کئے ہیں تمام میں نسبت داخل ہوئی صرف دو آدمیوں میں نسبت داخل نہیں ہوئی۔ ایک اسلم جج کے بھائی میں اور ایک نیر شاہ کے بھائی میں۔

58- حضرت قبلہ کا ایک مرید سندھ سے آیا جو سندھی تھا اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی تھیں آپ نے اس سے فرمایا یہ مونچھیں چھوٹی کروالے وہ شخص یہ سن کر چپکے سے بھاگ ہی گیا۔

59- حضرت قبلہؒ نے فرمایا سید غلام محمد شاہ مرید ہوا تو اس کے والد شیعہ تھے۔ انہوں نے غلام محمد پر بہت سختیاں کیں کہ تو مرید کیوں ہوا ہے۔ پھر ان کے والد نے خواب میں دیکھا کہ حشر کا میدان ہے مجھے دیکھا کہ میں مریدوں کے ساتھ جنت کی طرف جارہا ہوں اور غلام محمد بھی ساتھ ہے۔ غلام محمد کے والد کو فرشتے دوزخ کی طرف گھسیٹ رہے ہیں اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی دیکھا جو شیعہ تھے وہ جانوروں کی شکل میں تھے۔ صبح اس نے اپنے بیٹے کو کہا کہ میں نے حق کا راستہ رات دیکھ لیا ہے۔ چلو مجھے اپنے پیر سے مرید کروا دو اور شیعہ مذہب اس نے چھوڑ دیا۔ رشید قریب تھا غلام محمد نے اپنے والد کو رشید سے مرید کروا دیا اور غلام محمد کا والد ایک ماہ ہی زندہ رہا اور روتا ہی رہا پھر فوت ہوگیا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا شیعہ مذہب کی کتابیں یہودیوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ یہودیوں نے امام جعفر صادقؓ کے کتب خانے کو آگ لگا کر جلادیا۔ آگ بجھنے پر اپنی لکھی ہوئی کتابیں اس کتب خانہ میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ان شیعہ لوگوں نے ان کتابوں پر اپنا اعتقاد کرلیا۔ اس یہودی کا نام عبداللہ بن صبا تھا۔ حضرت نے فرمایا انڈیا میں ایک نواب شیعہ تھا اس نے اپنے جوتوں پر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے نام لکھے ہوئے تھے۔ نائی شیو بنا رہا تھا۔ نائی کو اس نے اپنے جوتے دکھائے نائی سنی تھا اس کو غصہ آگیا اس نے استرے سے نواب کی گردن کاٹ دی۔ نائی بھاگ گیا خواب میں حضورؐ نے فرمایا ڈرو مت عدالت میں بیان دو کتا قتل کیا ہے نائی نے جج کو کہا کہ نواب کی قبر کھودی جائے اگر اس میں سے کتا نکلے تو مجھے بری کردیا جائے اور نواب ہو تو پھانسی لگائی جائے۔ جج کے حکم سے قبر کھودی تو اس قبر سے کتا نکلا۔ جس کی گردن کٹی ہوئی تھی نائی کو بری کر دیا گیا۔

60- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہمارے بڑے بھائی (غلام احمد) ہمارے حضرت (امام الاولیاءؒ) کی زیارت کے لئے کان پور گئے سفر میں انہوں نے لوٹا نہیں رکھا۔ کچھ دن قیام کیا اور پھر اجازت ملی آنے لگے تو حضرت امام الاولیاءؒ نے ان کے بغیر لوٹے کے سفر کرنے کو پسند نہیں کیا دربار میں ایک بڑا سا میز پڑا تھا۔ حضرت اس میز کے نیچے کچھ چیزیں تلاش کرنے لگے۔ بار بار میز کے نیچے آپ دیکھتے غلام احمد آپ کے بڑے بھائی صاحب نے حضرت سے عرض کی کہ آپ کیا تلاش کررہے ہیں؟ حضرت نے فرمایا تمہارا لوٹا تلاش کر رہا ہوں۔ غلام احمد صاحب سمجھ گئے کہ حضرت تلقین اس انداز سے فرما رہے ہیں کہ سفر میں لوٹا رکھا کرو لوٹا رکھنے سے کپڑے پاک رہتے ہیں۔

61- ہمارے حضرت راہنمائے اولیا پسوال قبیلے سے تعلق رکھتے تھے آپ کے قبیلے کے نام سے ہی گاؤں کا نام ہے۔

62- حضرت قبلہؒ نے فرمایا دولت کی بھی گرمی دماغ کو چڑھ جاتی ہے۔ ایک حکایت آپ نے فرمائی کہ ایک تاجر بنیا تھا اس کی ایک دوکان تھی اس دوکان کے سامنے سے ایک پٹھان تھوکتے ہوئے گزر جاتا تھا۔ بنئے نے سوچا اس کے پاس کوئی دولت ہے اسی طرح وہ پٹھان دوکان کے سامنے سے تھوک کر جارہا تھا تو بنئے نے اس کو بلایا اور کہا کہ کیوں نہ ہم دونوں مل کر کوئی کاروبار کرلیں۔ تو پٹھان راضی ہوگیا۔ بنئے نے پوچھا کتنے پیسے ڈالو گے؟ پٹھان نے کہا دس ہزار تو اسی طرح بنئے نے بھی دس ہزار ڈالے' دونوں نے بیس ہزار کا پیاز خرید کر ایک سٹور میں رکھ دیا۔ سٹور بند کر دیا تو بنئے نے کہا کہ اس طرح بیس ہزار کے چالیس ہزار ہوجائیں گے حالانکہ سٹور کو کھلا چھوڑنا تھا۔ اس طرح چھ ماہ کے بعد سٹور کھولا گیا تو پورا پیاز گل سڑگیا تھا۔ تو مکاری سے بنیا رونے لگا۔ پٹھان بھی بہت رویا اس کے بعد بنئے نے پٹھان سے کہا کہ بھگوان کی مرضی اب صبر کرو۔ اس کے بعد جب بھی پٹھان بنئے کی دوکان کے سامنے سے گزرتا تو سر جھکا کر گزر جاتا۔ بنئے نے کہا کہ اس کی دولت کی جو گرمی تھی وہ نکل چکی ہے۔ میرا دس ہزار کا نقصان ہوگیا اب تھوکے گا نہیں۔

63- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ تورات کے رکھنے کے لئے ایک سونے کا صندوق بنائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کی کہ ہم غریب لوگ ہیں سونا کہاں سے لائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا یہ چار بوٹیاں لے کر اور تانبے کو پگھلا کر سونا تیار کرلو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے چار اصحاب کو ایک ایک بوٹی لانے کا کہا تاکہ یہ نسخہ کسی ایک کے ہاتھ نہ لگ جائے تو ان میں قارون بہت ہوشیار تھا تو اس نے سوچا کہ کیوں نہ دوسرے ساتھیوں سے بقایا بوٹیوں کا پوچھ کر سونا تیار کروں۔ تو اس نے ایسا ہی کیا اور سونا تیار کرنا شروع کیا جب اس کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علم ہوا تو آپ نے منع فرمایا مگر قارون باز نہ آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون سے فرمایا کہ چلو اس کی زکوٰۃ ادا کردیا کرو۔ مگر وہ نہ مانا تو پھر آپ نے فرمایا اس کا جو کچرا ہوتا ہے وہ ہی دے دیا کرو۔ پھر بھی نہ مانا اس کے بعد قارون نے ایک حاملہ عورت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بہتان کے لئے تیار کیا کہ مجمع میں کہہ کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہے یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوگئے۔ جب ہوش میں آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے زمین کو آپ کے تابع کردیا ہے۔ آپ جو فرمائیں گے زمین عمل کرے گی۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ قارون کو دھنسالے تو قارون دھنسنا شروع ہوگیا۔ تو قارون نے شور مچایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میری دولت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دولت کو بھی حکم دیا کہ اس کے اوپر سوار ہوجا اور ساتھ ساتھ دھنستی جا۔

64- حضرت قبلہؒ کا ایک مرید بہت غریب تھا اس نے حضرت سے دعا کرائی کہ میرے مالی حالات بدل جائیں وہ حضرت کی دعا سے سعودی عرب چلا گیا اور امیر ہوگیا جب واپس اپنے گھر آیا اور حضرتؒ کو ملنے آیا تو امیر ہو چکا تھا آپ سے تکبرانہ طریقے سے ملا اور کوثر مسجد بھی بن رہی تھی۔ حضرت نے فرمایا ہمیں اس کی ادا پسند نہ آئی جب وہ واپس سعودیہ گیا اس کے افسران نے کوئی الزام لگا کر اسے کام سے ہٹا دیا اور وہ واپس پاکستان آگیا۔ جو پیسہ کمایا تھا وہ بھی برباد ہوگیا تو غریب ہوگیا پھر وہ حضرت کے پاس بھاگا اور اپنی بے ادبیوں کی معافی مانگی تو حضور نے معاف فرما دیا اور کہا کہ بھئی حالات ٹھیک ہوجائیں گے اچانک سعودیہ کے افسران نے اسے واپس کام پر بلالیا اور کہا کہ تم پر جو الزامات تھے وہ ختم ہوئے اور تو کام پر آجا۔ وہ دوبارہ کام پر لگ گیا اور پھر دوبارہ امیر ہوگیا فرمایا جو آدمی مرید ہوتے ہی امیر ہوجائے وہ ہمارے کام کا نہیں رہتا۔

65- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہمارے حضرت کے ایک مرید غریب تھے ان کی بچیاں جوان ہو گئیں وہ حضرت کے پاس گیا اور عرض کی تو حضرت نے ایک نسخہ لکھ کر دیا کہ پنسار سے یہ نسخہ لے آ وہ لے آیا حضرت نے اس کے سامنے ان چیزوں سے سونا بنا کر دیا اور فرمایا کہ یہ بیچ لو اور بچیوں کی شادی کر لو۔ اب اس مرید نے بہت سی دوائیں خریدیں کہ گھر جا کر سونا بناؤں گا تو اس سے وہ سونا نہ بنا تو سامنے سے غائبانہ حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ اب یہ سونا نہیں بنے گا اور وہ سونا نہ بنا سکا۔

66- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہمارے حضرت امام الاولیاءؒ نے فرمایا کہ کوئی چراغ لے کر پوری دنیا میں نسبت کو ڈھونڈے سوائے ہمارے سلسلے کے نسبت نہیں ہے۔

67- حضرت قبلہؒ کبھی کبھار محفل کو ہنساتے بھی تھے نصیحت آموز لطیفے بھی سناتے کچھ بھائی لوگ بھی کبھی لطیفے سنا کر حضرت کو ہنساتے تھے۔ اور ان لطیفوں میں بھی نصیحت ہی ہوتی تھی۔ فرمایا ایک ہندو تھا اس کا والد پہلے مر گیا تھا اور ماں بعد میں مری۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ وہ کسی کے مرنے کے بعد اس گھر میں جو جانور پہلے آئے وہ اس مرنے والے کی روح ہوتی ہے۔ اس ہندو کے گھر ایک کتیا داخل ہو گئی وہ موسم کتیوں کے لگنے کا موسم تھا۔ کتیا داخل ہونے کے ساتھ کتا بھی اندر داخل ہوگیا اور ان کے گھر کے صحن میں کتا کتیا سے جوڑ کھا گیا۔ ہندو کی بیوی نے اپنے شوہر سے کہا کہ ماتا جی کے ساتھ پتا جی بھی آگئے ہیں جو دونوں جوڑ کھا رہے ہیں۔

حضرت نے فرمایا کہ ایک بزرگ تھے ان کی بیوی سخت مزاج تھی ان کا احترام نہیں کرتی تھی۔ اس بزرگ نے کہا کہ اس کو میں کوئی کرامت دکھاؤں تاکہ میرا احترام کرنے لگے ایک دن

وہ بزرگ اپنے گھر کے اوپر اڑنے لگا اس کی بیوی دیکھ رہی تھی۔ پھر وہ بزرگ گھر سے دور جا کر زمین پر اترے اور اپنے گھر آئے بیوی نے دیکھتے ہی کہا کہ تو بھی کیا بزرگ ہے میں نے آج ایک بزرگ کو دیکھا جو آسمانوں پر اڑ رہا تھا اس کے خاوند نے کہا کہ وہ تو میں ہی تھا کہ اڑ رہا تھا۔ تو اس کی بیوی نے کہا کہ تبھی تو ٹیڑھا ٹیڑھا اڑ رہا تھا۔ ایک آدمی اپنے بوڑھے باپ کو لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیسے آئے ہو تو اس نے کہا کہ حضرت بوڑھے باپ کو زیارت کے لیے لایا ہوں تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ بڑھاپا تو نکمی عمر ہوتا ہے کہ نہ تو آدمی دین کی اطاعت کر سکتا ہے۔ نہ ہی دنیا کا کام۔ بڑھاپا بوجھ بن جاتا ہے تو آپ نے بوڑھے کو پھر ایک حکایت سنائی ایک ضعیف آدمی تھا وہ حکیم صاحب کے پاس دوا لینے کے لیے آیا تو بوڑھے نے حکیم سے کہا کہ میری کمر درد کرتی ہے۔ قبض بھی رہتی ہے اور کھانسی بھی ہے حکیم نے کہا کہ یہ بڑھاپا ہے تو ضعیف آدمی چڑ گیا اور گالیاں دینے لگا تو حکیم صاحب نے کہا یہ بھی بڑھاپا ہی ہے۔ ضعیف آدمی حضرت سے یہ حکایت سن کر بہت خوش ہوا۔

68- حضرت نے ارشاد فرمایا کہ سکھر قیام کے دوران ایک حکیم نے نبض دیکھ کر کہا آپ کے قلب کی دھڑکن نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب روح ناسوت کو چھوڑ کر ملکوت میں داخل ہوتی ہے تو ملکوت دل کا مقام ہے ملکوت کے آگے روح مقام جبروت میں داخل ہوتی ہے اس کے بعد آخر میں روح کا لاحوت میں قیام ہو جاتا ہے۔ لاحوت دماغ کا مقام ہے۔ جب روح کا مقام لاحوت ہو جائے تو دل کی دھڑکن نہیں رہتی فرمایا ناسوت زمینوں کا مقام ہے ملکوت آسمانوں میں فرشتوں کا مقام ہے جبروت جبرائیل علیہ السلام کا آسمانوں میں مقام ہے لاحوت آسمانوں کے اوپر ہے جہاں ذات ہی ذات ہے۔ انسانی جسم کی تقسیم میں دل سے نیچے ناسوت ہے جہاں ناپاک لوگ درویش بھی ترقی کر لیتے ہیں پھر ملکوت میں پاک لوگ درویش داخل ہوتے ہیں یہ دل کا مقام ہے جبروت زبان کا مقام ہے آخر میں لاحوت دماغ کا مقام ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ دنیا میں جتنے بھی انسان ہیں ان سب کی شبیہہ جانوروں کی شکل میں ہوتی ہے مرنے کے بعد بھی اس شکل میں رہتے ہیں جو لوگ اولیاء اللہ سے منسلک ہوتے ہیں ان کی روحوں کو حیوانیت سے انسانیت میں لاتے ہیں جس آدمی کی روح جس جانور کے مشابہ ہوگی اس آدمی سے فعل بھی اسی جانور جیسے سرزد ہونگے آپ نے فرمایا دو بھائی تھے ایک درویش بن گیا۔ درویشوں کے ساتھ لگا رہا ایک پڑھ لکھ کر حکومت کا اہل کار بن گیا۔ ایک دن اس نے اپنے درویش بھائی سے کہا کہ تم نے بزرگوں کے ساتھ لگ کر کیا حاصل کیا اس درویش بھائی نے اس سے کہا کہ ایسے میں کیا بتاؤں تو میرے پیر کے

پاس ہو کے تو آ تجھے علم ہو اس بزرگ کی زیارت کے لئے اس کا بھائی گیا دیکھا تو کمرے میں ایک خنزیر بیٹھا ہوا ہے وہ دیکھ کر بھاگ آیا اور کہا کہ وہاں تو ایک خنزیر بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگلے دن پھر جاؤ وہ گیا دیکھا تو ایک بیل بیٹھا ہوا تھا تو اس نے کہا کہ اگلے دن پھر جاؤ تیسرے دن اس نے ایک بزرگ کو دیکھا اس طرح اس بزرگ نے اس آدمی سے کہا کہ پہلے دن تیری روح خنزیر تھی اس لئے تو نے ہم میں اپنے آپ کو دیکھا تمہارے ایک دفعہ آنے سے تمہاری روح میں تبدیلی آ کر حلال جانور بیل میں بدل گئی تو تیسرے دن تم آئے تو ہم کو دیکھا کیونکہ تمہاری روح بار بار میرے پاس آنے سے انسانیت میں بدل گئی لہذا تو نے مجھے انسان ہی دیکھا حضرت نے فرمایا مولانا روم نے بھی اپنے اشعار میں ذکر کیا ہے کہ پہلے روح جماوات (پتھر) ہوتی ہے۔ پھر نباتات یعنی (پودے) پھر حیوانات پھر انسانیت میں داخل ہوتی ہے قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کافر پتھروں سے بھی سخت ہیں۔

69- حضرت قبلہ کا مرید تھا اس کے رشتے دار نے حضرت سے عرض کی جب سے یہ آپ کا مرید ہوا اس کو کیا ملا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو جو کچھ ملا ہے وہ تم کو دکھا دیں تو تم مر جاؤ۔

70- حضرت نے فرمایا کہ اس ملک میں اکثر حاکم ملک کو کھانے والے آئے ہیں روسی حکومت کا ایک رکن پاکستان آیا تو اس نے دیکھ کر کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہے تو پاکستان میں ہے۔ کیونکہ سبھی پاکستان کو کھا رہے ہیں لیکن پھر بھی یہ بچا ہوا ہے۔ فرمایا تاریخ اسلام میں دو ہجرتیں خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہوئیں۔ ایک مدینہ شریف کی طرف جو کہ اصحابؓ نے کی۔ ایک پاکستان کی طرف جو مسلمانوں نے کی۔ بیچ میں کہیں ایسی ہجرت نہیں ہوئی جو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مال و اسباب چھوڑ کر آئے ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ جب ہندوستان فتح ہو جائے گا لوگ امیر ہو جائیں گے۔ کمانے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جب آبادی بڑھ جاتی ہے تو برائیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ شر غلیظ ہو جاتے ہیں۔ جیسے کسان کے کھیت میں جڑی بوٹیاں زیادہ ہو جائیں تو کسان گوڈی کرتا ہے ایسے اللہ تعالیٰ بھی گوڈی کرتا ہے اس جنگ میں کسی کی حفاظت نہیں ہو گی۔ جو رگڑے میں آیا رگڑا جائے گا۔ یہ بیگمات تو بھاگتی پھریں گی۔ ان کو پناہ نہیں ملے گی ایک صاحب پاس بیٹھے ہوئے تھے اس نے عرض کی کہ جب لوگوں کا صفایا ہو جائے گا جو بچیں گے وہ امیر تو ہو ہی جائیں گے۔ حضرت مسکرائے۔ فرمایا اگر اب کوئی غوث یا مجدد بھی آ جائے تو لوگ ہدایت پر نہیں آئیں گے آپ نے فرمایا آخر میں لوگ کیمونسٹ ہو جائیں گے۔ ہر مذہب کے عبادت خانے توڑ دیں گے آپ نے فرمایا کہ قیامت میں بھی بعض مزارات کی حفاظت کی جائے گی

ان میں دربار عالیہ مرزا کھیل شریف بھی ہے۔

71- حضرت قبلہ عالمؒ ایک بار صادق آباد تشریف لے گئے ایک پیر جو عالم تھا عربی میں بول کر اپنے علم کا اظہار کر رہا تھا آپ نے فرمایا تیرے دل میں چوہے دوڑ رہے ہیں تو عربی پڑھتا ہے۔

72- حضرت نے فرمایا کہ پاک انڈیا جنگ میں پہلے ہی حملے میں چھ لاکھ انڈیا کی فوج گرفتار ہو جائے گی جو کشمیر میں ہو گی۔

73- حضرت نے فرمایا کہ کچھ بد لیڈر اور بد علماء کے اللہ تعالیٰ کی فہرست میں ان کے نام یہ رکھے ہوئے ہیں۔ شرفی لعل۔ گیانی گنڈا سنگھ۔ کفار خان -ابو المردود۔ جیون داس۔ تاجو رام بلٹیئر۔

74- حضرت قبلہؒ نے ایک پیر کے متعلق فرمایا اس نے حضرت ابوبکرؓ کے القابات اپنے اوپر لگائے ہوئے تھے تو حضرت نے فرمایا کہ اس نے بے ادبی کی ہے طریقت سے گرا اور مردود ہو گیا۔ فرمایا جو شریعت سے گرتا ہے گنہگار ہو جاتا ہے جو طریقت سے گرتا ہے وہ مردود ہو جاتا ہے۔

75- حضرت نے فرمایا کہ ہمارا ایک پیر بھائی پیش کار عدالت تھا۔ اس کو خلافت کی خواہش تھی اس کو خلافت نہیں ملی تو اس نے ایک پیر کو سو روپے دے کر خلافت لے لی اور ہمارے حضرت کے وصال کے بعد آپ کے دربار کے سامنے اس نے ایک مکان کرایہ کا لے کر پیری مریدی شروع کر دی کچھ مہینوں بعد وہ اپنے کمرے میں ہی مر گیا۔ لوگوں نے اس کے مکان کا دروازہ توڑ کر اس کی لاش نکالی۔

76- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ جب حضرت عثمانؓ کی حکومت تھی تو انہوں نے مروان بن حاکم کو جلا وطنی سے واپس بلا لیا۔ مروان حضرت عثمانؓ کا (سالہ) بھی تھا اسی دوران کچھ مصری لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارا گورنر بدلی کر دیں حضرت عثمانؓ نے محمد بن ابوبکرؓ کو مصر کا گورنر بنا کر پروانہ لکھ دیا اور قافلہ مدینہ سے روانہ کر دیا۔ مروان نے ایک پروانہ لکھا کہ محمد بن ابوبکرؓ آ رہے ہیں ان کو قتل کر دیں۔ اور حضرت عثمانؓ کی مہر بھی لگا دی۔ ایک شخص کو یہ پروانہ دے کر کہا کہ تو نے قافلے سے پہلے پہنچنا ہے جب وہ قافلے سے آگے نکلنے لگا تو محمد بن ابوبکرؓ کو شک پڑ گیا۔ کہ یہ شخص ہم سے الگ اور پہلے کیوں نکلنا چاہتا ہے اور حکم دیا کہ اس کو پکڑو اور تلاشی لو۔ تلاشی لینے پر اس سے وہ پروانہ جو مروان نے لکھ کر حضرت عثمانؓ کی مہر لگائی تھی ملا۔ محمد بن ابوبکرؓ غصے میں آ کر واپس حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور کہا ادھر ہمیں گورنر بنا رہے ہیں۔ ادھر قتل کا پروانہ بھیج رہے ہیں۔ محمد بن ابوبکرؓ نے حضرت عثمانؓ کی داڑھی مبارک پکڑی تو آپ نے فرمایا کہ بیٹے اگر آپ کے والد صاحب ہوتے اس داڑھی کی قدر جانتے تو آپ نے فوراً"

داڑھی مبارک چھوڑ دی اور چلے گئے۔ باقی مصریوں نے آپ کو شہید کر دیا۔

77- ایک شخص جو مولوی تھا سلسلہ عالیہ کے دستور کے مطابق اس کا معاملہ نہ تھا ایک بار حضرت قبلہؒ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ تو مولوی کا مولوی ہی نکلا۔

78- حضرت بایزید بسطامی ؒ ایک دفعہ بیمار ہو گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے اپنی صحت کے بارے میں دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرا جسم میری ملک ہے۔ میں جو چاہوں کروں خبردار پھر یہ دعا نہ کرنا۔

79- حضرت قبلہؒ کے ایک مرید تھے وہ ایک ایسی پوسٹ پر تھے کہ جہاں سے ناجائز مال ملتا تھا ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جو مر گیا۔ وہ حضرت قبلہؒ عالم کے پاس آیا اور اپنے بچے کے بارے میں کہا تو حضرتؒ نے فرمایا کہ حرام کی اولاد کا مر جانا ہی بہتر ہے تو کہنے لگا کہ حضرت یہ کیسے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ حرام کماتے ہو۔ تو اسی حرام سے یہ نطفہ ٹھہرا۔

80- حضرت قبلہؒ کے ایک مرید سکول میں ہیڈ ماسٹر تھا اسی سکول میں شہر کے ایک ممتاز عالم دین اس کے ماتحت (او۔ٹی) ماسٹر تھا اس نے ایک صاحب سے ہیڈ ماسٹر صاحب سے سفارش کروائی کہ میں ہفتہ کے بعد سکول آیا کروں گا اور ایک ہی دفعہ ہفتہ بھر کی حاضریاں لگا دیا کروں گا میں ہر روز نہیں آؤں گا تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے حضرت قبلہؒ روحی سے اس بارے میں عرض کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ مولوی صاحب سے کہنا کہ آپ کو شرم نہیں آتی کہ رزق حرام کھاؤ گے اور ممبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر لوگوں کو وعظ کرو گے، قیامت کو کیا جواب دو گے؟

81- حضرت قبلہؒ نے فرمایا 1965ء کی جنگ میں پاکستان کو انڈیا پر غلبہ حاصل ہوا تو کفار کی بڑی حکومتوں نے میٹنگ کی کہ مسلمانوں کی فوج بھی کم تھی اسلحہ بھی کم تھا ہندوؤں پر غلبہ کیوں حاصل کیا؟ ایک دانشور نے کہا کہ مسلمان سپاہی میدان میں ایک بھی رہے گا سینے پر گولی کھائے گا ان کو شکست دینے کیلئے جنگ سے زیادہ ان کے اندر سازشیں بوئی جائیں تب شکست کھائیں گے۔ تب ان دانشوروں نے انڈیا حکومت کو مشورہ دیا کہ تم ایسے غالب ہو سکتے ہو پھر انڈیا حکومت نے مسلمان لیڈروں کو چنا ان سے تعاون کیا۔ مجیب، بھٹو اور ولی خان ان کی سازشوں اور منافقت سے ملک دو ٹکڑے ہو گیا۔

82- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جب تک مرید پیر کو سب کچھ نہ سمجھ لے معرفت نہیں حاصل ہوتی۔ فرمایا ایک مولوی صاحب خواجہ معین الدین چشتیؒ سے مرید ہونے گیا انہوں نے فرمایا پڑھو "لا الہ الا اللہ۔ معین الدین رسول اللہ" مولوی نے کہا کہ یہ کفر ہے۔ اتنے میں ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے مرید کر لیں آپ نے یہی جملہ اس دیہاتی سے فرمایا تو دیہاتی نے کہا کہ حضرت

ہم اس سے بھی آگے آپ کو سمجھتے ہیں۔ پھر خواجہؒ صاحب نے مولوی سے فرمایا کہ ہم تو تمہاری عقیدت دیکھتے تھے۔

83- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جادو کرنے والا اور کروانے والا دونوں ایمان سے خارج ہو جاتے ہیں۔ ان کا دل بہت سخت ہو جاتا ہے۔ انتقام بہت جلد لیتے ہیں۔ فرمایا ایک صحابیؓ تھے وہ سخت مزاج تھے ان کی بیوی ایک یہودن جادوگر کے پاس گئی یہودن نے کہا کہ تم تنور میں پیشاب کرو پھر میں ایک تعویز لکھ دوں گی۔ صحابیؓ کی بیوی نے ایسے ہی کیا تو یہودن نے اس عورت کو تعویز دے دیا اس کے بعد اس کے شوہر اس کے تابع ہو گئے۔ صحابیؓ کی بیوی نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے اس پورے واقعہ کا ذکر کیا اور کہا میرے شوہر اب تابع ہو گئے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ تم ایمان سے خارج ہو گئی ہو۔ آپؓ نے کہا کہ جب تم نے تنور میں پیشاب کیا تو تمہارے دل سے ایک روشنی نکلی اور ایک سیاہ چیز داخل ہوئی تو عورت نے اس کا اقرار کیا تو آپ ام المومنینؓ نے اسے دوبارہ کلمہ پڑھایا۔ فرمایا جادوگر بہت پلید کام کرتے ہیں۔ فرمایا ایک شخص کو جادو سیکھنے کا شوق تھا۔ وہ ایک جادوگر کا چیلہ بن گیا۔ وہ اور جادوگر کہیں سفر کر رہے تھے دوران سفر ان کو بھوک لگی اور ایک گاؤں میں داخل ہو گئے۔ گاؤں والوں سے کہا کہ ہمیں کھانا دو گاؤں والوں نے انہیں دھتکار دیا کہ تم ہٹے کٹے ہو کماتے نہیں ہو جادوگر نے اپنے چیلے سے کہا کہ گاؤں جاؤ کہیں سے تھوڑا سا آٹا لے کے آؤ۔ جب وہ آٹا لے کر آیا تو اس جادوگر نے اس آٹے کو اپنے پیشاب سے گوندا اور اس کی روٹی بنا کر اس روٹی کو ایک طرف سے پکایا اور اس روٹی کی چار تہیں کر لیں۔ پھر ان تہوں کو اپنی پنڈلی میں دبا کر بیٹھ گیا اس طرح پورے گاؤں کی آگ تو جلتی مگر آگ میں تپش نہ رہی تو لوگ بھوک کے مارے پریشان ہو گئے۔ کہنے لگے کہ صبح دو درویشوں کو ہم نے دھتکارا تھا یہ ان کی ہی بددعا کا نتیجہ ہے۔ انہیں ڈھونڈو اور معافی مانگو۔ ڈھونڈنے پر وہ ایک جنگل میں بیٹھے مل گئے لوگ معافی کے طلب گار ہوئے تو جادوگر نے کہا ہم معاف کرتے ہیں مگر جتنے دن ہم یہاں رہیں ہماری اچھی طرح تواضع کرو۔ گاؤں والوں نے ایسا ہی کیا۔ چیلہ جادوگر کا یہ کام دیکھ کر متنفر ہو گیا اور وہ جادوگر کو چھوڑ کر چلا گیا۔

84- حضرت نے فرمایا کہ گرونانک بھی ایک بہت بڑا جادوگر تھا وہ اپنے چیلوں کو ساتھ لے کر کابل کی طرف گیا اور کابل میں ایک سیٹھ بنیا تھا۔ اس کی کریانہ کی ایک بہت بڑی دکان تھی۔ گرونانک نے اس سے کہا کہ جب تلک ہم یہاں پر رہیں اچھی تواضع کی جائے بنئے نے انہیں ڈانٹا کہ جاؤ تم ہٹے کٹے ہو کما نہیں سکتے۔ گرونانک نے اپنے چیلوں سے کہا کہ میں اس سیٹھ بنئے کو اس چیز کا مزا چکھا دوں گا اگلے دن صبح گرونانک بنئے کے آنے سے پہلے اس بنئے کی شکل اختیار کرکے

اس کے نوکروں کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ دیکھنا آج کل اس شہر میں ایک بڑا جادوگر آیا ہوا ہے جو میری شکل اختیار کئے ہوئے ہے اگر وہ دکان میں آئے تو اسے خوب مارنا جب گرو نانک نے بنئے کو آتے دیکھا تو وہ دکان سے نکل کر دوسری طرف سے ہوتا ہوا سیدھا بنئے کے گھر چلا گیا اور بنئے کی بیوی سے کہا کہ ایک بڑا جادوگر آیا ہوا ہے اس کی مجھ سے مخالفت ہے اور وہ میری شکل اختیار کئے ہوئے اگر گھر میں آجائے تو اسے خوب مارنا اس طرح جب بنیا دکان پر گیا تو اس کے نوکروں نے اسے خوب مارا پیٹا تو وہ بھاگتا ہوا گھر آیا اس کی بیوی بچوں نے اسے خوب مارا اس طرح بنیا اس شہر کے قاضی کے پاس گیا اور پورا واقعہ سنایا۔ قاضی نے گرونانک کو بلایا اور کہا کہ تم دونوں کی شکلیں تو ایک جیسی ہیں مگر سچا وہ ہوگا کہ جو بتائے گا کہ گودام میں کیا کیا چیز ہے۔ وہ ہی اصل مالک ہوگا پہلے قاضی نے بنئے سے کہا ان بوریوں میں کیا ہے بنئے نے کہا کہ ایک میں گڑ اور دوسری میں چاول ہیں تو گرونانک نے اپنے تصرف سے گودام کے مال کو بدل دیا اور قاضی سے کہا کہ ان میں پیاز اور گندم ہے۔ جب قاضی نے دیکھا تو گرونانک کی بات صحیح نکلی اس طرح قاضی نے گرونانک کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ قاضی کے چلے جانے کے بعد بنیا گرونانک کے قدموں میں گر گیا اور معافی مانگی تو گرونانک نے کہا چلو ٹھیک ہے جب تک ہم یہاں رہیں ہماری خوب خاطر تواضع کی جائے۔

85- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جتنی بڑی گمراہی ہوتی ہے اتنی ہی بڑی نسبت دی جاتی ہے۔

86- فرمایا صحابہ کرام کے دل غنی ہو گئے۔ دنیا کا مال و دولت حکومت ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔

87- عبدالمجید تونسوی بیان کرتے ہیں حضرت قبلہؒ نے فرمایا مریدوں کو پیر کی تصویر رکھنا لازماً نہیں ہے۔ اصل میں تو مریدوں کو تصور پیر ہی دیا جاتا ہے۔

88- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہمارے حضرت نے فرمایا ہے کہ مرید کو جلد مصیبت سے نہیں نکالنا چاہئے۔ جب ایک مصیبت سے نکالو گے تو وہ دوسری میں پھنس جائے گا۔

89- فرمایا پیر مرید کی اصلاح کے لئے تکلیفوں میں ڈال کر دنیاوی مصائب میں پھنساتے ہیں۔ مرید اگر برداشت نہ کرسکے اور مر جائے پیر پر گرفت نہیں ہے۔ کیونکہ مصیبت اصلاح کے لئے دی جاتی ہے۔

90- حضرت کے ابتدائی مریدین حاجی عبدالمجید صاحب کا خاندان میاں عبدالرشید صاحب بہاول پور کا خاندان اور حضرت کے اپنے گاؤں کے لوگ تھے۔

حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ پیغمبر جتنے بھی آئے ہیں صرف عرب میں ہی آئے ہیں۔ اور ایک ہی نسل سے آئے اور فرمایا کہ پیغمبر اعلیٰ نسب سے ہوئے ہیں تاکہ لوگوں کے لئے دلوں میں حجاب نہ آئے۔

91- ایک شخص نے حضرت سے عرض کی کہ کیا سید زادی سے امتی نکاح کرسکتا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں مگر شوہر کو احتیاط کرنی پڑے گی کہ بیوی کو ایسی گالی نہ دے جو کہ اس کے خاندان پر جاتی ہو۔

92- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہم نے ابتداء میں صرف چالیس دن تہجد کی نماز پڑھی۔ فرمایا نماز میں صف سیدھی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کندھے سے کندھا ملا کے رکھے۔

93- فرمایا ہمارے گاؤں پسوال میں ایک سید رہتا تھا۔ وہ ساری رات اونچی آواز سے ذکر کرتا تھا۔ ہم آرام سے سوتے تھے ہمارے اوپر انوار کی بارش ہو رہی تھی اور اس پر کوئی اثرات نہیں تھے۔

94- حضرت قبلہؒ کبھی کبھی نماز میں امامت بھی فرماتے۔ اگر صاحبین میں کوئی نماز پڑھانے والا نہ ہوتا۔

95- ایک شخص نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ خواجہ نظام الدین اولیاء بہت حسین تھے آپ نے فرمایا جس میں ذات آجائے وہ حسین ہی ہوجاتا ہے۔

96- فرمایا اللہ تعالیٰ چاہے تو سوئی کے ناکے سے اونٹ گزار دے۔

97- حضرت قبلہؒ زیارت دربار عالیہ مرزا کھیل شریف کی کرکے آئے تو تمام نظام وہاں کے مطابق کرلیا۔ قوالی سننے کا طریقہ دیگ پر کھڑے ہوکر فاتحہ دینے کا طریقہ اور سب مہمان اپنے برتن خود دھوئیں آپ کی خدمت میں کوئی فروٹ یا مٹھائی لاتا آپ گھر لے جاتے۔ فاتحہ دیتے جو بھی گھر موجود ہوتا سب کو تقسیم فرما دیتے۔

98- فرمایا فرعون کی بیٹھک ایسے ہے وہ ران پر ٹانگ چڑھا کے بیٹھتا تھا۔

99- ایک بوڑھے زمیندار نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی تھوری غیر مسلم سے گڑ بنوانا جائز ہے۔ آپ نے ڈانٹ کر فرمایا مسئلے بھی پوچھتے ہو اور تھوریوں سے گڑ بھی بنواتے ہو۔

100- فرمایا جوان لوگ جلد ہدایت پر آتے ہیں اور طریقت میں اچھا چلتے ہیں بوڑھے کم۔ فرمایا جیسے نرم لکڑی کو جیسے چاہو ڈھال لو' پرانی لکڑی ڈھلتی نہیں' ٹوٹ جاتی ہے۔ فرمایا حضورؐ نے دعا کی تھی۔ "یا اللہ عمر بن ہشام یا عمر بن خطاب میں سے ایک عمر دے دے" اللہ تعالیٰ نے عمر بن خطابؓ کو ہدایت دے دی عمر بن خطابؓ جوان تھے اور عمر بن ہشام یعنی ابوجہل بوڑھا تھا۔ ہدایت

پر نہ آیا۔

101- حضرت قبلہؒ وصال کے بعد اپنے بہت سے مریدوں کو خواب میں ملے۔ فرمایا ہم زندہ ہیں ہم مرے تو نہیں ہیں۔ آپ کے وصال کے بعد کچھ شرپسندوں نے سلسلہ میں بہت شر پھیلانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ حضرت ہر قدم پر اپنے مریدوں کی نگہبانی فرماتے رہے۔

102- فرمایا جتنی گندی روحیں تھیں اللہ تعالیٰ نے اس دور میں بھیج دیں ہیں ایک شخص نے عرض کی دعا کریں میری اولاد ہو جائے فرمایا اس دور کی اولاد کا کیا کرو گے ایک شخص نے عرض کی دعا کریں فرمایا توبہ کا دروازہ تو کھلا ہے توبہ کر لے۔

103- ایک مرید نے عرض کی کہ کیا آپ کے تمام خلفاء ولی ہیں آپ نے فرمایا ضروری نہیں ہے کہ سب خلفاء ولی ہوں۔

104- حضرتؒ نے فرمایا یہ کشف کا ہونا کوئی خاص بزرگی کی علامت نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ کو خال خال کشف دیا گیا ہے۔ ہر صحابیؓ کو کشف نہیں دیا گیا۔ اسی طرح اگر ہر مرید کو کشف دے دیا جائے تو وہ اسی کو اپنی منزل سمجھ بیٹھتا ہے۔ اور اسی میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔ حالانکہ مرید کی منزل مقصود ذات حق کو پانا ہے فرمایا صحابہ کرامؓ سے کرامات کا اتنا اظہار نہیں ہوا اولیاء اللہ سے کرامات کا زیادہ اظہار ہوا ہے۔ کیونکہ صحابہ کرامؓ عین الیقین تھے اولیاء اللہ سے اس لئے کرامات کا زیادہ اظہار ہوا کہ عین الیقین ہو جائیں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ صحابہ کرامؓ میں اللہ تعالیٰ کی صفتیں آگئی تھیں۔ حدیث شریف بھی ہے بدل لو اپنی صفتیں اللہ اور رسولﷺ کی صفات سے۔ فرمایا جب صحابہ کرامؓ کے لئے قرآن کریم میں رضی اللہ عنہ کا خطاب آیا اس وقت امیر معاویہ اور اس کا والد ابوسفیان مسلمان نہیں تھا۔ فرمایا صحابہ کرامؓ کے ایسے شان درجات ہیں۔ جن کی صفات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں گنوائی ہیں۔ ان کی برگزیدگی کی آیات بیان کی ہیں۔ لیکن صحابہ کرامؓ نے تو اپنے آپ کو کچھ بھی نہ خیال کیا۔

105- حضرت قبلہؒ کا ایک مرید برطانیہ میں رہتا تھا جس کا نام عبدالرزاق تھا۔ اس نے حضرت قبلہؒ کو خط لکھا کہ یہاں اتنی گمراہی ہے کہ عورتیں علی الصبح سے ہی بے حیائی اور ننگے پن میں نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ بس آپ کی کامل اور اکمل نسبت کی شان ہے۔ جن سے ہم اپنے آپ کو بچا رہے ہیں۔

106- 1971ء کی جنگ کا واقعہ ہے عبدالستار بیان کرتا ہے کہ میں دربار عالیہ سکھر میں حاضر ہوا۔ حضرت قبلہ عالمؒ ریڈیو لگائے ملکی خبریں سن رہے تھے اچانک بعد میں جنگی ترانہ گایا گیا وہ بھی

حضرت قبلہؒ نے سنا اس کے بعد انڈیا کے جنگی طیارے آئے اور انہوں نے بم باری کی جس سے مکانوں کے دروازے اور الماریاں لرزنے لگیں۔ سلام الدین قوال بھی بیٹھا ہوا تھا اس نے عرض کی حضرت آج تو موت سامنے ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا موت سے کیا ڈرنا ہے جو رات قبر میں ہے باہر نہیں آئے گی۔

107- حضرت قبلہؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک ولی کو راز دیتے ہیں دوسرا ولی اس کے ساتھ بیٹھا ہو اس کو علم نہیں ہوتا جب تک اس کو بھی راز نہ دیا جائے۔ فرمایا تذکرہ میں واقعہ ہے ایک ولی کے ایک غلام تھے وہ بھی ولی تھے۔ جب غلام فوت ہو گیا اس ولی نے اس کو غلام سمجھ کر ٹاٹ کا کفن دے کر دفن کر دیا۔ رات کو حضورؐ اس ولی کو خواب میں ملے کہ تو نے ہمارے دوست کو ٹاٹ کا کفن دیا اور دفن کر دیا تب ان کو معلوم ہوا کہ میرا غلام بھی ولی تھا۔

108- فرمایا امن کا چاند سیدھا چڑھتا ہے اور بدامنی کا چاند ٹیڑھا ہوتا ہے۔ شمال

109- فرمایا روس سے آگے مقناطیس کے پہاڑ ہیں۔ یہ قطب نما کی سوئی اس لئے ~~جنوب~~ کی طرف جاتی ہے ان مقناطیس کے پہاڑوں سے جہاز بھی نہیں گذر سکتا۔ وہ جہاز کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔

110- حضرت قبلہؒ کا ایک پیر بھائی حضرت سے خلافت لینے آیا جو کانا تھا حضرت نے فرمایا پیغمبر جتنے بھی گذرے ہیں ان میں جسمانی عیب نہیں تھا۔ کانے - لولے یا اعضاء کٹے نہیں تھے اس طرح مبلغ میں بھی جسمانی عیب نہیں ہونا چاہئے۔ اور خلافت نہیں دی۔

111- ایک وہابی نے حضرت قبلہ عالمؒ سے کہا اذان میں صلوٰۃ والسلام نہیں پڑھنی چاہئے اس سے اذان میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں صلوٰۃ والسلام حضورؐ کی یاد ہے اور اذان بلاوہ ہے۔

112- حضرت قبلہؒ اپنے مریدوں سے مزدوری کرواتے یا کسی ہنر مند مرید سے کوئی چیز بنواتے اس کو رقم ضرور دے دیتے تھے۔ اگر نہ لیتا سختی سے دیتے۔ جب حضرت قبلہؒ کسی کو رقم دیتے تو فرماتے کہ اس کو گن لو۔ اگر ایک پائی کا حساب لینا یا دینا پڑتا آپ ضرور لیتے اور دیتے بھی تھے۔

113- ایک پیر بھائی کا لڑکا بہت آوارہ تھا کسی نے عرض کی اس لڑکے کے لئے دعا فرمائیں سدھر جائے حضرت نے فرمایا ہم کیا کریں یہ لوگ مباشرت بھی بے شرمی سے کرتے ہیں اس کا اولاد پر برا اثر پڑتا ہے۔

114- ایک شخص کے متعلق حضرت قبلہؒ نے فرمایا فلاں کو ہماری نسبت نہیں وہ ایک دوسرے پیر

صاحب کی صحبت میں رہا اس سے اسے محبت ہو گئی۔ اسی کا اثر چڑھ گیا۔

115- حضرت قبلہؒ نے ایک سلسلہ کے متعلق جو پیلا لباس پہنتے ہیں۔ فرمایا ان کے بڑوں میں سے ایک بڑا ہندو جوگی کی صحبت میں بیٹھتا تھا ہندو جوگی سے متاثر ہو کر جوگی ہی کا لباس اختیار کر لیا۔ پیلا لباس۔

116- حضرت قبلہؒ نے فرمایا عورت کو بغیر کسی عذر طلاق دینا ایسے ہے کہ جیسے کسی کو قتل کر دیا۔ فرمایا طلاق دو وجہ سے دی جا سکتی ہے۔ گھر اجاڑے۔ رقم برباد کرے یا بد چلن ہو جو عورت نہ بسے اسے زور سے نہیں بسایا جاتا۔

117- آپ کے ہمسائے میں ایک کسان نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ ہم لوگ تمام دن کھیتوں میں کام کرتے رہتے ہیں نماز روزہ کبھی ہو گیا تو ہو گیا کیا قیامت کے روز ہمارا بھی بھلا ہو جائے گا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہاں تمہارا بھی بھلا ہو جائے گا فرمایا کسان جو فصلیں کاشت کرتا۔ انسان ۔ حیوان۔ چرند۔ پرند سب کھاتے ہیں۔ اس کا ثواب کسان کو بھی ملتا ہے۔

118- فرمایا کفار لوگ جو اچھا کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر زمین پر ہی دے دیتے ہیں۔

119- فرمایا دوزخی کا لباس دوزخ میں پینٹ اور شرٹ ہو گی اس سے آسانی سے اٹھ بیٹھ نہیں سکتا۔ جسم کھینچا رہتا ہے۔

120- محبوب صاحب کے بڑے لڑکے رشید نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ ہمارے گھر میں بہت غربت ہے کبھی آٹا ہے تو چینی نہیں نمک ہے تو مرچ نہیں یہ سن کر حضرت قبلہؒ کے آنسو آ گئے۔

121- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہم نے خواب میں دیکھا ہمارے ایک ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند اتر آیا ہے اللہ جانے کیا تعبیر ہے۔ پھر خود ہی فرمایا اس خواب سے معلوم ہوتا ہے اللہ و رسولؐ کی صفات آ گئی ہیں۔ فرمایا جب سے ہم فنا فی الرسول ہوئے ہیں لوگوں کو ہمارے ہاتھ چومنے سے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔

122- حضرت قبلہؒ ایک بار سیدنا عبدالحیؒ کا ذکر فرما رہے تھے جب سیدنا بحری جہاز سے حج کو تشریف لے گئے۔ سفر کے دوران ایک نجومی بھی تھا۔ اس نے آپ کا ہاتھ دیکھ کر کہا آپ کے ہاتھ میں ایک خط شاہی ہے۔ وہ لکیر کلائی سے شروع ہو کر درمیان کی انگلی تک چلی جاتی ہے۔ اس نجومی نے کہا ایسی لکیر والا بادشاہ یا بڑا بزرگ ہو جاتا ہے۔ وہ نجومی سیدنا کا معتقد ہو گیا۔ دوران گفتگو ایک مرید نے اپنا ہاتھ نکال کر دکھایا یہ دیکھیں میرے ہاتھ میں بھی خط شاہی ہے حضرت

سیدنا عبدالحئیؒ نے فرمایا تمہاری لکیر مردہ ہے زندہ نہیں ہے۔

123- حضرت قبلہؒ نے فرمایا بہت سی ایجادات ابلیس انسانوں کو سکھاتا ہے۔ فرمایا لقمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی۔ کہ چکی میں گندم ڈالنے کا طریقہ بتائیں تاکہ ہاتھ ڈالنے سے نجات مل جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابلیس سے پوچھ لو۔ ایک دن حکیم صاحب گھڑا لے کر پانی لینے کے لئے جا رہے تھے۔ راستے میں بارش شروع ہو گئی۔ حکیم لقمان صاحب نے اپنے تمام کپڑے اتارے اور گھڑے کے اندر رکھ لئے۔ گھڑے کو زمین پر الٹا رکھ دیا اور بیٹھ گئے جب بارش ختم ہوئی تو آپ نے گھڑے سے کپڑے نکالے اور پہن لئے اور پانی لینے چل دیئے۔ اتنے میں ابلیس بھی آ گیا۔ اس نے حکیم صاحب سے پوچھا کہ اتنی بارش ہوئی آپ کے کپڑے بھیگے نہیں مجھے بتاؤ آپ نے کیا کیا۔ آپ نے فرمایا پہلے تم یہ بتاؤ کہ چکی میں گندم ڈالنے کا کیا طریقہ ہونا چاہئے۔ ابلیس نے کہا کہ سمجھاتا ہوں ایک درخت کا بڑا سا پتہ لیا۔ اس کو ملا کر کیف کی طرح سے بنا دیا اور کہا ایسے ہی لوہے کی چادر بنا کر اس طرح بنا لینا آپ نے فرمایا میں نے تو جب بارش آئی کپڑے گھڑے میں ڈال دیئے تھے اور گھڑے کو زمین پر الٹا رکھ دیا تھا بارش تھمی پھر پہن لئے۔ ابلیس نے کہا میں نے ایک بے کار بات کے بدلے کام کی بات بتا دی ہے۔ اور ابلیس چلا گیا اس طرح چکی کے اوپر کپی لگا دی گئی اور اس طرح دانے آرام سے گرتے ہیں پہلے ہاتھ سے ڈالنے پڑتے تھے۔ قرآن میں ہے۔

اور ابلیس نے کہا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔ (آیت نمبر 119 سورۃ النساء)

124- جب دربار عالیہ میں بھائی لوگ کچھ کام کر رہے ہوتے تھے حضرت قبلہؒ کا ان کے قریب سے گذر ہوتا تو بھائی لوگ ادباً" کھڑے ہو جاتے حضرت قبلہؒ ان کو منع فرماتے کہ کام کرتے وقت تعظیماً" کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

125- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہماری نسبت افغانستان اور ترکی میں بھی جائے گی۔

126- فرمایا دلوں میں نسبت نہ ہونے سے روحانی سکون نہیں ہوتا لوگ سکون کے لئے نشہ کرتے ہیں یا خودکشی کر لیتے ہیں۔ فرمایا ہمارے پاس بیٹھنے سے مریدوں کو نیند آ جاتی ہے۔ یہ نسبت کی وجہ سے نیند آتی ہے یا پھر ایسے ہوتا ہے کہ ایک مرید امام الدین مرحوم چک 99 پی نے عرض کی کہ آپ کے پاس بیٹھنے سے جسم ٹوٹتا ہے کہیں اور گھنٹوں بیٹھے رہیں تو کچھ نہیں ہوتا فرمایا وہ اس لئے کہ جسم کثیف ہے نور لطیف ہے۔ نور جسم میں داخل ہوتا ہے تو کثافت ٹوٹتی ہے۔

127- آپؒ سے اکثر لوگ مرید ہوتے جب آپ ان کو ذکر کرواتے اور توجہ دیتے مرید ہونے والے کو سارے جسم میں ایک کرنٹ سا لگتا تھا۔ ہاتھ پاؤں سن ہو جاتے تھے اور کئی بے خود ہو کر تڑپنے لگتے تھے۔ پھر آپ ان کی پشت پر دست مبارک رکھتے وہ مرید ہونے والا سکون میں آ جاتا۔

128- ایک شخص نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ آپ کے مریدوں میں آپس میں محبت بہت ہے۔ سگے بھائیوں سے بھی زیادہ - فرمایا نسبت سے سب کے دل ایک ہو جاتے ہیں۔ کچھ اجنبی لوگ یہ بھی خیال کرتے تھے کہ یہ سب ایک ہی خاندان کے ہیں۔ اکثر پیر بھائیوں کی شکلیں آپس میں ملنے لگ جاتی تھیں۔

129- حضرت قبلہؒ نے قلب کی مثال رحم سے بھی دی فرمایا کہ جیسے رحم میں نطفہ جاتا ہے تو رحم بچہ بناتا ہے۔ ایسے قلب میں نسبت جاتی ہے تو قلب نسبت کی پرورش کرتا ہے حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حدیث ہے کہ جو دو دفعہ جنا نہ گیا ہو وہ ابھی پیدا نہیں ہوا ایک دفعہ ماں کے پیٹ سے اور ایک دفعہ رہبر کے سینے سے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا ماں کے پیٹ سے پیدا ہو کر انسان اس جہان کو دیکھتا ہے اور رہبر کے سینے سے پیدا ہو کر انسان عالم عقبہ کو دیکھتا ہے۔

130- حضرت قبلہؒ نے فرمایا الہام آنے سے پہلے گھنٹی بجتی ہے۔ رحیم یار خان قیام کے دوران حضرت قبلہؒ کی کچھ عرصہ تصویریں نہیں آتی تھیں جب آپ کی مرضی ہوتی تو تصویر آ جاتی تھی۔ ایک بار آپ نے جنید صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا تصویر کیوں نہیں آتی اس کی وجہ یہ ہے کہ کیمرے کی روشنی کثیف ہوتی ہے اور نور روشنی سے زیادہ لطیف ہوتا ہے اور کیمرے کی روشنی لطیف چیز کی تصویر نہیں کھینچتی۔ جب آپ کی مرضی ہوتی تھی تصویر بھی آ جاتی تھی۔

131- ایک شخص نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ میرے رشتے دار مجھے تنگ کرتے ہیں آپؒ بد دعا فرمائیں۔ آپؒ نے فرمایا ہم بد دعا کسی کے لئے نہیں کرتے ہیں۔

132- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ابو جہل باہر ایک ملک میں تجارت کے لئے گیا وہاں ابو جہل اس ملک کے بادشاہ کے وزیر سے ملا۔ ابو جہل نے اس سے کہا ہمارے وطن میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ وہ جادوگر ہے۔ اس وزیر نے کہا تم اس سے آسمانی معجزہ طلب کرو۔ جادوگر آسمانی معجزہ نہیں دکھا سکتا۔ پھر ابو جہل جب اپنے وطن مکہ واپس آیا اور حضور ﷺ سے اس نے کہا آپؐ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیں پھر میں مانوں گا۔ حضور ﷺ نے ایک انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے کر دیئے لیکن ابو جہل پھر بھی نہ مانا اور کہا کہ آپ نے نظر بندھ دی ہے

یہ جادو ہے۔

133- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ایک بزرگ حضرت عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ ان کے محلے میں ایک بدمزاج پان واڑن خاتون رہتی تھی۔ اس بزرگ کی گزرگاہ ہر وقت اس کے گھر کے سامنے سے ہوتی تھی۔ جب بھی وہ بزرگ گزرتے وہ عورت ہر وقت ان سے مذاق کرتی رہتی تھی۔ کہ تیری داڑھی سے تو میرے بکرے کی داڑھی اچھی ہے وہ بزرگ خاموشی سے گذر جاتے کچھ عرصہ بعد ان کا وصال ہو گیا۔ پھر ان کا جنازہ اسی عورت کے گھر کے سامنے سے گذرا۔ اس عورت نے پھر وہی جملہ کہا وہ بزرگ اٹھ بیٹھے اور کہا کہ آج میری داڑھی تیرے بکرے کی داڑھی سے افضل ہے کیونکہ آج میں ایمان سے جا رہا ہوں۔ پہلے میں اس لئے خاموش رہتا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ شاید تم سچ کہتی ہو کہ میں بے ایمان ہو کر مر جاؤں اور تیرا بکرا مجھ سے افضل ہو جائے۔

134- حضرت قبلہؒ فرماتے ہیں ایک واقعہ ہے کہ ہندوستان میں ایک بزرگ بت خانے میں بیٹھے تھے اتنے میں ایک ہندو برہمن منت کے لڈو لے کر آیا اور بت کے سامنے رکھ دیئے۔ بزرگ بیٹھے یہ سارا واقعہ دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے اپنی نگاہ تصرف سے بت کو کہا ارے کیوں نہی کھاتا۔ لڈو کھا۔ چنانچہ وہ بت زندہ ہو گیا اور لڈو کھانے لگ گیا۔ ہندو برہمن یہ دیکھ کر ڈر کر بھاگ گیا۔

135- حضرت قبلہؒ فرماتے ہیں ایک بزرگ تھے ان کے بہت سے مرید تھے ایک دوسرے بزرگ ان کو ملنے آئے تو انہوں نے دیکھ کر فرمایا آپ کے مرید تو بہت سے ہیں لیکن قربانی دینے والے بس دو تین ہی ہیں۔ ان بزرگوں نے کہا چلو آزماتے ہیں۔ انہوں نے ایک شخص کو اوپر والی منزل میں کمرے کے اندر بٹھا دیا اور تین بکرے ساتھ بھیج دیئے اور کہا کہ جب ایک آدمی آئے تو ایک بکرا ذبح کرنا ہے جب دوسرا آئے تو دوسرا بکرا ذبح کرنا ہے جب تیسرا آدمی آئے تو تیسرا بکرا ذبح کر دینا ہے۔ مہمان بزرگوں نے اعلان کیا کہ ہے کوئی تم میں سے جو اپنے پیر کے نام پر اپنی جان قربان کرے ان تمام مریدوں میں ایک مرید آگے بڑھے۔ انہوں نے اوپر کمرے میں چڑھا دیا جب وہ اوپر پہنچے تو وہاں بیٹھے آدمی نے اس مرید کو وہاں بٹھا دیا اور بکرا ذبح کر دیا بکرے کا خون پرنالے سے ہوتا ہوا نیچے آ گیا۔ مہمان بزرگوں نے پھر اعلان کیا کوئی اور مرید ہے جو اپنے پیر و مرشد کے نام پر جان قربان کرے تو ایک دوسرا آدمی آگے بڑھا۔ ان بزرگوں نے اوپر چڑھا دیا۔ جب اوپر گیا تو وہاں بیٹھے آدمی نے اس کو بٹھا دیا اور دوسرا بکرا ذبح کر دیا۔ خون پرنالے سے ہوتا ہوا نیچے آ گیا۔ جب سب مریدوں نے یہ حال دیکھا کہ واقعی یہاں تو مریدوں کو ذبح ہی کیا جا رہا ہے تو یہ ماجرا دیکھ کر سب مرید بھاگ گئے آخر میں صرف ایک ہی مرید رہ گیا جو وہاں کھڑا رہا مہمان بزرگوں

نے فرمایا دیکھا دو۔ تین ہی آپ کے مرید خون دینے والے تھے باقی تو ایسے ہی نکلے یہ آپ نے ایسے ہی اکٹھے کئے ہوئے ہیں۔

136- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم ابن ادھم پہلے بادشاہ تھے جنہوں نے حکومت چھوڑ کر درویشی اختیار کر لی پھر آپ پر بہت سی تکلیفیں آئیں۔ ایک دن مصیبتوں سے تنگ آ کر دل میں خیال کیا کہ بادشاہی ایسے ہی خواہ مخواہ چھوڑی اور تکلیفیں بھی اٹھائیں۔ اس خیال کے آتے ہی اللہ تعالیٰ نے انکو الہام کیا کہ ایک رات بادشاہ کی مسجد میں سو جاؤ پھر آپ وہاں تشریف لے گئے عشاء کی نماز کے بعد وہیں لیٹ گئے مولوی نے تالا لگا دیا اور گھر چلا گیا۔ آدھی رات کو آپ کو سخت حاجت ہوئی دیکھا تو باہر سے مسجد کو تالا لگا ہوا ہے بڑے پریشان ہوئے اور سوچا کہ اپنے رومال میں ہی حاجت رفع کر لیتے ہیں۔ چنانچہ لینڈنیں آئیں اور پھر سو گئے صبح مولوی نے تالا کھولا تو آپ تالا کھلتے ہی بھاگ گئے تاکہ مولوی کو حاجت رفع کا پتا نہ چل جائے رومال میں لینڈنیوں کا خیال بھول گئے۔ مولوی جب مسجد میں داخل ہوا تو مسجد میں کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔ وہ مسجد میں ڈھونڈنے لگا کہ کستوری کی خوشبو یہاں کہاں سے آ رہی ہے اتنے میں بادشاہ جب نماز پڑھنے آیا اس کو مسجد سے خوشبو آئی اس نے کہا ڈھونڈو کیا چیز ہے جس کی خوشبو آ رہی ہے رومال دیکھا تو اس میں کستوری رکھی تھی بادشاہ بہت خوش ہوا۔ اس نے شاہی درزی کو حکم دیا اس کستوری کو ہمارے تاج میں سجا دو۔ تاکہ سارا محل اس کی خوشبو سے معطر رہے پھر حضرت ابراہیمؒ بن ادھم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے پاخانہ کو ہم نے بادشاہ کے تاج میں سجا رکھا ہے۔ حضرت ابراہیمؒ بن ادھم یہ دیکھ کر بہت نادم ہوئے۔

137- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ نفس مرتا نہیں ہے۔ جہاد بالنفس سے وقتی طور پر دب جاتا ہے۔ مولانا روم نے ایک حکایت بیان فرمائی ہے۔ ایک لکڑہارا لکڑیاں کاٹنے جنگل میں گیا۔ سردی کا موسم تھا کہ بہت بڑا اژدھا مرا ہوا دیکھا۔ اس نے بوری میں ڈال لیا تاکہ شہر میں جا کر انعام لوں گا کہ میں نے اتنا بڑا اژدھا مارا ہے۔ اس نے چوراہے میں جا کر مجمع لگایا۔ لوگوں کا کافی ہجوم اردگرد جمع ہو گیا۔ سورج بھی کافی چڑھ آیا تھا۔ حرارت آفتاب سے سانپ کو بھی گرمائش پہنچی۔ وہ دھوپ سے ہلنے جلنے لگا اس میں کچھ طاقت پیدا ہو گئی۔ یونہی لکڑہارے نے بوری کا منہ کھولا سانپ نے باہر گردن نکالی تو پاس لکڑہارا ہی تھا۔ اس نے لکڑہارے کو ہی نگل لیا۔ سانپ مرا ہوا نہیں تھا وہ تو سردی سے کچھ اکڑا ہوا تھا۔ فرمایا اس طرح نفس کا حال ہے وقتی طور پر جہاد سے نفس دب جاتا ہے۔ پھر زندہ ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ تو ساری عمر کا جہاد ہے۔ فرمایا سانپ کے ڈسے کا دم ہے

نفس کے ڈسے کا کوئی دم نہیں۔

138- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ بڑے بڑے درخت طوفان اندھیریوں میں جڑوں سمیت اکھڑ جاتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے درخت جھاڑیاں طوفانوں میں بل کھا کر پھر دوبارہ کھڑی ہو جاتی ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جب گمراہی پھیلتی ہے تو بڑے بڑے عالم اور پیر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ عام لوگ اس گمراہی سے بچ جاتے ہیں اور اپنے مسلک پر قائم رہتے ہیں۔

139- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا ایک آدمی سڑک پر کھڑا تھا۔ ایک خوبصورت عورت وہاں سے گزری۔ وہ آدمی اس کے حسن کو دیکھ کر تاب نہ لا سکا۔ اور غش کھا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ اس عورت نے ہاتھ پھیرا تو اس آدمی کو کچھ ہوش آیا عورت نے پوچھا کہ کیا بات تھی اس آدمی نے کہا کہ تیرا حسن دیکھ کر شیدائی ہو گیا ہوں اور بے ہوش ہو گیا تھا اس عورت نے کہا کہ میرے پیچھے ایک میری بہن آ رہی ہے جو مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے۔ اس کو دیکھنا۔ آدمی نے کہا اچھا تو پھر چلی جا۔ اس عورت نے اپنا جوتا اتارا اور پانچ۔ سات اس عاشق کے سر پر مار دیئے کہ تو ہرجائی ہے اصل عاشق نہیں ہے۔ اگر میرا اصلی عاشق ہوتا تو دوسری خوب صورت عورت کو دیکھنے کا تجھے خیال کیونکر پیدا ہوتا۔

140- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص عبادت و ریاضت سے کامیاب ہو جائے تو اپنے تک ہی اس کا بھلا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہے کہ کنوئیں میں جیسے پانی کوئی پینا چاہے تو محنت سے اس میں ڈول ڈالے گا اور ایک آدھا ڈول پانی حاصل کرلے گا لیکن صاحب نسبت بزرگ تو دریا کے موافق ہے جس سے ہزاروں لاکھوں ایکڑ سیراب ہو جاتے ہیں۔ یعنی ان کی نسبت سے لاکھوں آدمی فیض حاصل کر کے کامیاب ہو جاتے ہیں۔

141- حضرت قبلہؒ کے ایک پیر بھائی صاحب اجازت تھے ان کا نام امیرالدین تھا ان کے ایک مرید تھے اس مرید نے ایک پلاٹ ہدیہ کے طور انکو دے دیا۔ کہ اس میں اپنا مکان بنا لو امیرالدین صاحب نے جب اپنا مکان بنا لیا تو مرید پھر گیا۔ امیرالدین صاحب بہت پریشان ہوئے اور حضرت قبلہؒ کے پاس آئے اور آپ سے مشورہ لیا آپ نے فرمایا کہ آپ جب عدالت میں جائیں تو جج کے پاس جا کر کہنا کہ یہ ہمارا مرید تھا اس نے یہ پلاٹ ہدیہ پیش کیا تھا۔ اب ہم نے مکان بنا لیا ہے تو یہ پھر گیا ہے آپ نے فرمایا کہ مکان کے تمام اخراجات میٹریل کی رسیدیں بھی ساتھ لے جانا وہاں جا کر ڈرنا نہیں ہے اور جج سے کہنا کہ یہ میرا خرچ ہے یہ مجھے دے دے اور اپنے پلاٹ پر قبضہ کر لے جب عدالت میں امیرالدین صاحب کو طلب کیا گیا تو انھوں نے جج صاحب سے ایسے

ہی کہا کہ یہ میرا مرید تھا اس نے پلاٹ ہدیہ پیش کیا تھا اب یہ پھر گیا ہے یہ مکان کی رسیدیں۔ خرچہ وغیرہ ہے۔ یہ مجھے دے دے اور اپنا پلاٹ سنبھال لے۔ جج نے اس مرید کو ڈانٹا کہ تو فراڈ کرتا ہے۔ ہدیہ دیتے ہو پھر منکر ہوتے ہو جج نے کہا کہ دو باتوں میں سے ایک چن لو مرید نے اپنے پلاٹ کی قیمت وصول کرلی۔ حضرت قبلہ روحی فداہ جب رحیم یار خاں تشریف لائے۔ یہاں آ کر آپ کے ایک مرید نے آستانہ عالیہ رحمان پور شریف کے لیے جگہ ہدیہ کے طور پر دینے کو کہا اور یہ کہا کہ آپ یہاں آستانہ عالیہ تعمیر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جب تک آپ یہ زمین ہمارے نام نہ لگاؤ گے ہم یہاں ایک اینٹ تک نہ لگائیں گے مکان بنانا تو دور کی بات ہے۔

142- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ اے انسان تیرا کوئی کتنا ہی گہرا دوست کیوں نہ ہو اس کو اپنا راز مت دے۔ ہو سکتا ہے کل کو تیری اس سے دشمنی ہوجائے تو تیرے راز کو فاش کردے اور تجھے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ اور فرمایا اے انسان کوئی تیرا کتنا ہی بڑا دشمن کیوں نہ ہو اس کو دوران دشمنی کے برا بھلا مت کہہ کل کو تیری اس سے صلح ہوجائے تو وہ تجھے شرمندہ کرے۔

143- حضرت قبلہؒ نے مولانا رومؒ کا فرمان سنایا کہ آپ کا فرمان ہے کہ کتے چاندنی راتوں میں زیادہ بھونکتے ہیں۔ کتوں کی بھونک چاند کی چاندنی کو ختم نہیں کرسکتی۔ کتے کا کام بھونکنا اور چاند کا کام چمکنا ہے۔ آپ نے ایک اور فرمان سنایا کہ مولانا روم نے فرمایا کہ رات کو مسافر جب سفر کرتے ہیں تو کتے بھونکتے ہیں لیکن مسافر کو روک نہیں سکتے۔ مسافر کا کام چلتے رہنا اور کتے کا کام بھونکنا ہے۔

144- حضرت قبلہؒ جب کانپور شریف میں تھے تو آپ کے پیرومرشد سیدنا امام اولیاء آپ کے لئے چھوٹا گوشت پکواتے اور خود گھر میں بڑا گوشت پکواتے۔ حضرت قبلہؒ سے فرماتے احمد میاں آپ تو چھوٹا گوشت کھاتے ہیں حضرت قبلہ فرماتے ہمارے حضرت کی طبیعت مبارک نہایت شفیق تھی۔ آپ کے سامنے کوئی غلط بیان سناتا تو اسے آپ ٹوکتے نہ تھے بلکہ فرماتے ہاں ٹھیک بھئی۔ اگر کوئی صحیح بات بیان کرتے تو بھی فرماتے ہاں ٹھیک بھئی۔

145- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہمارے حضرت محفل سماع پر بھائیوں اور قوالوں کا خرچہ خود ہی برداشت کرتے تھے۔ کوئی پیر بھائی کچھ خدمت نہ کرتا میں نے اپنے پیر بھائیوں کو ڈانٹا کہ ہمارے حضرت ہماری اتنی خدمت کرتے ہیں اور ہم لوگ پائی بھر بھی خدمت نہیں کرتے۔ ہم کو خدمت کرنی چاہئے۔

146- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم کانپور میں رہتے تھے ہم نے خیال کیا کہ اپنے حضرت (سیدنا امام الاولیاء) کی زیارت سے مشرف ہوں ان دنوں ہندو مسلم فسادات تھے۔ آپ کے ساتھ ایک شخص بھی تھا۔ جس محلے سے آپ گزر رہے تھے وہ سارے کا سارا محلہ ہندوؤں کا تھا۔ وہ بہت طیش میں آگئے کہ مسلمان یہاں سے کیوں گزر رہے ہیں۔ وہ سب ہندو ڈنڈے، لاٹھیاں لے کر سڑک پر آگئے۔ آپ گھبرا گئے کہ یہ ہمیں ختم کردیں گے ان دنوں سردی کا موسم تھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ کوٹ کی جیب میں ڈالا اور انگوٹھا جیب کے اندر کس کر تان لیا تاکہ یہ ہندو سمجھیں کہ ان کے پاس پسٹل ہے اگر ہم نے پہل کی تو یہ گولیوں سے بھون دیں گے۔ ان تمام ہندوؤں نے ایسے ہی سمجھا کہ ان کے پاس پسٹل ہے یہ ہمیں ختم کردیں گے آپ کے پاس وہ ڈر کے مارے نہ آسکے آپ وہاں سے بے خوف ہو کر گزر گئے اور دربار عالیہ پہنچے تو سیدنا حضرت امام الاولیاء نے فرمایا احمد میاںؒ آج تو آپ بچ گئے آئندہ اس راستے سے نہ آنا۔ اب یہاں کے حالات صحیح نہیں ہیں۔ اب تم اپنے وطن چلے جاؤ۔

147- عبدالقادر حوالدار پولیس (کوئٹہ) میں تعینات تھے۔ ایس پی انگریز تھا اس کا لندن سے خط آیا کہ تیری والدہ بیمار ہے وہ جاتے وقت عبدالقادر حوالدار کی ڈیوٹی گھر کی نگرانی پر لگا گیا۔ ایک رات کوئٹہ چلتن مارکیٹ محفل سماع تھی وہ چپکے سے محفل سماع پر چلے گئے افسر کی بیوی کو پتا چل گیا کہ عبدالقادر رات کو نہیں تھا۔ صبح انکوائری کی۔ رات کو تم کہاں تھے؟ جب صاحب آئے گا ہم ملازمت ختم کروا دیں گے۔ پھر عبدالقادر صاحب نے بتایا کہ ہمارے پیر صاحب ہیں رات کو محفل سماع میں وہاں گیا تھا۔ میم نے کہا کہ وہاں کیا ہوتا ہے عبدالقادر نے کہا وہاں قوالی ہوتی ہے۔ قوالی میں رقص و وجد ہوتا ہے پھر وہ میم انجیل اٹھا لائی اس نے پڑھ کر سنایا کہ آخری نبیؐ کی امت میں ایک گروہ ہوگا وہ اس امت میں سب سے افضل ہوگا وہ سازوں پر عبادت کریں گے۔ رقص و وجد ہوگا پھر اس نے عبدالقادر صاحب سے کہا کہ جب محفل سماع ہو پیر صاحب سے میرے آنے کی اجازت بھی لینا اور تبرک بھی لانا۔ عبدالقادر صاحب نے حضرت قبلہؒ سے عرض کیا حضرت قبلہؒ نے فرمایا اس میم کو مت لانا قادر صاحب شیرینی تبرک لے گئے۔

148- حضرت قبلہؒ محفل سماع میں تالی بھی آہستہ آہستہ بجایا کرتے تھے۔ آپ کی تالی بجانے کا انداز اس طرح تھا کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت آسمان کی طرف ہوتی تھی اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت کا رخ زمین کی طرف اور آہستہ آہستہ بجاتے۔

149- حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت نجم الدین کبریٰ قلندرؒ انڈیا میں ایک بزرگ ہوئے ہیں۔ ایک

دفعہ وہ اپنی محفل میں اصحاب کہف کے کتے کا ذکر کررہے تھے۔ ایک شخص نے سوچا کہ کتا بھی اس امت میں افضل ہوسکتا ہے۔ اتنے میں سامنے سے کتا آرہا تھا حضرت نے توجہ دی وہ کتا افضل ہوگیا۔ تمام شہر کے کتے اس کا احترام کرتے وہ جب آتا اس کے گرد کھڑے ہوجاتے۔ جب وہ بیٹھتا اس کے گرد حلقہ لگاکر بیٹھے رہتے۔ جب وہ فوت ہوا تو ان بزرگوں نے اس کو دفن کردیا۔

150- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ایک بزرگ سفر کررہے تھے ان کے ہمراہ ایک مرید بھی تھا۔ دوران سفر راستے میں ایک گاؤں آیا۔ وہ اس گاؤں میں چلے گئے۔ اس گاؤں والوں نے اس بزرگ سے بہت برا سلوک کیا۔ گاؤں سے نکلتے وقت اس بزرگ نے ان کے لئے دعا کی کہ اس گاؤں والوں کو یا باری تعالیٰ یہاں آباد رکھ۔ سفر جاری کیا تو ایک اور گاؤں راستے میں آیا۔ اس میں گئے ان گاؤں والوں نے اس بزرگ کی بہت تعظیم کی اس بزرگ نے اس گاؤں والوں کے لئے یہ دعا کی۔ کہ یا باری تعالیٰ ان لوگوں کو بکھیر دے۔ مرید ساتھ تھا اس نے اپنے پیر صاحب سے عرض کی یا حضرت پہلے گاؤں والوں نے بدتمیزی کی آپ نے ان کے لئے اچھی دعا کی اور جنہوں نے اچھی طرح خدمت کی ہے ان کے لئے بکھر جانے کی دعا کی۔ اس بزرگ نے فرمایا پہلے گاؤں والے اچھے لوگ نہیں تھے۔ جب باہر نکلیں گے تو برائیاں پیدا کریں گے۔ یہ یہیں ٹھیک ہیں۔ اس گاؤں کے لوگ اچھے اور نیک خیالات کے ہیں۔ جب باہر نکلیں گے تو لوگوں کو ہدایت اور نیک راستہ پر چلنے کی تبلیغ کریں گے۔

151- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ سیون شہر گئے۔ ان لوگوں نے اس بزرگ سے برا برتاؤ کیا اس بزرگ نے سیون شہر والوں کے لئے دعا کی کہ اے اللہ یہاں کوئی قلندر بھیج دے۔ تاکہ ان لوگوں کو ہدایت ملے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں لعل شہباز قلندرؒ کو بھیج دیا۔ سیون والوں نے شہباز قلندر سے بھی زیادتی کی۔ قلندرؒ نے بددعا کی۔ وہ شہر غرق ہوگیا۔ جو لوگ بچ گئے وہ مسلمان ہوگئے۔

152- حضرت قبلہؒ نے فرمایا شیخ بہاول الدین ذکریاؒ بغداد میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے مرید ہونے کے لئے گئے مرید ہوئے تو چند روز میں آپ کے پیرو مرشد نے آپ کو خلافت دے دی۔ دوسرے مریدوں نے عرض کیا کہ یہ ہندی مسلمان تو ابھی مرید ہوا ہے۔ آپ نے خلافت دے دی۔ ہم برسوں سے مرید ہیں ہمیں تو خلافت نہیں دی۔ تو شیخ شہاب الدینؒ نے فرمایا کہ بہاول الدینؒ ایک خشک لکڑی کی طرح تھا آگ لگانے کی دیر تھی آگ بھڑک اٹھی۔ تم گیلی لکڑیوں کی طرح ہو۔ جب خشک ہوں گی پھر آگ پکڑے گی۔

153- بابا محمد رمضان سکنہ حاصل پور نے حضرت قبلہؒ سے عرض کیا کہ جب میں مرید ہوا تو مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی دعا کریں اب ایک دفعہ اور کرم ہوجائے پھر حضرت قبلہؒ نے فرمایا تمہاری خواہش تو اچھی ہے۔ طریقت میں اچھی خواہش بھی نہیں ہونی چاہیے۔

154- حضرت قبلہؒ نے فرمایا انسان کا دل دارالخلافہ ہے ادھر اللہ کا یا ابلیس کا قبضہ ہوگا۔ اولیاء اللہ مرید ہونے والے کے دلوں میں انقلاب لاتے ہیں تاکہ ابلیس کا قبضہ ختم ہوجائے اور اللہ کا قبضہ ہوجائے۔

155- عبدالرشید ائر فورس والے نے حضرت قبلہؒ سے چلہ چل کاف کرنے کی اجازت مانگی۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہمارے سلسلہ میں چلوں کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بضد رہا۔ حضرت قبلہؒ نے اجازت دے دی۔ اس نے صرف پانچ دن چلہ کیا تو اس کی شرمگاہوں سے خون آنا شروع ہوگیا پھر اس نے چلہ بند کرکے توبہ کرلی۔

156- حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی اگر آپ زمین پر آجائیں تو کیا کھائیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دودھ ' چاول۔ رہو گے کہاں؟ کشمیر میں۔ کھیلو گے کس سے؟ فرمایا بچوں سے۔

157- صوفی محمد اکرم سکنہ کراچی والے بیان کرتے ہیں مجھے خلافت کافی عرصہ سے ہے لیکن سلسلہ کا کام مجھ سے نہیں چلا۔ ایک دفعہ میں حضرت قبلہؒ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اس نے دل میں خیال کیا کہ کہیں حضرت قبلہؒ ڈانٹ نہ دیں کہ تو نے سلسلہ کا کام کیوں نہیں کیا حضرت قبلہؒ اس وقت محمد اکرم سے مخاطب، ہوئے فرمایا اکرم! حضرت نوح علیہ السلام بھی نبی تھے ان کی عمر ساڑھے چودہ سو برس تھی۔ ان کی تبلیغی زندگی ساڑھے نو سو برس تھی۔ صرف اسی آدمی ایمان لائے اسی طرح نبی پر کوئی ایمان نہ لائے اس کی نبوت پر کوئی فرق نہیں آتا۔ ولی کا اگر کوئی مرید نہ ہو تو اس کی ولایت پر بھی فرق نہیں پڑتا۔

158- ایک دفعہ حضرت قبلہؒ حاصل پور تشریف لے گئے وہاں رنگیلے شاہ کا مزار ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا یہ مؤکلی فقیر ہے لوگ یہاں جانوروں کا چڑھاوا بہت کرتے ہیں۔ یہاں جنوں کا بسیرا ہے۔ جن خود ہی لوگوں کو قائل کرتے ہیں کہ جانور ذبح کرو۔ دیگر مزاروں پر اتنا جانور ذبح نہیں ہوتا۔ جنات خون پیتے ہیں کہ جب جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ حافظ غلام سرور صاحب وہاں رنگیلے شاہ کے مزار پر صورت حال دیکھنے گئے ایک شخص بکرا ذبح کررہا تھا بہت تھوڑا خون نکلا حالانکہ زیادہ خون نکلنا چاہیے۔

159- حضرت قبلہؒ نے فرمایا بزرگوں کی دعاؤں سے اللہ تقدیر میں ہونے والے واقعات خواب میں بھی بدل دیتا ہے۔ جو واقعہ ظاہر میں ہونا ہے وہ خواب میں ہو جاتا ہے ایک بزرگ حضرت غوث اعظمؒ کے خلیفہ تھے انہوں نے اپنے ایک مرید کی تقدیر کا ملاحظہ کیا جو تاجر تھے کہ یہ تجارت پر جائے گا ڈاکو اس پر حملہ کریں گے اس کا مال و اسباب لوٹ لیں گے اور اس کو قتل کردیں گے اس بزرگ نے اپنے مرید کو تقدیر بدلنے کے لئے غوث پاکؒ کے پاس بھیجا وہ تمہاری تقدیر بدل دیں گے۔ وہ چلا گیا پھر حضرت غوث پاکؒ نے حکم فرمایا تم تجارت کے لئے چلے جاؤ تم تجارت کرسکتے ہو۔ وہ تجارت پر چلا گیا راستہ میں ایک سرائے میں رات بسر کی وہاں خواب میں دیکھا کہ ڈاکوؤں نے اس پر حملہ کردیا ہے اس سے مال و اسباب بھی لوٹ لیا ہے اور اسے قتل بھی کردیا ہے وہ خواب کے خوف سے بڑبڑا کے اٹھا تو خواب ہی تھا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا یہ واقعہ ظاہر میں تو ایسا ہی ہونا تھا لیکن حضرت غوث الاعظمؒ کی دعا سے حقیقت خواب میں بدل گئی۔

160- حضرت کے آستانہ عالیہ پر جو بھی آتا ہے چاہے امیر ہو یا غریب' ملازم ہو مزدور ہو' افسر ہو سب سے ایک جیسا سلوک کیا جاتا ہے ایک ہی جگہ سب اکٹھے کھاتے ایک ہی جگہ سب سوتے ہیں ایک ہی قسم کا سب کو لنگر دیا جاتا ہے۔ محمد خالد وکیل مرحوم سکنہ کوئٹہ بیان کرتے تھے کہ میں جج محمد اسلم کے ساتھ دربار شریف رحمان پور حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا محمد اسلم صاحب نے میرا تعارف کرایا کہ یہ ہائی کورٹ کے وکیل ہیں۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے عام انداز سے خیریت پوچھی۔ عام لوگوں کو تبلیغ فرماتے رہے دو دن ہم رہے دیکھا کہ سب ایک ہی جگہ کھا رہے ہیں ایک ہی جگہ لیٹے ہیں۔ وکیل صاحب کہتے ہیں میں بہت پیروں کے پاس گیا میں اپنا تعارف کراتا تو وہ پیر لوگ ہائی کورٹ کا وکیل ہونے کی حیثیت سے میری بہت عزت کرتے خصوصی توجہ کرتے لیکن حضرت قبلہؒ کی نظر میں میں نے ہر آدمی کو ایک سا پایا میں قائل ہو گیا اگر ولی ہیں تو یہ ہیں۔ جن کی نظر میں دنیا کی امارت کی کوئی حیثیت نہیں۔ پھر میں مرید ہو گیا۔

161- ملک فضل احمد جتوئی شہر میں محفل کرانے جایا کرتے تھے آپ کا وصال ہو گیا آپ کے وصال کے بعد جتوئی کے پیر بھائیوں نے خالی گدی لگا کر محفل کرائی بعد میں حضرت قبلہؒ کے یہ بات گوش گزار کی تو آپؒ نے فرمایا کہ آئندہ خالی گدی نہیں لگانی بغیر گدی کے محفل کروا لیا کریں کچھ لوگوں نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ ہمیں قوال نہیں ملتے کیسٹ پر ہی قوالی کروا لیا کریں۔ آپ نے فرمایا کروا لیا کریں۔ ابتدا میں کوئٹہ میں حضرت قبلہؒ گراموفون پر قوال نہ ملنے کی وجہ سے محفل سماع کروا لیا کرتے تھے۔ محفل سماع میں کسی کو وجد ہو جاتا تو آپؒ کھڑے ہو جاتے

اور فرماتے پیر کو لازم نہیں ہے کہ وہ کھڑا ہو لیکن ہم نہیں کھڑے ہوں گے تو لوگ بھی کھڑے نہیں ہوں گے اور فرمایا وجد والا گر جائے تو اس کے اوپر سے پھلانگنا نہیں چاہئے کیوں کہ اس کی روح واصل الٰہی ہے پھلانگنے والا بے ادب ہو جائے گا۔ ایک مرید نے عرض کی کہ مجھے وجد نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا کہ تو ذکر نہیں کرتا ہوگا تو اس نے کہا کہ میں ذکر تو کرتا ہوں تو آپؒ نے فرمایا کہ تو مرا مرا ذکر کرتا ہوگا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہمارے مریدوں کو جیسے وجد ہوتا ہے دیگر سلسلے کے لوگوں کو ایسے وجد نہیں ہوتا۔ ہمارے مریدوں کو وجد میں ایک دھکا سا لگتا ہے کبھی ادھر کبھی ادھر اور کبھی اوپر کو اٹھتا ہے۔ روح جسم کو چھوڑنا چاہتی ہے اسی لئے جو آثار روح کے ہیں وہ جسم میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ حضرت قبلہؒ جب مرید ہوئے تو آپؒ کو پہلا وجد ایسا تیزی سے ہوا کہ آپؒ کا سر مبارک دروازہ کی چوکھٹ سے لگا اور سر مبارک سے خون بہنے لگا تو پیرو مرشد نے فرمایا کہ چلو اچھا ہوا فضول خون نکل گیا۔ حضرت قبلہؒ محفل سماع کے اول اور آخر شیرینی پر فاتحہ دیتے تھے۔ فرماتے کہ حضرت جنید بغدادیؒ نے حضورؐ سے عرض کی کہ ہم قوالی سنتے ہیں آپؐ کا کیا حکم ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہم تمہاری ہر محفل میں شریک ہوتے ہیں لیکن تم ہر محفل سماع کے اول و آخر فاتحہ دے دیا کرو۔ عرس کے دوران ایک مشہور نعت خواں نے حضرت قبلہؒ سے نعت پڑھنے کی اجازت لی۔ آپؒ نے اجازت فرمائی اس نے نعت پڑھنے سے پہلے سامعین کو صلوٰۃ السلام پڑھایا حضرت قبلہؒ نے نعت خواں کو ڈانٹا تم سنانے آئے ہو پڑھانے نہیں آئے تم پڑھتے جاؤ یہ سنیں گے۔ سکھر میں سلام الدین قوال نے حضرت قبلہؒ کے سامنے ایک کلام پڑھا۔ مصرع یہ تھا مقدر نہ بدلا تو یہ کامل نظر کس لئے ہے ۔ یہ در کس لئے ہے یہ سر کس لئے ہے۔ حضرت قبلہؒ نے بعد اختتام محفل سلام الدین سے فرمایا کہ آئندہ یہ کلام یہاں مت پڑھنا ہم نے کس کا مقدر نہیں بدلا؟ یہ شکوے شکایت کا کلام ہے۔

حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ مجید اور اشرف کو جیسے وجد ہوتا ہے (ان دونوں صاحبین کو وجد بہت تیز دائرہ کی شکل میں ہوتا ہے) ایسے وجد ہونے سے دماغ خراب ہو سکتا ہے مجید صاحب قریب ہی بیٹھے تھے۔ مجید صاحب نے فوراً ہاتھ جوڑ لئے اور عرض کی حضور! مجھے پاگل پن سے بچانا۔ مجید کو آج بھی اسی حالت میں وجد ہوتا ہے لیکن اشرف دماغی توازن کھو بیٹھے اور فوت بھی ہو گئے۔ آپ کی محفل سماع میں غیر سلسلے کے لوگوں کو بھی وجد ہو جاتا تھا۔ کئی غیر لوگ مسخری سے وجد کرتے ان کو بھی حقیقی وجد ہو جاتا تھا۔

162- حضرت قبلہؒ کے وصال کے بعد ایک پیر بھائی جو صاحب اجازت و خلافت نہیں تھا اپنے گھر

میں محفل کرواتا تھا۔ پھر بھائی لوگ اس کی محفل میں قدم بوسی دست بوسی ہار ڈالنا وغیرہ وغیرہ کرتے رہے' جیسے یہ بھی پیر ہو اور وہ منع بھی نہیں کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت قبلہؒ محبوب صاحب کو خواب میں ملے اور فرمایا (اس شخص کا نام لے کر) اس کو تو خلافت بھی نہیں ہے۔ وہ ایسا کیوں کرتا ہے' پیر بن گیا ہے۔ حالانکہ محبوب صاحب کو اس پیر بھائی کا علم بھی نہ تھا کہ وہ محفل کرواتا ہے۔ کیوں کہ وہ کافی دور علاقہ میں رہتے تھے جب اس پیر بھائی کو علم ہوا تو وہ تائب ہوئے اور محفل سماع کروانے سے باز آگئے۔

163- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضور پاکؐ جب معراج میں تشریف لے گئے تو آپؐ نے دیکھا عورتیں زیادہ تعداد میں دوزخ میں ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا ان کا مسئلہ ایسا ہے کہ ساری عمر ان کو تخت پر بٹھائے رکھو ایک ہی بار کچھ کمی واقع ہوجائے تو ناشکری کرتی ہیں کہ مجھے تو ساری زندگی عذاب میں ڈال دیا ہے ساری عمر ایسے ہی تنگ کر رکھا ہے۔ آپؒ نے فرمایا عورتیں اسی ناشکری کے سبب زیادہ دوزخ میں جائیں گی۔ فرمایا عورت کے دو ہتھیار مسکرانا اور رونا۔

164- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ انسان جب اپنا منہ اللہ کی طرف کرلیتا ہے تو یہ دنیا بھر کی نعمتیں اس کی خدمت میں ہوجاتی ہیں اس کو تلاش کرتی ہیں اگر یہ انسان اللہ کی طرف سے اپنا منہ ہٹا لے اور پیچھے کرلے اور دنیا کی طرف منہ کرے تو یہ دنیا آگے آگے ہوگی اور انسان اس کی تلاش میں پیچھے پیچھے رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی مثال ایسے ہے جیسے انسان سورج کی طرف اپنا منہ کرے تو سایہ پیچھے پیچھے رہتا ہے۔ اگر انسان سورج کی طرف پیچھا کرے تو سایہ آگے آگے اور انسان دھوکے میں آکر پیچھے پیچھے رہتا ہے۔ کچھ ہاتھ پلے نہیں آتا۔

165- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ بعض مریدوں کو آخر وقت تک کچھ پتہ نہیں چلتا کہ ذات کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے اس کو چلتے چلتے ذات کا مشاہدہ ہوجاتا ہے ذات کا نور کھل جاتا ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے سمندر ہو اگلا قدم اٹھائے گا تو سمندر میں گرجائے گا ایسے ذات کے نور کا انکشاف اس پہ کھل جاتا ہے جیسے اس نے قدم رکھا تو ذات میں گر گیا۔ فرمایا اس کی مثال ایسے ہے جیسے مرغی اپنے انڈوں کو 21 دن سیتی ہے اس میں بچہ مکمل ہوجاتا ہے لیکن وہ ایک پردے میں ہوتا ہے حالانکہ وہ مکمل ہو جاتا ہے لیکن اظہار کچھ نہیں ہوا جونہی مرغی اس کو انڈے سے باہر لاتی ہے ایک نیا جہان رونما ہوجاتا ہے وہ واقعی سمجھ جاتا ہے کہ یہ ایک نیا جہان ہے جس کا اظہار اب ہوا ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا سب سے مشکل مرحلہ فنافی الشیخ ہے آگے دو منزلیں آسانی سے طے ہوجاتی ہیں اگر مرید فنافی الشیخ ہوجائے اور فوت ہوجائے تو دوسری دو منازلیں اس

کی قبر میں جاکر طے ہوجاتی ہیں۔

166- ایک شخص نے حضرت قبلہؒ سے اعتراض کیا کہ علامہ اقبالؒ شراب پیتا تھا۔ آپؒ نے فرمایا شراب پینے والے کو الہام نہیں ہوا کرتا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ امام جعفر صادقؒ حضرت بایزید بسطامی کے پیرومرشد تھے عرصہ دراز سے ان کی صحبت میں آتے جاتے ایک بار امام صاحب نے فرمایا کہ بایزید سامنے الماری سے کتاب اٹھا لاؤ۔ بایزید نے عرض کی حضرت الماری کہاں ہے۔ امام صاحب نے فرمایا آج تک تمہیں الماری کا پتہ ہی نہیں اتنے عرصے سے آرہے ہو بایزید نے عرض کی حضرت میں نے آپ کی صورت بھی جی بھر کے نہیں دیکھی خوف اور ادب کی وجہ سے۔

167- حاجی عبدالمجید صاحب (کوئٹہ) کی ایک کریانہ کی دکان تھی۔ سودا مہنگا بیچا تو چھاپہ پڑ گیا۔ حاجی صاحب کا کیس جج محمد اسلم جو پیر بھائی تھے ان کے پاس آگیا انہوں نے جرمانہ لگایا۔ پھر عرس کے موقع پر دونوں آئے۔ حاجی صاحب نے حضرت قبلہؒ سے شکایت کی کہ اسلم نے مجھے بھی معاف نہیں کیا جرمانہ لگادیا ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا اسلم صاحب نے درست کیا ہے۔ انصاف میں کسی کا لحاظ کیا کرنا۔

168- حضرت قبلہؒ نے فرمایا درویش کو کیا ضرورت ہے کہ قلم' کاغذ کو تعویذ کے لئے ہاتھ میں پکڑے دنیاوی کام درویش کو رحم یا غصہ آجائے تو ہوجاتا ہے۔ درویش کی قوت ارادی مضبوط ہوتو دنیاوی کام ہوجاتا ہے اگر دل ڈگمگائے تو کام نہیں ہوتا۔ آپؒ نے مثال دی کسی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ مردوں کو کیسے زندہ کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہمیں مکمل یقین ہوتا تھا کہ مردہ کو کہیں گے کہ اٹھ جا تو وہ اٹھ جائے گا اگر ڈگمگائے تو وہ نہیں اٹھے گا۔

169- عمر فاروق نو مسلم فرانسیسی جب مسلمان ہوا اس کو محفل سماع میں وجد بھی ہوتا تھا اسے کسی نے کہا کہ تمہیں وجد کیوں ہوجاتا ہے تم اردو اور فارسی کو نہیں جانتے اس نے کہا کہ میری روح تو سمجھتی ہے۔

170- جب عمر فاروق مسلمان ہوا تو حضرت قبلہؒ کی محفل میں کافی اہل علم بیٹھے تھے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اس کو کہہ دو کہ خنزیر کا گوشت نہیں کھانا۔ اہل تعلیم بھائی سوچ رہے تھے کہ خنزیر کو انگلش میں کیا کہتے ہیں۔ آخر میں حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ انگلش میں خنزیر کو پگ کہتے ہیں۔ پھر اسے سمجھا دیا گیا۔

حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ وقت کے بعد پیر کی شبیہ گم ہوجاتی ہے اور پیر کے

چہرے کا تصور گم ہو جاتا ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ پھر تصور بدلی ہو جاتا ہے جب ایسے ہو جائے تو آنکھیں اسی طرح مراقبے میں بند کر کے بیٹھ جانا ہے اور اس تمام جہان کو اللہ کا نور سمجھنا ہے اور اس میں جو بھی چیز نظر آئے وہ ذات حق سمجھنا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے جدھر دیکھو ادھر میرا ہی منہ ہے یعنی ذات خود ہی ہے باقی تمام جہان اس اللہ کے نور کے اندر بس رہا ہے یعنی زمین و آسمان سب اسی نور کے اندر بس رہا ہے۔

171- حضرت قبلہؒ نے فرمایا اس لیڈر کی شبیہ شیطان نے اختیار کرلی۔ لوگوں کو دھوکہ دیا پیپل کا درخت تو جڑ سے اکھڑ چکا ہے۔ شاخیں آہستہ آہستہ سوکھ جائیں گی۔

172- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جن لوگوں کی نظر بد لگتی ہے وہ لوگ بچپن میں پاخانہ کھالیتے ہیں اس لئے نظر بد لگتی ہے تو ان کو چاہئے وہ چشمے کا استعمال کریں تو ان کی نظر بد نہیں لگے گی۔

173- حضرت قبلہؒ نے فرمایا یاجوج ماجوج حضرت آدم کی احتلامی اولاد ہے آپ کو جو احتلام ہوتا تھا تو ایک مخلوق بن جاتی تھی۔ قوم یاجوج ماجوج روس کی طرف رہتی ہے۔

174- حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت جنید بغدادیؒ کی کپڑے کی دکان تھی۔ آپ کو دکان بند کرنے میں دیر ہوگئی۔ رات کا وقت ہوگیا ایک چور آیا اس نے سمجھا کہ یہ بھی چور ہیں جو کہ رات کے وقت دکان میں ہیں چور نے آپ سے کہا تو بھی چور ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ چور نے کہا چلو مل کر چوری کرتے ہیں آپ نے کہا کہ ٹھیک ہے دونوں نے گٹھڑ باندھا اور آپ وہ کپڑا اس کے گھر تک چھوڑ آئے آپ نے چور سے کہا کہ ہم پھر آئیں گے آپ یہ مال رکھو پھر بانٹیں گے۔ دوبارہ آپ نہ گئے۔ وہ آدمی بازار سے گزر رہا تھا تو آپ دکان میں بیٹھے ہوئے تھے اس آدمی کی آپ پر نگاہ پڑی تو آپ نے اسے بلایا وہ آگیا آپ نے فرمایا ڈرتے کیوں ہو ہم تو مال جمع کرنے کے چور ہیں اور تم اٹھانے کے چور ہو ہم دونوں ہی تو چور ہیں۔ چور تائب ہوگیا اور آپ کا مرید ہوگیا۔

175- حضرت قبلہؒ کے پاس ایک آدمی آیا اس کے عزیز نے کسی آدمی کو قتل کردیا تھا تو وہ آپ سے کہنے لگا کہ آپ اس کے لئے دعا فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ قاتل کے لئے ہم دعا نہیں کریں گے۔ زمین پر اگر اس کو سزا مل جائے تو آخرت میں سزا نہیں ملے گی اگر زمین میں اس کو سزا ملے تو آخرت میں ملے گی۔

176- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ عالمی جنگ کی تباہی سے لوگ ایسے ڈر جائیں گے کہ قیامت تک جنگ نہیں کریں گے۔

177- حضرت قبلہؒ مریدوں کی شادیوں پر نہیں جایا کرتے تھے فرمایا کرتے تھے شادیوں میں انہوں

نے رشتہ داروں کو بھی بلایا ہوتا ہے وہ شادی میں ان کا خیال کریں گے یا ہمارا اس طرح وہ پریشان ہوں گے۔

178- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ایک مولوی صاحب مسجد میں تقریر کررہے تھے وہ تقریر میں کہہ رہے تھے کہ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرو تو دو بھائی مسجد میں تقریر سن رہے تھے۔ جن کی پشتیں پیدائشی آپس میں پیوست تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کا کیا شکر ادا کریں اس سے زیادہ مصیبت اللہ پاک ہمیں کیا دے گا کبھی میں اس کو اٹھاتا ہوں اور کبھی وہ مجھے اٹھاتا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد ایک بھائی مرگیا اب دوسرا اس کی لاش کو اٹھائے پھرتا۔ اگر لاش کو اس کے جسم سے کاٹ کر علیحدہ کیا جائے تو اس کے مرنے کا بھی خطرہ تھا۔ پھر اس نے کہا کہ مولوی صاحب نے سچ کہا تھا کہ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ یہ پہلے سے زیادہ مصیبت ہے۔

179- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ مرید ہونے والے کو جو کلمہ پڑھاتے ہیں وہ کلمہ دلوں کے حجابات توڑتا ہے۔ جو کلمہ علماء پڑھائیں وہ دلوں کے حجابات نہیں توڑتا۔ مولانا رومؒ سے کچھ علماء مناظرہ کرنے آئے آپ نے علماء سے فرمایا کہ تمہارے اور میرے کلمہ پڑھانے میں فرق ہے آپ نے دو پلیٹیں منگوائیں۔ آپ نے دونوں کو ملا کر رکھ دیا پھر آپ نے لا الہ پڑھا تو وہ پلیٹیں جدا ہوگئیں۔ جب الا اللہ کہا تو وہ پلیٹیں دوبارہ مل گئیں تو پھر آپ نے علماء سے کہا کہ تمہارے اور میرے کلمہ پڑھانے میں یہ فرق ہے۔

180- حضرت قبلہؒ نے فرمایا شیخ سعدیؒ کا قول ہے کہ اے اللہ تعالیٰ تو نے ظلمات کے سمندر میں تختے پر بٹھا کر چھوڑ دیا ہے اور ساتھ میں یہ بھی حکم دیا ہے کہ خبردار دامن گیلا نہ ہونے پائے ورنہ دوزخ میں ڈال دوں گا۔

181- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کسی کو پرکھنا ہو تو قرآن کریم' حدیث شریف اور بزرگوں کے ارشادات کی کسوٹی پر پرکھو۔

182- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ چار ضربی ذکر اس لئے بند کیا گیا ہے کہ اس سے دماغ گرم ہوجاتا ہے اور دو ضربی ذکر سے ایسے نہیں ہوتا فرمایا جب ذاکر اور مذکور ایک ہو جائے تو پھر ذکر قلبی بند ہوجاتا ہے۔

183- حضرت قبلہؒ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیا لیلتہ القدر کی رات میں عبادت کرنی چاہیے۔ حضرت قبلہؒ نے جواباً" فرمایا ضروری نہیں ہے یہ ان کو نصیب ہوتی ہے جو ہمیشہ نماز پڑھتے ہیں جو شخص رات کی تین نمازیں مغرب' عشاء اور فجر پڑھتا ہے اس کی تمام رات کی عبادت شمار کی جاتی

184- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ تصوف دلوں کے پاک کرنے کے علم کو کہتے ہیں۔

185- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ زمین جب بنائی گئی تو زمین تھرتھرائی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کو حکم دیا کہ زمین پر پتھر بن کر گرو تو یہ پہاڑ بن گئے اور زمین کا تھرتھرانا رک گیا۔

186- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ یہ حرام - حلال کے چند مسائل کو سمجھنا آسان ہے اصل بات تو یہ ہے کہ اس چیز کی سمجھ آجائے کہ نبوت اور ولایت کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کیا ہے اس تعلق کو سمجھنا بڑی بات ہے۔

187- حضرت قبلہؒ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مریدین کو تو ہلکی سی تجلیات کا اظہار ہوتا ہے۔ اگر یہ لوگ پیر و پیغمبر کی روحوں کو دیکھ لیں تو بس جل کر راکھ ہوجائیں۔

188- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا عورت اور مرد ایک ساتھ اکٹھے نماز نہیں پڑھ سکتے۔ پاس بیٹھے مرید نے عرض کیا یا حضرت! اگر ماں اور بیٹا ہو۔ آپؒ نے فرمایا چاہے کوئی بھی ہو۔

189- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ باپ کی وراثت کی حقدار اس کی اولاد ہے پیر کی وراثت کے حق دار اس کے مرید ہیں۔

190- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ امام فرضوں کی نماز کے بعد دعا مانگنے کے لئے قطب کی طرف منہ کرلیتا ہے۔ وہ صرف نمازیوں کے احترام کی وجہ سے ہے کہ شاید ان میں کوئی مومن ہو۔ اور کوئی وجہ نہیں ہے۔

191- آپ نے ارشاد فرمایا عبادت کا قبلہ کعبہ اطہر ہے۔ دعا کا قبلہ اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ پیر اور پیغمبر قبلہ عقیدت ہیں۔

حضرت قبلہؒ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے باری تعالیٰ کی خدمت میں عرض کی کہ اے باری تعالیٰ میری اولاد میں برگزیدہ پیغمبروں سے مجھے ملایا جائے تو باری تعالیٰ نے تمام برگزیدہ پیغمبروں کی روحیں حضرت آدم علیہ السلام کو دکھائیں تو ان میں سے ایک روح کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام نے زیادہ پسندیدگی کا اظہار کیا اور باری تعالیٰ سے پوچھا کہ اے باری تعالیٰ یہ روح کس برگزیدہ پیغمبر علیہ السلام کی ہے۔ باری تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی روح ہے۔ اور دنیا میں ان کی عمر ساٹھ سال ہو گی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ عمر بہت کم ہے چالیس میری عمر میں سے دے کر اس کی عمر بڑھا دی جائے جب حضرت آدم علیہ السلام اپنی پوری عمر کر چکے تو حضرت عزرائیل علیہ السلام ان کی روح قبض کرنے آئے تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ابھی تو میرے چالیس سال رہتے ہیں تو فرشتے نے عرض کی چالیس سال

آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے ہیں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا دکھاؤ کہاں لکھا ہوا ہے۔ فرشتے نے باری تعالیٰ سے عرض کی کہ اے باری تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام تو ایسے کہتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آئندہ لکھ لیا کرو آدم علیہ السلام ایسے کہتے ہیں تو اولاد آدم کا بھی اعتبار نہیں۔

193- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ ایک بزرگ ہوئے ہیں ان کے ہاں کچھ مہمان آگئے آپ کے پاس مہمانوں کی تواضع کیلئے کچھ بھی نہ تھا آپ پریشان تھے اتنے میں ایک حلوہ نان بیچنے والا گزر رہا تھا آپ نے اس کو بلایا فرمایا میرے مہمانوں کو کھانا کھلا دو اس نے کھلا دیا آپ نے اس کو فرمایا کتنی رقم چاہتے ہو اس نے کہا رقم کی ضرورت نہیں آپ مجھے اپنے جیسے بنا دیں۔ آپ نے اس کو سمجھایا لیکن وہ نہیں مانا آپ اس کو کمرے میں لے گئے اور ایک بھرپور توجہ اس کو دی وہ ظاہری صورت میں بھی آپ کا ہم شکل ہو گیا لیکن فرق اتنا تھا وہ کانپ رہا تھا آپ سکون کی حالت میں تھے کچھ دن وہ نان بیچنے والا زندہ رہا پھر فوت ہو گیا۔ تکمیل بزرگی وقت کے لحاظ سے ہو تو آدمی برداشت کر لیتا ہے۔

194- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ آپ انصاف کیسے کرتے ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ فلاں راستے پر ایک کنواں ہے وہاں چھپ کے بیٹھ جاؤ اور میرا انصاف دیکھو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں چھپ کر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر کے بعد ایک آدمی آیا۔ جس کے ہاتھ میں اشرفیوں کا تھیلا تھا اس نے تھیلا رکھا اور کنوئیں سے پانی پیا۔ پانی پی کر چلا گیا اور اشرفیوں کا تھیلا وہاں بھول گیا اس کے بعد دوسرا آدمی آیا اس نے اشرفیوں کا تھیلہ دیکھا کنوئیں سے پانی پیا اور اشرفیوں کا تھیلا اٹھا کر چلا گیا پھر تیسرا آدمی آیا اس نے کنوئیں سے پانی پیا اور وہاں بیٹھ گیا اس کے بعد پہلا ہی آدمی آیا اس نے کہا کہ میں یہاں پر اشرفیوں کا تھیلا بھول گیا ہوں وہ مجھے دے دو۔ تو ہی چور ہے اس آدمی نے اسے گالی دے دی تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ! یہ آپ کا انصاف کیا۔ کہ تھیلا کوئی لے گیا اور قتل کوئی ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوسرے آدمی کے باپ نے پہلے آدمی کے پاس امانت رکھی تھی اور کہا تھا کہ میں بیمار ہوں اگر مر جاؤں تو یہ امانت میرے بیٹے کو دے دینا۔ جب وہ جوان ہو جائے مگر پہلا آدمی بددیانت ہو گیا آج ہم نے وہ رقم بیٹے کو دلا دی۔ رہا تیسرا آدمی جو کہ قتل ہوا اس نے پہلے آدمی کے باپ کو قتل کر دیا تھا آج ہم نے بیٹے سے اس کو قتل کرا دیا۔ یہ ہے ہمارا انصاف۔

195- حضرت قبلہؒ سے ایک آدمی نے عرض کی جو کہ عرب ممالک میں کام کرتا تھا کہ عربی شرپسند

نہیں ہیں۔ بڑے امن سے رہتے ہیں اور بے ایمانی بھی نہیں کرتے۔ آپؐ نے فرمایا کہ شر اور بے ایمانی وہ کیا کریں ان کے پاس نہ عورتوں کی کمی ہے اور نہ ہی دولت کی کمی۔ شر وہیں ہوتا ہے جہاں ان دونوں چیزوں کی کمی ہو۔

196- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ تصور پیر صحبت پیر کا کام کرتا ہے۔ ایسا ہی ہے کہ جیسے پیر کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔

197- حضرت قبلہؒ کے کوئٹہ کے قیام کے دوران ایک مرید نے حضرت سے عرض کی کہ اس عرس کا انتظام میرے سپرد کردیں۔ آپؒ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے انتظام کرو۔ حالانکہ حضرت قبلہؒ نے عرس کا انتظام پہلے ہی حاجی عبدالمجید کے سپرد کیا ہوا تھا۔ وہ مرید محفل سماع کے بعد تقریباً" ساری رات تاش کھیلتا رہا۔ رات کے آخر میں سوگیا اور صبح بہت دیر سے اٹھا اور صبح کا ناشتہ نو (9) بجے تیار کیا۔ عرس کے دیگر انتظام بھی صحیح طرح انجام نہیں دے سکا۔ حضرت قبلہؒ نے اس کو ڈانٹا کہ تم نے دیکھ لیا اپنا انتظام دوبارہ عرس کا یہ انتظام حاجی صاحب کے سپرد کردیا۔

198- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جب بارش ہوتی ہے پھولوں پر گرتی ہے تو خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ غلاظت پر گرتی ہے تو بدبو پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح انبیاء اولیاء کے تصرفات جب لوگوں کے دلوں پر گرتے ہیں تو کچھ لوگ ہدایت پالیتے ہیں اور کچھ لوگ اور زیادہ مخالفت کرتے ہیں۔

199- فرمایا دلوں میں جب نور نسبت داخل ہوتی ہے تو ادب خود ہی آجاتا ہے۔

200- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ تبلیغی جماعت اللہ و رسولؐ کا نام لے کر لوگوں کو گمراہ کرتی ہے۔ فرمایا کہ جو کسی کو گمراہ کرے گا نام تو اللہ و رسولؐ کا ہی لے گا ابلیس کا تو نہیں لے گا جس سے جو مانوس ہے نام تو اسی کا لیا جائے گا۔

201- حضرت قبلہؒ نے ایک وہابی کو فرمایا کہ تم میں اور ابلیس میں ایک قدم کا فرق رہ گیا ہے۔ وہابی نے کہا وہ کیسے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ابلیس نے کہا کہ میں پیغمبر سے بہتر ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم پیغمبروں جیسے ہیں۔

202- حضرت قبلہؒ سے ایک وہابی نے کہا کہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا جائز نہیں ہے تو آپؒ نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کو کیا فکر پڑی ہوئی ہے آپ لوگوں پر تو یہ حکم نہیں ہے صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا۔ قرآن کریم میں ایمان والوں کو حکم ہے۔

203- سیدنا محمد مخصوص الرحمٰن عرف طٰہٰ میاں قدس اللہ العزیز آپ حج پر تشریف لے گئے آپ یکم ذوالحج کو جدہ پہنچے سعودیہ آئین کے مطابق حج کا چاند نظر آنے پر جو بھی حاجی سعودیہ داخل ہو

اس کو مدینہ منورہ میں جانے نہیں دیتے وہ سیدھا مکہ مکرمہ جائے۔ سیدنا طٰہٰ میاںؒ نے افسران بالا سے فرمایا کہ ہم تو پہلے مدینہ منورہ جائیں گے پھر حج کریں گے اگر مدینہ منورہ نہیں جانے دو گے تو ہم یہیں سے واپس بنگال چلے جائیں گے اور حج نہیں کریں گے افسران نے انکاری کی تو شاہی خاندان میں سے ایک فرد کو خواب میں حضورؐ کی طرف سے حکم ملا کہ بنگال سے ہمارے جو مہمان آئے ہیں ان کو مدینہ منورہ آنے دو۔ اس کے بعد انہوں نے آپؒ کو مدینہ منورہ جانے کی اجازت دے دی۔ آپؒ نے زیارت روضہ رسول ﷺ کے بعد حج کیا۔ آپ کے قوال بھی ہمراہ حج کے لئے لے گئے تھے آپ جہاں اقامت پذیر تھے آپؒ نے وہاں یہ محفل سماع بھی کرائی۔

204- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حشر میں غوث اعظم عبدالقادرؒ آپ ایک بڑے گروہ کے ساتھ آ رہے ہوں گے لوگ کہیں گے یہ بھی کوئی نبی ہیں۔ ان کو بتایا جائے گا کہ یہ حضور ﷺ کی امت کے ولی ہیں۔

205- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہمارے سلسلہ نسبت میں ابوالعلائی نسبت بھی ہے۔ حضور پاکؐ سے جتنی بھی نسبتیں جاری ہوئی تھیں سب نسبتوں کو اکٹھا کر کے از سرنو ہم سے جاری کی گئیں۔ آپؒ نے مثال دی کہ جیسے مجمع البحرین ہوتا ہے۔ جہاں دریا اکٹھے ہوجاتے ہیں اس جگہ کو سنگم بھی کہتے ہیں دریا اکٹھے ہوکر آگے ایک ہوکر چلتے ہیں۔

206- محمد نذیر سکنہ صادق آباد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے خواب عرض کیا کہ میں نے روضہ رسولؐ میں حضور ﷺ کی زیارت کی۔ آپ قبلہ کی صورت میں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا مرید کو تو کھلی آنکھوں سے بھی حضور ﷺ کی زیارت ہوجاتی ہے۔ بعض اوقات پیر نہیں ہوتا خود حضور ﷺ کی ذات پاک پیر کی صورت میں آجاتے ہیں۔ اور مرید کو پتہ نہیں چلتا۔

207- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ابلیس لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے قرآن و حدیثؐ سے بھی دلائل دے دیتا ہے۔ لوگ غلط سمجھ کر گمراہ ہوجاتے ہیں۔ فرمایا قرآن و حدیث قربت روح رسولؐ کے بغیر سمجھ میں نہیں آتا۔

208- آپؒ نے فرمایا کہ اس دور کا کوئی عالم غلط مسئلہ نکال لے ہم نہیں مانیں گے۔ ہم تو ان کو مانیں گے جن کو قربت روح رسولؐ تھی۔

209- کوئٹہ قیام کے دوران عرس شریف کے قریب پسوال شریف (ہزارہ) سے حضرت قبلہؒ کو اطلاع آئی کہ آپؒ کی والدہؒ فوت ہوگئیں ہیں۔ آپؒ فوراً" تشریف لائیں تو قبلہ عالمؒ نے ملک

فضل احمدؒ کو گاؤں بھیج دیا کہ تم جاؤ کہ اب ہم عرس کرا کر ہی گاؤں جائیں گے۔

210- حضرت قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا جو دس اصحاب قبلہ کی تبدیلی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر گئے تھے وہ فنائی الشیخ ہو چکے تھے۔ آپؒ نے فرمایا جیسے مشین کی گراری پھرتی ہے اس کے ساتھ تمام پرزے بھی پھر جاتے ہیں۔

211- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا یہ التحیات جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں یہ معراج کا کلام ہے۔ حضورؐ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے ہی بیٹھے جیسے ہم نماز میں التحیات میں بیٹھتے ہیں۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ اور حضور پاکؐ کے درمیان گفتگو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیب! میرے لئے معراج میں کیا تحفہ لائے ہو۔ حضور پاکؐ نے فرمایا

التحیات للّٰہ والصلوٰۃ وطیبات ○

یعنی تمام قولی اور فعلی عبادتیں یا باری تعالیٰ تیرے ہی لئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور پاکؐ سے فرمایا۔

السلام علیک ایھاالنبی و رحمتہ اللہ وبراکاتہ ○

(اے نبیؐ! آپؐ پر سلام ہو رحمتیں ہوں اور برکتیں ہوں سلام ہوں تمام نیک بندوں پر۔

212- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا مرید کو چاہئے کہ دل کی آنکھوں سے پیر کو دیکھے۔ جو لوگ ہم کو دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں ان آنکھوں سے تو دیکھ بھی نہیں سکتے۔

213- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف حضور پاکؐ ہی کو بندہ کہہ کر پکارا ہے۔ باقی سب کو مخلوق کہا ہے۔ بندے کی فضیلت یہ ہے کہ جس کے ہاتھ' پاؤں' زبان' ذات خود بن جائے۔

214- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ اصل میں پیر کو پانا ہی تو اللہ و رسولؐ کو پانا ہے۔ جس نے پیر کو پالیا اس نے اللہ و رسولؐ کو پالیا۔

215- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ حضور پاکؐ کو معراج شریف میں اللہ کی زیارت ایک لڑکے کی صورت میں ہوئی۔ جیسے لڑکا بچپنے سے نکل کر بلوغت میں داخل ہوتا ہے۔ جیسے ابھی جوانی شروع ہوئی ہے۔

216- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ مرید کے لئے مشکل مرحلہ یہ فنائی الشیخ ہونا ہے۔ پیر مرید میں فنائیت حاصل کرلے تو آگے دو فنائیتیں آسانی سے طے ہوجاتی ہیں۔ پھر مرید کی

روح کا تعلق حضور پاکؐ سے ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ تعلق ہے۔ حضور پاکؐ کی روح سے تعلق ہو جائے تو وہ اللہ ہی کے ساتھ تعلق ہے۔ حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کو پالینا ہی کافی نہیں ہے جب تک وہ ذات حق میں فنا نہ ہو جائے اس کی مثال ایسی ہے جیسے مٹی کا ڈھیلہ سمندر میں پھینکا وہ پانی کے ساتھ پانی نہیں ہوا ہے اس میں مٹی کی صفات باقی ہیں جب ابھی وہ پانی کے ساتھ پانی ہو جائے گا۔ تو پھر جو پانی کی صفات ہیں وہ باقی رہ جائیں گیں۔ مرید کی مثال ایسی ہی ہے جب وہ فنائیت حاصل کرلے گا تو اللہ کی صفات آجائیں گی۔ اور نفسی صفات ختم ہو جائیں گی۔

217- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا ہمارے پہلے دن کے مرید کو اللہ تعالیٰ انبیاء کرام اور اولیاء کرامؒ کے زمرے میں داخل کرلیتے ہیں۔

218- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ ادب کا تعلق پڑھنے لکھنے سے نہیں ہے یہ پڑھنے لکھنے سے آئے تو سب کو آجائے یہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں درجات طے ہونے سے آتا ہے۔ جس مرید کے درجات جتنے زیادہ ہوں گے ادب اسی قدر زیادہ آتا جائے گا۔

219- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ اصل میں مسلمان تو حضور پاک کے صحابہؓ بنے ہم اس کی رحمت سے مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہو گئے۔ یہ اس کی مہربانی ہے کہ مسلمانوں کے ہاں پیدا کر دیا ہے۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا اس وقت اسلام لانا اور جان قربان کرنا ایک ہی معنی رکھتا تھا۔

220- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے نبی! میں نے تیرا ذکر بلند کر دیا ہے اب اس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے جس وقت چاہے پڑھے بلند پڑھے' آہستہ پڑھے' جس طریقے سے حضور کا ذکر کرے کر سکتا ہے۔

221- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ عقیدت اللہ کی قوت کو کھینچ کر لے آتی ہے اس کے لئے مرید کے درجات کا ہونا بھی شرط نہیں ہے۔ اس کا تعلق مرید کی عقیدت سے ہے۔

222- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ تھے ان کو ہر رات حضور پاکؐ کی زیارت ہوتی ایک دن انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے ہر رات حضور پاکؐ کی زیارت ہوتی ہے۔ بیوی نے کہا کہ یہ تیرا کمال نہیں ہے یہ تو میرا کمال ہے ان بزرگوں نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ زیارت مجھے ہو اور کمال تیرا ہو۔ بیوی نے کہا اچھا صبح دیکھنا۔ پھر بات ہو گی صبح جب بیدار ہوئے تو حضور پاکؐ کی زیارت نہ ہوئی بڑی پریشانی ہوئی۔ بیوی کے پاس آئے کہا رب کی بندی یہ کیا ہوا؟ یہ تو نے کیا کیا ہے؟ بیوی نے کہا کہ ہوا کچھ بھی نہیں ہے بندے خدا میں نے آج تک تیرے کھانے

کو بھی بغیر وضو کے نہیں چھوا۔ آج بغیر وضو کے چھوا ہے تو تجھے زیارت نہ ہو سکی۔

223- عنایت اللہ صاحب سکنہ نواب شاہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہؒ میرے گھر تشریف لائے تھے۔ چند وہابی علماء حضرت کے پاس مناظرہ کے لئے آئے ان کا مقصد یہ تھا کہ پیر صاحب کو لاجواب کردیں گے اور فساد کریں گے پھر انہوں نے حضرت قبلہؒ سے کہا کہ ہمیں بھی وجد کراؤ۔ حضرت نے فرمایا یہ تو اللہ کی رحمت ہے جس پر ہوجائے پھر انہوں نے کہا کہ ہم کو شناخت ہے اچھے برے کی حضرت نے فرمایا ان آنکھوں سے پہچان نہیں ہو سکتی۔ یہ دو آنکھیں کتے بلوں کے پاس بھی ہیں پھر انہوں نے کہا آپ نے ہمیں کتے بلے بنا دیا ہے پھر انہوں نے کہا جہاں قرآن پاک پڑھا جائے وہاں ہدایت ملتی ہے۔ حضرت نے فرمایا ہم لوگ تو کچھ چیز بھی نہیں ہیں۔ حضور پاکؐ اتنی بڑی ہستی تھی کہ آپؐ نے ابو جہل کو قرآن پڑھ کر سنایا لیکن وہ ایمان نہیں لایا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر ہے۔ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے پھر وہ فساد کرنے لگے حضرت قبلہ نے ان کی طرف دیکھا وہ آپس ہی میں مسئلوں پر لڑ پڑے اور چلے گئے پھر انہوں نے تھانے اے ایس پی کو درخواست دے دی۔ ایک پیر صاحب لوگوں کو خراب کر رہے ہیں میں نے حضرت سے عرض کی تو حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا اے ایس پی درخواست نہیں لے گا۔ اور ایس پی نے ان کو بھگا دیا اور درخواست نہیں لی۔

224- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہمارے پاس لوگ آتے ہیں۔ کوئی بچے۔ کوئی شادی۔ اور کوئی دولت کے لئے کہ یہ کام ہو جائے یہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اصل چیز کوئی نہیں مانگتا جس کے لئے ہم بیٹھے ہیں۔

225- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جس سانپ کو مارنے سے خون نہ نکلے وہ جن ہوتا ہے اور ان کو انگوٹھا نہیں دیا گیا اس لئے پکڑ کمزور ہے پتھر بھی اچھال کر پھینکتے ہیں۔ تو نشانے پر نہیں لگتا۔ جن جب سانپ بن جائے آدمی کی نظر پڑتی ہے دوبارہ اصل شکل میں نہیں جا سکتا جب تک آدمی اپنی نظر نہ ہٹالے جتنے مذاہب انسانوں کے ہیں وہی مذاہب جنوں کے ہیں۔ ایک شخص جس کو جنوں کا سایہ تھا حضرت قبلہؒ کے پاس لائے آپؒ نے ڈانٹا جن بول پڑا۔ جن نے کہا کہ 1947ء میں ہم ہجرت کر کے کشمیر سے آئے۔ میں نے ہندو جنوں کو قتل بھی کیا۔ پھر پاکستان آگیا ہوں۔ اس کے بعد وہ شخص تندرست ہو گیا۔

226- حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا وصال ہوا آپ کے مصاحبوں میں سے ایک نے خواب میں دیکھا کہ امام حنبلؒ صاحب کی پیشی بارگاہ الٰہی میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

میرے لئے کیا کیا ہے۔ امام صاحب نے عرض کی میں تبلیغ کرتا رہا لوگوں کو ہدایت پر لاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن کو تو ہدایت پر لاتا تو وہ آپ کا ادب اور خدمت بھی کرتے رہے۔ میرے لئے تو نے کیا کیا امام صاحب کوئی جواب نہ دے سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں تمہاری ایک نیکی ہے تم مسجد کو جا رہے تھے مسجد کے دروازے کے پاس کانٹے پڑے ہوئے تھے تم نے اٹھا کر پرے کر دیئے۔ بس یہی نیکی ہے جاؤ ہم نے بخش دیا ہے۔

227- شیر علی خان صاحب سکنہ ڈیرہ اسماعیل خان آرمی میں تھے۔ حضرت قبلہؒ سے مرید ہوئے نزلہ تھا۔ ذکر نہ کر سکے۔ تیسرے دن پھر آگئے کہا کہ ذکر کرا دیں۔ آپؒ نے ذکر کرایا اس کے بعد ان کے جسم میں ہر وقت لرزہ طاری رہتا تھا اور محفل سماع میں اچھلتا تھا اور حضرت کے سامنے بھی نہ بیٹھ سکتا تھا۔ ایک دفعہ محفل سماع میں وہ انتہائی بے قابو ہو گیا۔ حضرت قبلہؒ نے اس کی پشت پر دایاں پاؤں رکھا اس کے بعد اس کے جسم کی یہ حالت ختم ہو گئی۔

228- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جو قوم سور کا گوشت کھاتی ہے وہ بے غیرت ہو جاتی ہے۔ سور کے علاوہ تمام جانور چرند۔ پرند اپنی مادہ پر غیرت کرتے ہیں۔ یہ سور تمام متفق ہو کر یکے بعد دیگرے سورنی پر چڑھتے ہیں اور لڑتے نہیں اور کوئی غیرت نہیں کرتے اس کے کھانے والے بھی بے غیرت ہو جاتے ہیں اور یورپین لوگ بہت کھاتے ہیں۔ بہن۔ بیٹیاں - بیویاں جہاں بھی پھریں غیرت نہیں کرتے۔

229- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام میں میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب سجدے میں گر جاؤ تو اس بات کی ابلیس کو سمجھ نہ آئی اگر اللہ تعالیٰ فرماتے میں آدم میں داخل ہو کر بیٹھ جاؤں تو تم سجدے میں گر جاؤ۔ تو یہ مانتا بس اس کو سمجھ نہ آ سکی۔ اور انکاری ہو گیا۔

230- فرمایا بندہ خدا نہیں بنتا اللہ خود بندہ بن جاتا ہے۔

231- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے پاس چار عورتیں مسئلہ پوچھنے آئیں کہ یاحضرت ایک مرد ایک وقت میں چار شادیاں کر سکتا ہے تو عورت چار شادیاں کیوں نہیں کر سکتیں۔ آپؒ عورتوں کا یہ سوال سن کر پریشان ہو گئے اور جواب نہ دے سکے جب گھر آئے تو آپؒ کی صاحبزادی نے پوچھا کہ کیوں پریشان ہیں۔ آپؒ نے وہ مسئلہ جو عورتوں نے پوچھا تھا بتا دیا۔ آپؒ کی صاحبزادی نے کہا کہ ان عورتوں کو میرے پاس بھیج دیں میں سمجھاتی ہوں۔ جب وہ عورتیں آئیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم ایسا کرو۔ ایک پیالی دی کہ اس میں چاروں اپنا اپنا

دودھ نکال کر ڈال دو۔ چاروں نے جب اس میں اپنا دودھ ڈال دیا تو آپ نے فرمایا اب اس کو جدا کر دو۔ وہ لاجواب ہو گئیں۔ پس اس لئے عورتوں کو حکم ہے ایک ہی شادی کا۔ تاکہ شناخت ہو جائے کہ یہ ایک مرد کی اولاد ہے۔ اگر بہت سی شادیاں بیک وقت کرتیں تو شناخت نہ ہو سکتی یہ کس کی اولاد ہیں۔ فرمایا حنیفہ آپ کی صاحبزادی کا نام تھا انہی کے نام سے حنفی مذہب کا نام پڑ گیا۔

232- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ابلیس اور نفس کے وسوسے میں فرق ہے۔ نفس بار بار ایک ہی برائی کی رٹ لگاتا ہے اور ابلیس ایک وسوسہ پھونکتا ہے کہ یہ جوتا اٹھا لو - زنا کر لو۔ وہ برائی کر لو اگر آدمی نہ مانا تو دوسرا وسوسہ کہ یہ کر لو۔ آپؒ نے فرمایا کہ جو وسوسے نفس میں پیدا ہوں وہ زبان پر ہرگز نہیں لانے چاہئیں۔ اگر زبان پر ظاہر کریں گے تو اللہ تعالیٰ گرفت میں لے لیتے ہیں۔ فرمایا جب تک مرید کو یہ شیطانی وسوسے آتے رہیں گے اس مرید پر اعتبار نہیں کہ کسی بھی وقت بھٹک جائے۔

233- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ عالم صفات میں ہر صورت میں ذات خود ہی ایک شکل اختیار کئے ہوئے ہے یہاں عالم ناسوت میں اس کو ذات سے تشبیہ نہیں دیں گے یہاں پر اللہ کے نور نے خاکی صورت اختیار کی ہے تو اس کی تشبیہ ذات سے نہیں دیں گے۔ وہاں ذات کا نور لطیف ہے یہاں پر کثیف صورت میں ہے۔

234- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جو ناپاک درویش ہیں یہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو غضب کی صورت میں ڈھال دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتے ہیں بس وہ وہی ناپاک قوت غضب کی صورت میں بدل جاتی ہے حضرت نے فرمایا انبیاء علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے رحمت پر پیدا کیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ اپنے نور کو رحمت کی صورت میں بدل دیتے ہیں تو پیغمبروں کے مذہب بنتے ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ابلیس کی عبادت پر اللہ تعالیٰ نے اپنا غضب کر کے اس کو صلہ دیا۔ وہ اسی ناپاک قوت سے مخلوق میں اپنا تصرف کرتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ یہ گمراہ درویش اس ناپاک قوت سے پیدا ہوتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ بھی درویش ہیں۔

235- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ سلسلہ عالیہ کے ایک آدمی سے ایک مولوی نے پوچھا کہ مرید ہونے کا کیا فائدہ ہے کہ یہ کس لئے ہوتے ہو۔ اس مولوی کے ہاتھ میں گاجر تھی مرید نے کہا کہ یہ گاجر ابھی تمہارے ہاتھ میں ہے جب تم اس کو کھاؤ گے تو اس کے ذائقے کا پتہ چل جائے گا یہ کیسی شیریں ہے۔

236- سلسلہ میں کسی آدمی کا ذکر فکر سے دماغ گرم ہو جاتا تو حضرت قبلہؒ اس کا ذکر بند کر دیتے

فرماتے تم صرف درود شریف ہی پڑھ لیا کرو۔

237- فرمایا کہ جتنی زبانی عبادات ہیں ان میں شیطانی وسوسے پیدا ہوتے رہتے ہیں مگر ذکر نفی اثبات میں بالکل مرید کو یکسوئی حاصل ہوتی ہے اور وسوسے پیدا نہیں ہوتے فرمایا جب مرید ذکر کرتا ہے تو اللہ کا نور اس کے سینے میں پیدا ہوتا ہے جس سے مرید کے دل سے ابلیس بھاگ جاتا ہے۔ یہ نور سے بھاگتا ہے۔

238 - فرمایا بھئی مسلمانی کیا ہے مسلمانی تو یہی ہے کہ نماز - روزہ اور حلال رزق کمانا ہے سیدھا سا مسئلہ ہے۔

239- حضرت نے فرمایا ملازم آدمی اور مزدور پر کوئی زکوۃ فرض نہیں ہے رقم جمع بھی ہو جائے تو زکوۃ فرض نہیں ہے۔

(نوٹ) :- زکوۃ ان ملازمین پر جو دیگر ذرائع انکم رکھتے ہوں زمین یا کاروبار وغیرہ۔ جن کا تنخواہ پر گذارہ ہو وہ رقم بچا بھی لیں تو ان پر زکوۃ نہیں ہے کیونکہ وہ ملازم مکان یا شادیوں پر بھی خرچ کرے گا یا بیماری میں اس کے علاوہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے ایک صحابی تھے انہوں نے روزہ توڑ لیا تو حضورؐ کے پاس آئے تو حضورؐ نے فرمایا تم پر کفارہ بنتا ہے دو ماہ کے روزے رکھو تو اس نے کہا کہ حضورؐ مجھ میں ہمت نہیں ہے تو حضورؐ نے فرمایا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاؤ اس نے عرض کی کہ حضورؐ یہ بھی مجھ میں ہمت نہیں ہے تو اسی اثنا میں ایک صحابی دو کھجوروں کی ٹوکریاں لے کر آیا تو آپؐ نے وہ ٹوکریاں اس کو دے دیں اور فرمایا یہ مساکین میں بانٹ دو تمہارا کفارہ پورا ہو جائے گا۔ تو اس نے کہا حضور مجھ سے زیادہ کون غریب ہے تو آپ نے فرمایا کہ لے جاؤ اور اپنے بچوں میں بانٹ دو۔

240- حضرت قبلہؒ نے فرمایا دو شخص تھے ایک دن میں روزہ رکھتا رات کو عبادت کرتا ایک گناہ کرتا سخاوت بھی کرتا۔ ابلیس سے کسی بزرگ نے پوچھا تیرے لئے ان میں سے کون سا آدمی ناپسند ہے ابلیس نے کہا کہ سخی آدمی مجھے ناپسند ہے جب یہ سخاوت کرتا ہے سارے گناہ اس کے مٹ جاتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قرب میں ہے۔

241- فرمایا کہ ہمارے سلسلہ عالیہ کے لوگ بیچارے غریب الحال ہیں یہ اسی حالت میں ہماری خدمت تواضع بھی کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں کا پیٹ بھی پالتے ہیں۔

242- ایک پیر بھائی کی کسی نے سفارش کی کہ حضرت فلاں کو بھی خلافت دے دیں۔ حضرت نے فرمایا وہ ایک آدمی کو کھانا بھی نہیں کھلا سکتا خلافت کو کیا کرے گا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا لوگ

دیکھتے ہیں ہم گدی پر بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ ہاتھ پاؤں چوم رہے ہیں۔ یہ تو کانٹوں کی سیج ہے۔

243- فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا تم تو بوجہ اللہ جدھر بھی منہ کرو ادھر میرا ہی منہ ہے یہ آگے چل کر مرید کو اپنے پیر کی صورت میں نظر آتا ہے۔

-244

245- فرمایا باقی تمام مخلوق کو حکم سے بنایا ہے یہ زمین۔ آسمان۔ جنت۔ دوزخ۔ فرشتے۔ پرند۔ چرند اور درخت مگر آدم کو حکمت سے بنایا۔

246- حضرت قبلہؒ نے فرمایا مرید اس وقت بامراد ہوتا ہے جب وہ پیر کی صحبت میں آئے اور آتے ہی جاہل بن جائے اگر وہ پہلے ہی اپنا ظرف بھرا ہوا دکھائے گا تو اس میں داخل کچھ نہ ہو سکے گا۔

247- فرمایا بندہ اس وقت کمالیت کو پہنچتا ہے جب اللہ تعالیٰ اپنی صفات کو بندے سے ظاہر کرتا ہے فرمایا لوگ یہاں بننے کے لئے آتے ہیں لیکن ہے مٹنے کا راستہ۔

248- فرمایا بت پرست اگر مسلمان ہو جائیں تو اسلام میں بہتر ثابت ہوتے ہیں۔

249- ایک دفعہ لیاقت پور کا ایک زمیندار حضرت قبلہ روحی فداہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میری چار مربع زمین میرے نام الاٹ ہے مگر قبضہ نہیں مل رہا دعا فرمائیں زمین مل جائے تو میں آدھی زمین آپ کو دوں گا اور مرید بھی ہو جاؤں گا آپ نے فرمایا ہم دعا کرتے ہیں زمین تمہیں مل جائے لیکن مرید نہیں کریں گے اور نہ ہی زمین چاہئے۔

250- قبلہ عالم روحی فداہٗ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام تک خلافت اور امارت ایک ساتھ رہی آپ علیہ السلام کی شہادت کے بعد خلافت اور امارت الگ الگ ہو گئی۔

251- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کار آمد فصلوں کا بیج خود بڑھایا جاتا ہے اور بے کار پودے خود بخود ہی اگ پڑتے ہیں۔ برائی جلد پھیلتی ہے اور نیکی آہستہ۔

252- حضرت قبلہؒ نے فرمایا یہ منکرین لوگ توحید کی آیتیں لے لیتے ہیں اور دوسری آیتیں جو انبیاء اور اولیاء کی شان میں ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔ بیچ کا راستہ اختیار کرنا چاہئے ورنہ آدمی گمراہ ہو جائے گا۔ قرآن کریم میں ہے کہ اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ یہ نہیں کہ ایک بات مان لو اور ایک چھوڑ دو۔

253- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ صحیح گروہ کی نشانی ہے کہ اس میں اولیاء اللہ ہوں گے۔ گمراہ

فرقوں میں اولیاء اللہ نہیں ہوں گے۔

254- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جہالت گمراہی کو کہتے ہیں۔ ان پڑھ کو نہیں کہتے۔ فرمایا ابو جہل کو لوگ ابو حکماء کہتے تھے ابو جہل بہت عقل مند تھا۔ حضور ﷺ نے اس کا نام ابو جہل رکھا اس لئے کہ وہ گمراہ تھا۔

255- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے جتنا قریب ہو گا اس کو اس قدر اللہ کا خوف ہو گا اور باادب ہو گا۔

256- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جس وقت سورہ رحمان نازل ہوئی حضورؐ کو اس سورہ کے نزول سے وجد (رقص) ہو گیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضورؐ کو اپنے ہاتھوں سے تھاما۔

257- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جس مزار پر حاضری دی جائے تو کھڑا رہنا چاہئے بیٹھنا نہیں چاہئے جتنا وقت بھی رہے۔

258- حضرت قبلہ روحی فداہؒ نے ارشاد فرمایا صاحبزادگان کا دعویٰ ہے ہم بزرگوں کی اولاد ہیں اور بنی اسرائیل کا دعویٰ ہے ہم نبیوں کی اولاد ہیں آپ نے فرمایا اولاد تو ہے۔ تم خود تو گمراہ ہو تمہارے افعال نہ نبیوں کی طرح اور بزرگوں کی اولاد کے افعال نہ بزرگوں کی طرح ہیں۔ باقی دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ آپ نے فرمایا جو صاحب زادہ مرید ہو کر کٹ کر اور گر کر آئے گا فیض ملے گا جو گر کر نہیں آئے گا فیض نہیں ہے اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں - سب کام ادب سے بنتا ہے۔

259- حضور قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا خوبصورت لوگ لوگوں کی آنکھوں پر حکومت کرتے ہیں اور خوش اخلاق لوگ لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں۔ بداخلاق درویش دجال ہے۔ اس کی روح پاک عالم میں داخل نہیں ہو سکتی۔

260- حضرت قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا اے مسلمان کفار تمہارا ہرگز دوست نہیں تو پھر ان کا تو دوست کوئی ہندو ہے' کوئی عیسائی ہے اور کوئی یہودی ہے۔

261- فرمایا انبیاء اولیاء کو لوگ نہیں پہچان سکتے۔ چمگادڑ سورج کے سامنے اندھا ہو جاتا ہے۔

262- حضرت قبلہؒ نے فرمایا سیرت فخر العارفین میں ہے کہ ایک آدمی کو شوق پیدا ہوا کہ میں بھی بزرگوں کی طرح توکل اختیار کروں۔ چنانچہ وہ ایک مسجد میں عبادت و ریاضت کرنے بیٹھ گیا جب شام ہو گئی اور کوئی بھی کھانا لے کر نہ آیا تو بھوک لگی ستانے بہت پریشان ہوا دل میں وسوسے آنے لگے کہ فلاں دوست کے پاس چلا جاؤں فلاں جگہ سے مانگ لاؤں۔ فلاں کے گھر چلا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زاہد کے بارے میں اپنے ایک دوست (قطب وقت) کو آگاہی فرمائی کہ اس مسجد

میں ایک زاہد توکل پر بیٹھا ہے۔ اسے کھانا پہنچاؤ انہوں نے اپنے ایک مرید کے ہاتھ کھانا پہنچایا اور کہلا بھیجا کہ تو یہاں سے چلا جا۔ اپنا کام وام کر توکل کرنا تیرے بس کی بات نہیں ہے۔

263- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا ایک گھسیار گھاس کاٹنے جا رہا تھا اس نے جب جنگل میں دیکھا ایک بزرگ غار کے اندر بیٹھے اللہ تعالٰی کی عبادت میں مصروف ہیں کھانے کے وقت ایک فرشتہ آتا ہے ان بزرگوں کے لئے بہترین قسم کا کھانا طرح طرح کے پکوان ان کے آگے رکھتا ہے۔ اور وہ بزرگ تناول فرماتے ہیں اس شخص نے کہا کہ میں بھی عبادت کرتا ہوں۔ میں ایسے گھاس کھودنے والا ہی رہ گیا۔ میں بھی طرح طرح کے کھانے کھاؤں۔ اس نے درانتی اور رسی ایک طرف رکھی اور دوسری غار میں جا کر اللہ اللہ کرنے لگ گیا۔ شام ہوئی کھانے کا وقت آیا تو ایک فرشتہ آیا اس کے لئے دال روٹی لایا اور اس شخص کے آگے رکھ دیا۔ اس شخص نے کہا کہ اس شخص کے لئے تو طرح طرح کے کھانے ہیں اور میرے لئے صرف دال روٹی۔ اس فرشتے نے کہا وہ تو بادشاہی چھوڑ کر یہاں اللہ کی عبادت و ریاضت کو بیٹھا ہے اور تو صرف درانتی اور رسی چھوڑ کر آیا ہے تیرے لئے یہی کچھ ہے۔ یہ تیرے بس کی بات نہیں ہے بس تو اٹھ اور اپنا کام کر اور چلا جا۔ پھر ایک شخص نے پوچھا کہ ہم لوگ توکل کیسے کریں آپؒ نے فرمایا عام مسلمان کے لئے تو یہی ہے کہ اللہ تعالٰی کے توکل پر اپنا کام کاج کرے اسی پر توکل کرے اور چھوڑ دے۔

264- چیف اکاؤنٹنٹ محمد احمد انصاری صاحب سکنہ سکھر تبلیغی جماعت کے امیر تھے۔ خوشی محمد ٹریفک انسپکٹر ریلوے کی معرفت وہ حضرت قبلہ عالم کی صحبت میں آئے اور مرید ہو گئے۔ مرید ہوتے ہی ان کی کایا پلٹ گئی ایک دور میں تو وہ مجذوب ہو گئے اور بعد میں ان کی حالت سدھر گئی انصاری صاحب نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ میرا ایک دوست کراچی میں ہے اس نے ایک جماعت بنائی ہے وہ اس جماعت کا بانی ہے اس نے کہا کہ ہم صرف قرآن پاک کو ہی مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا اس سے کہہ دینا تھا کہ قرآن پاک میں تو ہے دکھا ہم کو ان کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ تو اب اس پر عمل بھی کرنا چاہئے۔

265- کوئٹہ قیام کے دوران حضرت قبلہ عالمؒ کا ایک تھانے دار مرید تھا اس نے تھانے میں جمع شدہ مال چوری فروخت کر دیا افسر اعلٰی کو پتہ چلا تو اس تھانے دار کو معطل کرنے لگے وہ حضرت قبلہ عالمؒ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی یا حضرت میں نے تھانے میں جمع شدہ مال فروخت کر دیا اب مجھے معطل کر رہے ہیں۔ میرے لئے دعا فرمائیں میں بچ جاؤں میری یہ مصیبت دور ہو جائے۔ حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تھا کہ اگر فاطمہؓ نے چوری کی ہوئی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ اس شخص نے کہا کہ ایسی بات ہے آپؐ نے فرمایا ایسے ہی ہے۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔

266- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت غوث الاعظمؒ محبوب سبحانی فرماتے ہیں کہ انسان تین قسم کے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا (i) جو شخص ظاہر و باطن پیغمبروں کے موافق ہیں اس شخص سے انسانوں کو فائدہ پہنچتا ہے یعنی ظاہر بھی صاف پابند شریعت اور باطن بھی پاک طریقت میں کامل ایسے شخص سے زمانے کو فیض پہنچتا ہے۔ (ii) آپؒ نے فرمایا دوسرا وہ شخص ہے جس کی ظاہرہ شکل دنیا داروں کی طرح اور سیرت پیغمبروں کی طرح پاکیزہ ہے یہ ان لوگوں سے اچھے ہوتے ہیں جن کی صورت ہے اور سیرت نہیں ہے یہ دنیا داری کی آڑ میں دین کماتے ہیں اور ان منافقوں سے بہتر ہیں جو شکل مسلمان کی بنا کر منافقانہ کام کرتے رہتے ہیں۔ (iii) آپ نے فرمایا تیسرا وہ انسان ہے جس کی شکل و صورت تو مسلمان والی ہوتی ہے اور باطن سے منافق ہوتا ہے یعنی دین کی آڑ میں دینا کماتا ہے وہ انسانی شکل میں بھیڑیا ہے جو مخلوق کا شکار کرتا ہے آپ نے فرمایا صورت تو آٹھ دن میں بن جاتی ہے اور سیرت بنانے میں سالوں لگتے ہیں۔

267- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامیؒ رات کو اپنے حجرہ شریف میں سو رہے تھے۔ رات کو تقریباً دو (2) بجے کے قریب الہام ہوا کہ اے بایزید بسطامیؒ آپ پہاڑ کی طرف جائیں جو پہاڑ آپ کے گھر کے مغرب کی طرف واقع ہے آپ نے دل میں خیال فرمایا کہ ہو سکتا ہے یہ الہام ابلیس کی طرف سے ہو اگر حق تعالیٰ کا حکم ہوا تو قاعدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب الہام فرماتے ہیں تو یکے بعد دیگرے تین بار حکم فرماتے ہیں۔ آپ نے توقف فرمایا پھر دوسری بار حکم ہوا پھر تیسری بار حکم ہوا تب آپ نے سمجھا کہ یہ حکم خداوندی ہے اور جانا چاہیئے آپ روانہ ہو گئے۔ جب پہاڑ کے دامن میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ چار ہزار عیسائی ادب و احترام سے کھڑے ہوئے ہیں آپ نے پوچھا اے لوگو یہاں کیا کر رہے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ یہاں پہاڑ میں ہمارا ایک پادری ہے جو سارا سال عبادت کرتا ہے اسی دن سال میں باہر آتا ہے ہم اس کا دیدار کرنے آئے ہیں۔ اسی اثناء میں وہ پادری باہر آیا اور ایک خوبصورت ممبر پر بیٹھ گیا۔ جو کہ پہلے ان لوگوں نے لگا رکھا تھا اس نے تقریر شروع کی لیکن اس کی آواز بند ہو گئی پھر تقریر کرنا چاہی۔ پھر بند ہو گئی۔ تیسری بار کوشش کی لیکن حالت یہی رہی آخر کار پکار اٹھا یہاں کوئی مسلمان تو نہیں ہے اگر ہے تو میرے سامنے آجائے آپ نے سوچا ہو سکتا ہے کوئی اور بھی مسلمان موجود ہو لیکن اور کوئی نہ گیا پھر آپ آگے تشریف لے گئے تو پادری

نے تیس سوال آپ سے پوچھے آپ نے نہایت ہی احسن طریقے سے جواب دے دیئے آخر میں آپ نے فرمایا میں تم سے ایک سوال پوچھوں جواب دو گے۔ اس نے کہا ضرور دوں گا۔ پھر آپ نے فرمایا آخرت میں جنت کے دروازے کس طرح کھولے جائیں گے ان کی چابی کیا ہو گی پادری خاموش ہوگیا وہ چار ہزار عیسائی اس کے گرد ہوگئے کہ مسلمان کو جواب کیوں نہیں دیتے پھرپادری نے کہا تم مان لو گے انہوں نے کہا صحیح ہو تو کیوں نہ مانیں گے۔ تو اس پادری نے کہا پھر سن لو جنت کا دروازہ کھولنے کی چابی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہو گی یہ کہتے ہی پادری نے کلمہ طیبہ پڑھا اور آپ کے دست حق پرست پر مسلمان ہو گیا یہ سب کچھ آپ کے طفیل برکت سے ہوا تو پھر کیا تھا رحمت کا سمندر موجزن تھا چار ہزار عیسائیوں نے کلمہ پڑھ کر آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

268- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی کو ہدایت دیتا ہے تو اس کو دنیا کی مصیبتوں میں گرفتار کر لیتا ہے۔ وہ شخص ہر طرف پریشان و سرگردان پھرتا ہے۔ ڈاکٹروں - حکماء - دوست۔ رشتہ داروں۔ حکومت۔ اور قانون سے جب مایوس ہو جاتا ہے تو پھر آخر میں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر آکر اپنا سرٹیک دیتا ہے اور ہدایت پر آجاتا ہے۔

269- حضرت قبلہؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والے شخص کو دھوکہ فریب کرنے کا حوصلہ ہی نہیں پڑتا آپ نے فرمایا اللہ جل شانہ کا دربار وہ خوف والا مقام ہے کہ وہاں بڑے بڑے غوث۔ قطب۔ ابدال سانس تک نہیں لے سکتے وہاں تیری ماں۔ تیری بہن کیا معنی رکھتی ہے حضرت قبلہؒ کا یہ ارشاد ان پیروں کے لئے ہے جو گالی گلوچ اپنے مریدوں کو دیتے ہیں۔

270- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضور پاکؐ کے زمانہ مبارک میں مدینے منورہ میں تین سو پچاس (350) شخص منافق رہے ہیں ان کو صحبت نبویؐ کوئی فائدہ نہ دے سکی۔ آپ نے مثال یوں بیان فرمائی کہ اگر پتھر کو سمندر میں ڈال دیا جائے تو وہ پانی میں چلا جائے گا مگر پانی اس میں نہیں جائے گا۔

271- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا رحمت وہ ہے جو سخت چیز کو پگھلا دیتی ہے حضور پاکؐ رحمت تھے اور عرب کے لوگ وحشی اور سخت تھے۔ حضور پر نورؐ کی رحمت سے پگھل کر اصلاح پکڑی۔

272- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ولایت اور نبوت ازلی چیز ہے۔ مولوی یہ کہتے ہیں کہ ہم کیسے گمراہ ہو سکتے ہیں آپ نے فرمایا سب سے پہلا عالم ابلیس گمراہ ہوا۔ عالم جب گمراہ ہوتا ہے تو پوری قوم گمراہ ہو جاتی ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں یہود و نصاریٰ کے عالموں نے قوم کو گمراہ کیا

مگر حضور پاک ﷺ کے پاس ان پڑھ لوگ آئے اور بامراد ہو گئے اور عالموں کا علم ان کے حق میں بہتر ثابت نہ ہو سکا۔

273- آپ نے فرمایا نبوت پر اللہ تعالیٰ نے تنقید نہیں فرمائی یہ لوگ ایسے ہی بکواس کرتے ہیں جس نے تنقید کی وہ ابلیس شیطان ہو گیا۔ ابلیس نے تو ایک تنقید کی ہے مگر مولویوں نے تنقید کی کتابیں بھر دی ہیں۔

274- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا گمراہ لوگوں کی کھلی نشانی یہ ہے کہ جو شخص گمراہ ہو گا اس کے ساتھ معلق ہونے والے لوگوں کی اکثریت امیر اور عالموں کی ہو گی اور جو شخص راہ مستقیم پر ہو گا اس کے ساتھ اکثریت غریب لوگوں اور ان پڑھ قسم کے لوگوں کی ہو گی۔ عالم اور دولت مند کا اعتقاد کمزور ہو جاتا ہے ابلیس اپنا کام کر لیتا ہے ان شیطانوں کو کیا غرض کہ حضور ﷺ کا ادب کریں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ایک بے ادبی سے نوے (90) ہزار سال کی عبادت (ابلیس کی) رد ہو گئی بے ادبی نعمت کو لات مارنے کے مترادف ہے فرمایا بے ادبی سے تکبر۔ غرور پیدا ہوتا ہے اور یہ ابلیس کا فعل ہے جس میں تکبر ہو وہ جھکے گا نہیں۔

275- حضرت قبلہؒ نے فرمایا مرید کرنے سے دین بدلی نہیں کیا جاتا بلکہ مسلمان کو حق پر عین الیقین کیا جاتا ہے۔

276- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا ایک یہودی عالم تھا وہ مسلمانوں سے مناظرہ کرتا تھا اور شرط یہ تھی اگر تم ہار گئے تو پھر قید کر لوں گا مسلمان عالموں سے اس نے پوچھا کیا تم موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہو۔ کیا تم تورات کو مانتے ہو انہوں نے کہا ہاں مانتے ہیں پھر اس نے کہا کہ پھر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان کیوں نہیں لاتے وہ چپ ہو گئے اور جواب نہ دے پائے اس طرح مسلمان عالموں کو بند کر دیا جاتا۔ آخر کار ان کو ایک بزرگ کا معلوم ہوا وہ مسلمان اس بزرگ کے پاس گئے اور سارا واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا ہم بات کریں گے لوگوں نے روکا مگر آپ نے فرمایا ہم مناظرہ کریں گے آپ تشریف لے گئے یہودی نے پھر وہی سوال کیا۔ کیا تم موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہوں جس نے ہمارے حضور پاک ﷺ کی آمد کی پیشین گوئی کی ہے تم تورات کو مانتے ہو آپ نے فرمایا میں اس تورات کو مانتا ہوں جس میں ہمارے حضور پاک ﷺ کی آمد کی پیشین گوئی ہے تو یہودی عالم خاموش ہو گیا۔ اس نے سوچا یہ تو معاملہ بڑا خراب ہے پھر اس عالم نے آپ سے کہا کہ تم کان میں میری بات سنو آپ نے کان آگے کیا تو اس یہودی عالم نے آپ کو گالیاں دینی شروع کر دیں آپ نے سمجھ لیا کہ یہ

منافق فساد چاہتا ہے اس لئے خاموش ہو گئے اور لوگوں سے فرمایا کہ یہ شیطان گالیاں دیتا ہے لوگوں نے ڈنڈے اٹھا لئے اور اس کی خوب مرمت کی۔

277- حضرت قبلہؒ نے فرمایا برزخ شیخ جسے مراقبہ کہتے ہیں مرید کی حفاظت کرتا ہے یہ ابلیس کے لئے ننگی تلوار ہے۔

278- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ملا ئکہ بھی حضرات اولیاء اللہ کی صحبت میں آتے ہیں تاکہ معرفت کا کلام سنیں کیونکہ اولیاء اللہ کی زبان پر اللہ تعالیٰ خود کلام فرماتے ہیں جس سے فرشتوں کو سننے کا موقع ملتا ہے۔

279- فرمایا ہمارے حضرت نے ہمیں لے کر عرش عظیم کے نیچے لے جا کر چھوڑ دیا اور خود غائب ہو گئے ہم بہت گھبرائے کہ ہمارے حضرت کہاں چلے گئے۔ ہم ہوا میں تیر رہے تھے پھر ایک جگہ پر روشنی ہوئی وہاں ایک پہاڑی تھی وہاں جا کر ہم اترے۔ فرمایا ہم آسمانوں کے دروازوں سے بھی واقف ہیں عرش پر محل ہے محل کا نقشہ بھی آپ بتایا کرتے تھے۔

280- حضرت نے فرمایا کتابیں پڑھ کر کوئی ولی نہیں بن سکتا حضرت قبلہؒ نے فرمایا پیغمبروں کے معصوم ہونے کی یہ دلیل ہے کہ پیغمبری معزول نہیں ہوتی۔

281- حضرت قبلہؒ نے فرمایا اگر انسانوں میں روح نہ ہو تو انسان بھی جانوروں کی طرح بھاگتے پھریں کیمونسٹ نظام میں جسم کو لیتے ہیں روح کو نہیں سمجھ سکتے حالانکہ اس روح کی وجہ سے ہم نظام چلاتے ہیں اور اسی وجہ سے خواب دیکھتے ہیں۔

282- حضرت قبلہؒ نے فرمایا یہ وجد وہ چیز ہے کہ جب بشریت اور ذات حق آپس میں واصل ہوتی ہیں اس وقت انقلاب پیدا ہوتا ہے اور اس انقلاب میں جسم کو روح اٹھاتی ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے بتی کے گرد پروانہ گردش کرتا ہے اس طرح صاحب وجد کی روح ذات کے گرد رقص کرتی ہے فرمایا حضور ﷺ کو وحی نازل ہوتے وقت وجد ہوتا تھا صحابہ کرامؓ سمجھ جاتے کہ وحی نازل ہو رہی ہے۔

283- حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت عمرؓ کی خلافت کے دور میں ایک عیسائی بہت پڑھا لکھا تھا آپ سے کسی نے کہا یہ شخص بہت پڑھا لکھا ہے۔ اس کو حکومت میں حساب کتاب کے لئے رکھ لو۔ آپؓ نے فرمایا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم لوگ نااہل ہیں اور کفار کو اپنے پاس اہم عہدہ پر رکھ لیں۔ یہ ہرگز نہ ہوگا۔

284- حضرت قبلہؒ نے فرمایا سندھ میں ایک موچی بخشا نامی رہتا تھا وہ بہت عرصہ بیمار رہا اس نے

اللہ تعالیٰ سے عرض کی میں بخشا موچی ہوں ایوب پیغمبر تو نہیں ہوں۔ پیغمبروں والی بیماری مجھے دے دی ہے۔ فوراً" وہ موچی تندرست ہو گیا۔

285- حضرت قبلہؒ سے کسی نے عرض کی کہ اوچ شریف میں سیلاب آ گیا ہے وہاں بزرگوں کے مزارات تھے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ بزرگوں نے خود ہی سیلاب کو کہا ہو گا یہاں گندے لوگ ہو گئے ہیں ذرا صفایا کر دے۔

286- حضرت قبلہؒ نے فرمایا محبوب کی دعا رد نہیں ہوتی۔ نبیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محبوب ہیں اور ولیوں میں ابوالحسن خرقانیؒ - شیخ عبدالقادر جیلانیؒ خواجہ معین الدین چشتیؒ اور خواجہ نظام الدین اولیاءؒ۔

287- ایک عرس کے موقع پر ایک صاحب کو حضرت قبلہ نے خلافت دی جن کو خلافت ملی اس کی بیوی نے حاجی عبدالمجید صاحب سکنہ کوئٹہ کو کہلوا کر کہا کہ ہم ایک ہزار (1000) روپے کی مٹھائی بانٹیں گے۔ حاجی صاحب نے اس سے فرمایا کہ خلافت مل گئی یہ خوشی کی بات نہیں یہ تو بہت بڑی ذمہ داری ہے آپ تھوڑی مٹھائی بانٹ دیں۔

288- میاں عبدالرحمٰن صاحب خلیفہ معظم کوئٹہ والوں نے عرس کے موقع پر کچھ پیر بھائیوں کو دیکھا جو خوب بنے ٹھنے ہوئے تھے خلافت کی خواہش رکھتے تھے میاں صاحب نے ان کو خوب ڈانٹا اور فرمایا فقیری کی تمنا رکھتے ہو فقیری مل گئی تو پتہ چل جائے گا یہ ہمارا حال دیکھ لو۔ ہم پر جو بیتی ہے خبردار اس کی خواہش دل سے نکال دو میاں صاحب بہت غصہ والے تھے۔ کبھی کبھار بھائی لوگوں کو جو چیز ہاتھ میں آئے مار دیتے تھے۔

289- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کفار مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت اذیتیں دیں جب مکہ فتح ہوا تو آپؐ نے سب کو معاف کر دیا جب اتنا بڑا احسان کیا تو وہ نادم ہو گئے اور انہوں نے سوچا غلطی پر تو ہم ہی ہیں اور ایمان لے آئے۔ عرب کے لوگ بہت سخت تھے تمام پیغمبروں نے عرب میں تبلیغ کی لوگ اتنے ایمان نہیں لائے جتنے 23 سال میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تبلیغ سے ایمان لے آئے۔

290- حضرت قبلہؒ نے فرمایا اس دور میں زہد تقویٰ سے انسان کو برگزیدہ کرنا بڑا مشکل ہے مرید کو عشق دیا جاتا ہے اور اس عشق سے انسان پاک اور برگزیدہ ہو جاتا ہے جس سے عشق کیا جائے گا اس کی صفات عاشق میں پیدا ہو جائیں گی۔ جیسے کپڑے میں پھولوں کو رکھ دو جو خوشبو پھولوں میں ہو گی وہی کپڑے میں پیدا ہو جائے گی جیسے صحابہ کرامؓ نے چلے وظیفے بھی نہیں کیے بس اللہ و

رسولؐ سے عشق کیا۔ اللہ و رسولؐ کی صفاتیں صحابہؓ میں پیدا ہو گئیں۔ ایسے ہی معاملہ مریدوں کا ہے ان کے دلوں میں بھی عشق ڈال دیا جاتا ہے فرمایا عاشق کی خواہش ہوتی ہے کہ محبوب کی صفت میں کلام سنے۔ بزرگوں نے قوالی اسی لئے سنی ہے۔ قوالی سے عشق کی آگ اور تیز ہو جاتی ہے فرمایا بی بی زلیخا کی سہیلیوں نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ عاشق ہو گئیں اور زیارت کرنے سے ان پر کیفیت طاری ہو گئی اور اپنی انگلیاں بھی کاٹ لیں ان کو درد کا احساس بھی نہ ہوا۔ عشق اللہ کا نور ہے عشق ماسوائے اللہ کے ہر چیز کو کھا جاتا ہے عشق سے سخت دل بھی موم ہو جاتا ہے۔ عاشق جنت و دوزخ سے بے نیاز ہو کر ذات کو پوجتا ہے۔

291- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ابلیس اولاد آدم کا کھلا دشمن ہے یہ ایسا کوئی موقع ہاتھ سے خالی نہیں جانے دیتا۔ پھر آپ نے ایک واقعہ بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک زاہد ابلیس کے تابع نہ آ رہا تھا۔ ابلیس نے بڑے داؤ پیچ چلائے مگر ناکام رہا۔ مگر ابلیس نے ہمت نہ ہاری۔ ایک روز زاہد جنگل میں عبادت خداوندی میں مشغول تھا۔ ابلیس بھی ان کے ساتھ ایک بزرگ کی شکل میں کھڑا ہو کر عبادت کرنے لگا۔ مگر ابلیس نے ایک ڈھنگ یہ سوچا کہ جب وہ سجدے میں جاتا اس وقت خوب روتا اور آنسو بہاتا تھا۔ زاہد نے سوچا کہ بزرگ بڑے درد رکھنے والے بزرگ ہیں۔ کیوں نہ میں بھی ان سے اس درد کا راز پوچھوں اور بڑے مقام کی بات ہے مگر مجھے برسوں کی عبادت کے بعد نصیب نہیں۔ بالآخر زاہد نے اس بزرگ سے درد کا پوچھا کہ آپ کو یہ درد کس طرح ملا ہے۔ ابلیس نے کہا کہ دراصل مجھ سے ایک دن تھوڑی سی غلطی ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے مجھے ندامت ہوتی ہے اور دل میں درد پیدا ہوتا ہے۔ پھر ابلیس نے کہا کہ اگر تو درد چاہتا ہے تجھے تھوڑا سا جرم کرنا ہو گا کیوں کہ تمہارا نفس اپنے آپ کو نیک سمجھتا ہے۔ اس میں ندامت نہیں ہے۔ زاہد ابلیس کی باتوں میں آ گیا۔ ابلیس نے تھوڑی سی شراب لا کر انھیں پلا دی۔ نہ پینے والے کے لئے تھوڑی سی ہی کافی ہوتی ہے۔ جب اسے نشہ آ گیا تو ابلیس نے پوری بوتل شراب کی زاہد کو پلا دی۔ اور ساتھ ہی ایک عورت بھی لا دی۔ اور زنا کرا دیا۔ پھر اس زاہد کو مشورہ دیا کہ عورت کا بچہ قتل کر ڈالو۔ تاکہ عورت کی پوری توجہ تمہاری طرف رہے زاہد نے جب بچہ قتل کر دیا۔ تو عورت نے شور مچا دیا۔ زاہد صاحب قتل کے جرم میں پکڑے گئے۔ مگر ابلیس ایک بزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور انہیں تسلی دی کہ گھبرانا نہیں میں تمہیں بچا لوں گا۔ حتیٰ کہ وہ سولی کے تختہ پر کھڑا ہو گیا اور ابلیس نے کہا پھٹا کھینچ بھی لیں تو میں تمہیں اٹھا لوں گا۔ فکر نہ کرنا تمہارا امتحان ہے ہمت نہیں ہارنی۔ ابلیس کی منشا یہ تھی کہ یہ زاہد

اللہ تعالیٰ سے معافی نہ مانگ لے۔ اور ایمان سے نہ چلے جائیں مگر ابلیس نے انہیں پورا پورا قابو میں رکھا اور زاہد اسے بہت بڑا بزرگ سمجھتے رہ گئے اور سولی پر لٹک کر گمراہ ہو کر مرے۔

292- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ایک مولوی صاحب ایک چک میں گئے اور وہاں ایک مسجد کی امامت سنبھال لی۔ اور انہوں نے چک کے بچوں سے پوچھا کہ یہاں کا نمبردار اور لوگ کس عقیدے کے مالک ہیں۔ لڑکوں نے کہا کہ سب وہابی ہیں۔ پھر مولوی صاحب نے مسجد میں اپنی تقریر شروع کر دی اور حنفی المذہب لوگوں کے خلاف خوب زہر اگلا۔ چک کے لوگ بڑے حیران ہوئے۔ کہ اس مولوی صاحب کو کس طرح جرات ہوئی ہے کہ یہ ہمارے خلاف عقیدے پر حملہ کر رہا ہے۔ چک کے لوگوں نے لاٹھیاں اٹھائیں اور مولوی صاحب کی مرمت کر کے وہاں سے نکال دیا۔ مولوی صاحب چک سے باہر آئے تو کہنے لگے کہ اس چک کے لڑکے کتنے شیطان ہیں کہ مجھے غلط پٹی پڑھا دی کہ نمبروار وہابی ہے ورنہ میں ایسی تقریر کیوں کرنے لگا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کل کے مولوی کا دھرم روپیہ اور نمبردار کی منشاء ہوتا ہے۔

293- ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ جنگل میں ایک راستے پر جا رہے تھے کہ آپ کو ابلیس ملا۔ اور رو کر کہنے لگا کہ اے جنید رحمتہ اللہ علیہ میں نے آپ سے ایک سوال پوچھنا ہے آپ نے فرمایا ملعون میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تمہارے شر سے۔ بتا کیا بات ہے؟ ابلیس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ اللہ کے بغیر کسی کو سجدہ جائز نہیں اگر میں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تو جرم کیا' آپ ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ غیب سے آواز آئی اے میرے دوست اس ملعون کو کہو کہ دوسرا حکم کس کا تھا جب آپ نے فرمایا تو ابلیس بھاگ گیا۔

294- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جب حضور اکرم ﷺ معراج سے واپس آئے تو مکہ کے بازاروں میں ایک صحابی مجذوب لوگوں کو بتاتا پھر رہا تھا۔ لوگو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں امت کی بخشش کا وعدہ ہو چکا ہے۔ اور دیگر اسرار و رموز بھی لوگوں کو بتلاتے پھر رہے تھے۔ جو اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کے درمیان عرش پر ہوئے تھے۔ جب حضور ﷺ نے اس مجذوب کی باتیں سنیں تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ باری تعالیٰ یہ مجذوب جو باتیں کر رہا ہے اس کو میں نے نہیں بتائیں یہ ہمارا راز کس طرح لایا۔ اور لوگوں کو کیوں کہہ رہا ہے۔ مبادا لوگ عمل کرنا نہ چھوڑ دیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیب آپؐ اپنی زبان مبارک سے ان کی بات کی تصدیق نہ فرمانا اور نہ خود لوگوں کو کچھ بتانا۔ ان کی بات پر کوئی یقین نہیں کرے گا۔ سب لوگ ان کو پاگل سمجھیں گے۔ اور اعتبار نہ کریں گے۔

295- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایکدفعہ حضرت بابا فرید الدین شکر گنج جنگل میں تشریف لا رہے تھے۔ وہاں سے ایک بارات گذر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا اے بارات والو کیا تم مجھے دلہن دکھاؤ گے۔ بارات والوں نے کہا کہ درویش ہیں دکھا دیتے ہیں انہوں نے اونٹ بٹھا کر عرض کی کہ حضرت دیکھ لیں آپؒ نے دلہن کو دیکھا تو دلہن خون کے آنسو رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا بیٹی تمہیں تمہارا مالک تو مل گیا اب روتی کاہے کو ہے۔ دلہن نے عرض کی کہ حضرت بے شک مجھے میرا مالک مل گیا ہے مگر روتی اس لئے ہوں کہ سوچتی ہوں کہ منظور نظر بھی ہوتی ہوں یا کہ نہیں بابا صاحبؒ کا اتنا سننا تھا کہ دھڑام سے زمین پر گرے اور بے ہوش ہو گئے بارات چلی گئی مگر آپ تین دن بے ہوشی میں رہے اور فرماتے رہے باری تعالیٰ میں تو پیر بنا ہوا ہوں نہ جانے تیری بارگاہ میں بھی قبول ہوں یا کہ نہیں۔

296- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں جا رہے تھے تو راستے میں ایک خوبصورت عورت ملی۔ جس کا ایک ہاتھ حنا آلود اور دوسرا ہاتھ خون آلود تھا۔ چہرہ نہایت خوبصورت تھا۔ پشت گلی ہوئی تھی اور بدبو آ رہی تھی آپ نے پوچھا کہ اے عورت تو کون ہے؟ تو عورت نے کہا کہ میں دولت ہوں دنیا دار مجھے خوبصورت دلہن جان کر مجھ پر عاشق ہو جاتے ہیں۔ میں حنا آلود ہاتھ دکھاتی ہوں اور دوسرے ہاتھ سے خون کرجاتی ہوں بندگان خدا مجھ سے نفرت کرتے ہیں میری پشت کی بدبو سے دور بھاگتے ہیں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔

297- حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ پر کھڑے تھے وہاں ابلیس آگیا ابلیس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ اپنی دو انگلیوں سے دائرہ بنائیں اس کے بعد کہا اس میں جو نظر آ رہا ہے۔ سب سونا بنا دو۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے سونے کی کیا ضرورت ہے میرا خدا جتنا چاہتا ہے مجھے دیتا ہے مجھے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے۔ ابلیس نے کہا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام تجھے اپنے اللہ پر اتنا ہی بھروسہ ہے تو اس پہاڑ سے چھلانگ لگاؤ دیکھیں تمہارا خدا تمہیں کیسے بچاتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہم اپنے خدا کو آزمایا نہیں کرتے ابلیس یہ سن کر بھاگ گیا۔

298- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ مولانا فخرالدین رازیؒ نزاع کے عالم میں تھے تو ابلیس آیا اس نے کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں ۔ تو ابلیس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی دلیل دیں۔ تو مولانا فخرالدین رازیؒ نے ایک سو دلیلیں دین مگر ابلیس رد کرتا گیا تو اسی وقت غیب سے آواز آئی کہ اے مولانا فخرالدین رازیؒ اس کو کہ دیں کہ میں بغیر دلیل کے اللہ تعالیٰ کو ایک مانتا ہوں یہ جواب سنتے ہی ابلیس بھاگ گیا۔ ابلیس آپؒ کو بہکانے میں کامیاب نہ

ہو سکا۔ پھر آپ فوت ہو گئے۔

299- حضرت قبلہ عالمؒ نے حضرت باقی باللہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت باقی باللہ کے کچھ مہمان آ گئے۔ آپ پر غربت کا وقت تھا آپ نے نان بائی کو فرمایا کہ تمہارے پاس کھانا ہے تو ہمارے مہمانوں کو کھانا لا کر کھلائیں۔ نان بائی نے کھانا لا کر کھلا دیا۔ جب مہمان چلے گئے تو آپ نے نان بائی سے پوچھا کیا چاہتا ہے۔ نان بائی نے عرض کی کہ مجھے اپنے جیسا بنا دیں۔ آپ اس کو لے کر ایک کمرہ میں گئے اور بھرپور توجہ دی۔ توجہ کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ حضرت باقی باللہ اور نان بائی کی ایک صورت ہو گئی ہے فرق اتنا تھا کہ حضرت باقی باللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ باہوش و حواس تھے اور نان بائی کانپ رہا تھا آخر کار تین روز بعد وہ فوت ہو گیا۔

300- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ تمام مخلوق کے اللہ تعالیٰ محبوب ہیں۔ حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

301- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے سات (7) بیٹے اور سات (7) بیٹیاں تھیں۔ بہت زیادہ مال اور جائیداد بھی تھی۔ تندرست بھی تھے۔ آپ بہت زیادہ عبادت گذار اور شکر گذار بھی تھے۔ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ ایوب اس لئے عبادت و ریاضت اور شکر گذار ہیں کہ مال و اولاد رکھتے ہیں۔ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ آپ مجھے اختیار دے دیں تاکہ میں ایوب علیہ السلام کو آزماؤں تو اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو اختیار دے دیا سوائے دل کے' ایوب علیہ السلام کی ان کے بیٹے ہر روز باری باری دعوت کرتے تھے۔ ایک روز ایک بیٹے کے ہاں آپ کی دعوت تھی۔ آپ کی سبھی اولاد ایک کمرے میں بیٹھی ہوئی آپ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی آپ اور آپ کی بیوی کمرے سے باہر تھے تو ابلیس نے اس کمرے کی چھت گرا دی جہاں آپ کی پوری اولاد آپ کا بیٹھی انتظار کر رہی تھی۔ چھت گرنے سے آپ کی پوری اولاد فوت ہو گئی۔ آپ کا سارا مال و اسباب ڈاکو لے گئے اور ابلیس نے آپ کے جسم میں زہر پھونک دیا تو آپ کا سارا جسم گل گیا اور بدن میں کیڑے پڑ گئے مگر آپ اس حالت میں بھی عبادت اور شکر کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کہا کہ تو تو کہتا تھا کہ ایوب علیہ السلام مال و اولاد کی وجہ سے عبادت اور شکر کرتا ہے یہ تو اتنی تکلیف میں بھی شکر اور عبادت کرتے ہیں۔ ابلیس یہ سن کر کوئی جواب نہ دے سکا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا دے دی اور مال و اولاد سے نواز دیا۔

302- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ روز قیامت جب مخلوق اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہو گی تو اللہ تعالیٰ

ایک بادشاہ کو بلائیں گے اور فرمائیں گے کہ تو نے میری اطاعت و عبادت کیوں نہیں کی وہ کہے گا کہ اے باری تعالیٰ میں تیری مخلوق کی خدمت کرتا رہا اور انصاف کرتا رہا مجھے آپ کی اطاعت و عبادت کی فرصت ہی نہیں ملی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت سے تیری حکومت بڑی تھی وہ بھی تو اطاعت و عبادت کرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو بلائیں گے جس کی زیادہ زندگی بیماری میں رہی ہو گی اللہ تعالیٰ اس سے کہیں گے کہ تو نے ہماری اطاعت و عبادت کیوں نہ کی وہ کہے گا کہ اے باری تعالیٰ میں تو اپنی بیماری میں ہی رہا ہوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا تو حضرت ایوب علیہ السلام سے بھی زیادہ بیمار رہا ہے وہ بھی تو بیماری کی حالت میں اطاعت و عبادت کرتے رہے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک عورت کو بلائیں گے اور فرمائیں گے کہ تو نے ہماری عبادت و اطاعت کیوں نہ کی۔ وہ کہے گی کہ باری تعالیٰ میرا خاوند سخت مزاج تھا میں اسی کی فرمانبرداری کرتی رہی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ حضرت آسیہؓ بھی تو ہماری اطاعت و عبادت کرتی رہیں ہیں کیا تیرا خاوند آسیہؓ کے خاوند سے زیادہ ظالم تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ہر آدمی کو لاجواب کر دیں گے۔

303- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اپنے بندوں سے بھی مزاح کر لیتے ہیں۔ فرمایا کہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ جب فوت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ ان کو لے جاؤ اور دوزخ میں ڈال دو فرشتے ان کو لے گئے جب دوزخ میں ڈالنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں ڈالنا لے آؤ۔

304- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ روز محشر انسانی صورت میں جلوہ گر ہوں گے۔ قرآن کریم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنی پنڈلی بھی دکھلاؤں گا۔

305- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ اور ان کے تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک سونے کی اینٹ پڑی تھی تو تینوں آدمیوں کے دلوں میں خواہش ہوئی کہ ہم لے لیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے دلی ارادہ کو جان لیا۔ اور فرمایا کہ یہ دولت فتنہ ہے۔ اس کو چھوڑ دو اور چلے آؤ وقتی طور پر تو مان گئے ساتھ ساتھ چلتے رہے کچھ دور جا کر حیلے بہانے کرنے لگے کہ ہمیں کوئی کام ہے ہمیں اجازت دیں آپ نے اجازت دے دی۔ تو وہ تینوں آدمی اس اینٹ پر اکٹھے ہو گئے اور فیصلہ کیا کہ ہم اس کو برابر بانٹ لیں گے بھوک لگی ہوئی ہے پہلے کھانا کھا لیں تو انہوں نے ایک آدمی کو کھانا لانے کے لئے بازار بھیجا تو اس آدمی کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کیوں نہ کھانے میں زہر ملا دوں اور پوری اینٹ لے لوں۔ تو ان دونوں نے بھی یہی

مشورہ کیا کہ جب یہ کھانا لے کر آئے تو اسے قتل کر دو اور ہم دونوں برابر برابر اینٹ بانٹ لیں گے۔ جب وہ آدمی کھانا لے کر آیا تو دونوں آدمیوں نے اسے قتل کر دیا۔ قتل کرنے کے بعد کھانا کھانے لگے۔ تو کھانے میں زہر کے ہوتے ہوئے وہ دونوں بھی مر گئے تو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی راستہ سے واپس آئے تو اسی جگہ پر وہ تینوں آدمی مرے پڑے تھے اور اینٹ بھی موجود تھی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے افسوس کیا کہ میں نے تو ان کو سمجھایا تھا مگر لالچ نے ان کو تباہ کر دیا۔

306- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی پیش گوئی محمدؐ کے نام سے کی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نے آپؐ کی پیش گوئی احمدؐ کے نام سے کی۔ فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام خود حاکم تھے اس لئے حاکمانہ نام سے پکارا (محمد تعریف کیا گیا) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مظلومیت کی زندگی تھی اس لئے عاجزانہ نام سے پکارا (احمد تعریف کرنے والا) فرمایا حضور ﷺ کی مکی زندگی مظلومیت کی تھی اور مدنی زندگی حاکمیت کی تھی۔

307- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ خواجہ غریب نواز کا ارشاد ہے کہ آخر دور میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو حضرت ابوطالبؓ کو زندہ کر کے کلمہ پڑھائیں۔ حضور ﷺ کے والدین کی بھی بخشش ہو جائے گی۔ فرمایا معراج شریف پر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے فرمایا امت بخشوانی ہے یا کہ والدین کو تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ امت۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ باری تعالیٰ والدین کو میں آپ کی رحمت پر چھوڑتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روز قیامت میں ان کو بھی بخش دوں گا۔

308- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ حسین ہیں جب بی بی زلیخا کی حالت پر یوسف علیہ السلام کو ترس آیا۔ آپ علیہ السلام نے بی بی زلیخا کو اپنے دین میں داخل ہونے کی دعوت دی آپ مسلمان ہو گئیں اور بی بی زلیخا کو دوبارہ جوانی ملی۔ بی بی زلیخا جب مسلمان ہوئیں تو بی بی زلیخا کے قلب پر ذات کا اظہار ہوا تو اللہ تعالیٰ پر عاشق ہو گئیں یوسف علیہ السلام نے بی بی زلیخا کو نکاح کا پیغام دیا آپ نے فرمایا میں اس ذات پر عاشق ہو گئی ہوں اب اگر ہزار یوسف بھی ہوں مجھے پرواہ نہیں۔ یوسف علیہ السلام بہت پریشان ہوئے آپ علیہ السلام کو اتنا ہی عشق زلیخا سے ہو گیا جتنا زلیخا کو یوسف علیہ السلام سے تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا عشق بی بی زلیخا کے دل سے کم کر دیا پھر آپ نکاح پر راضی ہوئیں۔ فرمایا جب انسان کو ایک لذت سے کوئی اعلیٰ لذت ملے تو پچھلی لذت کو چھوڑ دیتا ہے انبیاء اولیا بھی مرید ہونے والے لوگوں کو ایک اعلیٰ لذت دیتے ہیں

جس سے وہ دنیاوی لذتوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔

309- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جیسے نبوت کے لئے شق صدر اور معراج شرط ہے ویسے ہی ولایت کے لئے شق صدر اور معراج شرط ہے۔

310- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جب اولیاء اللہ ذات میں فنا ہوجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی زبان پر اپنا ذکر خود کرتا ہے علماء لوگ ان کلمات کو شرک سمجھتے ہیں لیکن ذات جو چاہے کرے کبھی ذات درخت میں سے موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوئی' کبھی مخلوق سے دوستوں کی زبان سے ہمکلام ہوئی اللہ تعالیٰ کے فعل پر گرفت نہیں ہے تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ حضرت بایزیدؒ سے پوچھا گیا تمام مخلوق قیامت میں حضور اکرم ﷺ کے علم کے نیچے ہوگی؟ حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا میں قسمیہ کہتا ہوں کہ میرے علم کے نیچے مخلوق کے علاوہ انبیاء کرام بھی ہوں گے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ کا یہ بھی کلام ہے کہ

لوائی اعظم من لوائی محمد یا سبحان ما اعظم شانی

ترجمہ - میرا جھنڈا رسول کریم ﷺ کے جھنڈے سے بڑا ہے میں سبحان ہوں میری شان کتنی بڑی ہے۔ شاہ منصورؒ نے فرمایا انا الحق ایک دن کوئی صوفی ہوا میں پرواز کرتا ہوا حضرت ابوالحسنؒ کے سامنے آکر اترا اور زمین پر پاؤں مار کر کہنے لگا کہ میں اپنے دور کا جنید و شبلی ہوں۔ آپ نے بھی کھڑے ہوکر زمین پر پاؤں مارتے ہوئے فرمایا میں بھی خدائے وقت ہوں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کا وقت قریب ہوا۔ آپ بیمار تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا قلم لاؤ میں وصیت لکھوا دوں تو حضرت عمرؓ نے عرض کی وصیت کی ضرورت نہیں قرآن و سنت امت کے لئے کافی ہے۔ حضور ﷺ سن کر خاموش ہوگئے۔ یہ شیعہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ خلافت کے لئے وصیت لکھوا رہے تھے تو عمرؓ نے لکھنے نہیں دی۔ فرمایا شیعہ جھوٹے ہیں یہ بات نہیں تھی اصل میں عمرؓ کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا۔ حضور ﷺ سمجھ گئے۔ پیغمبر کسی سے ڈرتے نہیں ہیں ان کے کلام کو کون روک سکتا ہے۔ حضرت عمرؓ بھی نہیں روک سکتے ہاں اللہ تعالیٰ روک سکتا ہے۔

311- حضرت قبلہؒ نے فرمایا صحابہ کرامؓ کو بادشاہوں کے چار ہزار (4000) برس کے جمع خزانے ملے لیکن ان کے نزدیک مٹی کے برابر تھے۔

312- حضرت قبلہؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مخالفین سے بھی تبلیغ کروالیتا ہے۔ مخالفین لوگوں کو بغض سے مطلع کرتے ہیں کہ فلاں جگہ پیر ہے وہ جادوگر ہے ایسا ہے ویسا ہے لوگ مخالفوں سے سن کر

دیکھنے آجاتے ہیں کچھ کو ہدایت مل جاتی ہے۔

313- فرمایا جو مرگیا اس کی تو قیامت قائم ہوگئی۔

314- فرمایا بداخلاق درویش کی روح عالم عقبیٰ میں داخل نہیں ہوتی۔ بے نماز ولی نہیں ہو سکتا۔ فرمایا سیدنا عبدالحیؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ روز قیامت ان لوگوں سے پوچھے گا تم نے ایسے لوگوں کی پیروی کیوں کی وہ کہیں گے۔ ہم نے تو مولا تیرے لئے ان کی پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا عذر نہیں مانیں گے۔ فرمائیں گے جب ان کا قول اور فعل قرآن و سنت کے برعکس تھا تم نے ان کو کیوں پکڑا۔

315- جس دوران سلسلہ کے لوگوں نے بھٹو کے خلاف حضرت قبلہؒ سے دعا کرائی کہ اس سے نجات ملے تو حضرت نے دعا کی صبح فرمایا کہ ہم نے یہ نہیں کہا کہ بھٹو کی حکومت ختم ہوجائے ہم نے کہا کہ یاالہٰی ملک اور اسلام کا بھلا فرما۔

316- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ آخر زمانے میں جو شخص بڑا جھوٹا اور منافق ہوگا تو لوگ ان کے پیچھے اندھے ہوکر لگ جائیں گے اور حق کی آواز دب کے رہ جائے گی۔ نیکی کے درخت کو بدی کا پھل لگے گا۔ یعنی جس سے نیکی کی جائے گی اسی سے برائی ملے گی۔

317- حضرت قبلہ روحی فداہؒ نے ارشاد فرمایا کہ ابلیس قیامت کو جہنم میں ایک تخت پر بیٹھا ہوگا اور جہنمیوں کو آواز دے گا میرے قریب آؤ اور میری بات سنو۔ تمام جہنمی سوچیں گے یہ دنیا میں بڑا چالاک تھا یہاں بھی کوئی نکلنے کی ترکیب بتائے گا اور ہمیں نجات ملے گی۔ ابلیس ان کو کہے گا کہ میں جانتا تھا کہ میں تو جہنمی ہوں مگر تم کو اس لئے اپنے ساتھ لایا تاکہ اکیلا نہ رہوں جہنمی تو مایوس ہوکر لعنت کرتے ہوئے واپس چلے جائیں گے۔

318- سلسلہ کے ایک آدمی سے ایک وہابی سے ایک مسئلہ پر بحث ہوئی۔ تو اس نے اس کا ذکر قبلہ عالمؒ سے کیا تو حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ اس وہابی سے کہہ دینا قرآن کریم کی سمجھ قرب رسولؐ سے ہوتی ہے۔ آپ نے سورۃ کوثر پڑھی اور ارشاد فرمایا اے محبوب! ہم نے آپ کو کوثر عطا کردی۔ آپ نے فرمایا قیامت کو یہ پیاسا سرکار دوعالمؐ کے آگے دامن پیاس پھیلائے گا اور کوثر مانگے گا۔ کوثر حضورؐ کے تصرف میں ہوگی جو مانگے گا دیں گے۔ اور جسے چاہیں گے عطا فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا کوثر تو حضورؐ کے پاس ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے پاس جوتے کھانے جانا۔

آپ نے فرمایا اے محبوب! آپ قربانی دیں اور نماز پڑھیں بے شک آپ کا دشمن بے نسل ہے اونترا ہے۔ آپ نے فرمایا ظاہری طور پر حضورؐ کے دشمن جس قدر بھی ہیں سب صاحب اولاد

ہیں۔ یہود و نصریٰ' ہندو وغیرہ مگر قرآن کریم بے نسل اونترا فرماتا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ حضورؐ سے بغض رکھنے والا جب مرے گا اس کے دس (10) بیٹے بھی ہوں تو ان کے لئے جنازہ میں دعا نہیں مانگیں گے چونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے بے نسل ماروں گا حضورؐ کے دشمن کو اور لاکھوں کی جائیداد ہو تبھی کوئی فاتحہ یا درود و سلام نہیں بھیجے گا۔ مرگیا مردود نہ فاتحہ نہ درود۔

اور حضورؐ سے محبت کرنے والا اگر صاحب اولاد نہ بھی ہوگا تو اپنی مخلوق کو ان کی اولاد اور نام لیوا بنادوں گا اور ان کی قبر کو زیارت گاہ خلق بنادوں گا۔

319- حضرت قبلہؒ سے کسی شخص نے عرض کی کہ بنی اسرائیل بہت خوش نصیب تھے کہ اللہ تعالیٰ جن کے لئے من و سلویٰ بھیجتا تھا تو حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ایسی بات نہیں ہے وہ بے ادب قوم تھی جہاد سے انکاری تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک میدان میں قید کردیا تھا قیدی کو تو کھانا دانہ دیا ہی جاتا ہے۔

320- حضرت قبلہؒ عالم کا ارشاد مبارک ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ اے احمدؒ میاں کیا ہم سے عشق کروگے میں سجدہ میں گرگیا اور اقرار کیا پھر آواز آئی لاؤ سردے دو غیب سے چھری اور تھالی میرے سامنے آگئی میں نے اپنا سر خود ہی کاٹ کر تھالی میں رکھ دیا پھر اللہ تعالیٰ نے میرا سر گردن پر رکھ کر سی دیا۔

321- حضرت قبلہؒ عالم کا ارشاد مبارک ہے کہ بستی کمہار میں ہماری دعوت تھی وہاں ایک مولوی آگیا اس نے کہا کہ آپؒ جو سماع سنتے ہیں اس کا نتیجہ کیا ہوگا ہم نے کہا اس کا نتیجہ تو تو ہی نظر آرہا ہے اس نے کہا وہ کیسے۔ ہم نے کہا تیرے باپ دادا کو قوالی سننے والے بزرگوں نے مسلمان کیا ہے اور تو ان مسلمانوں کے گھر پیدا ہوگیا یہ سماع سننے والوں کا ہی نتیجہ ہے کہ جو تجھے دس بارہ کروڑ مسلمان نظر آرہے ہیں تیرے کسی مولوی نے یہ کام کیا ہو تو ہمیں بتا صرف ایک تو نکال جس نے اسلام پھیلایا ہو۔

322- حضرت قبلہؒ عالم نے ارشاد فرمایا سلسلہ نقشبندیہ کے ایک درویش میرے پاس آئے انہوں نے کہا کہ یہ سماع تو کھاد کے موافق ہے۔ آپؒ کھاد استعمال کرکے فصل اٹھاتے ہیں ہم نے اس سے کہا کہ اچھی زمین سے بغیر کھاد فصل اٹھانا بہت بڑی بات نہیں ہے بڑی بات تو یہ ہے کہ بنجر زمین سے کھاد ڈال کر فصل اٹھانا ہے یہ بات سن کر وہ حیران ہوگئے اور کہا کہ یہ بات تو آپ کی ٹھیک ہے۔

323- حضرت غوث اعظمؒ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ وحی خداوندی انبیاء کے لئے مخصوص ہے اور الہام اولیاء اللہ کے لئے ہے اول کا رد کرنے اور نہ ماننے والا کافر ہے اس لئے وہ حقیقت میں کلام الٰہی کو رد کرنے والا ہے اور دوسرے کا منکر کافر نہیں بلکہ ناکام ہے اس کا انکار وبال کا باعث بن جاتا ہے۔ الہام حقیقت میں اس چیز کو کہتے ہیں جو مشیت خداوندی علم الٰہی سے کسی کو دل میں ایک راز کی طرح پیدا ہو اللہ جس بندہ سے محبت کرتا ہے اسکی محبت اس چیز کو واقعیت کے ساتھ بندہ کے دل تک پہنچا دیتی ہے اور محب کا دل سکون کے ساتھ اس کو قبول کرلیتا ہے۔

حضرت قبلہ روحیؒ نے فرمایا انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیدا کرکے کھولنا تھا انسان اپنی فطرت کے مطابق ظاہر ہوگیا۔ انسان کو زمین پر اختیار دیا اچھے برے کا اگر اللہ تعالیٰ زمین سے پانی خشک کردے سب لوگ سجدہ میں گر جائیں گے۔

حضرت قبلہؒ نے فرمایا شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں ہندوؤں سے جنگ ہوگی اس جنگ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالنفس نفیس شرکت فرمائیں گے۔ اس جنگ کو غزوہ ہند کہا جائے گا۔

اسرار الاولیاء جس میں حضرت فرید الدین گنج شکرؒ یوں فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دیدار کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ تم برداشت نہ کرسکو گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصرار پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ طور پر نیاز مندانہ طریقے سے آؤ جب طور پر ایک ہی تجلی گرائی تو موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوگئے۔ تین دن رات بے ہوش رہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ ہم نہ کہتے تھے کہ تم تاب دیدار نہ لاسکو گے ایک ذرہ تجلی سی بے ہوش ہوگئے اور امت محمدیہؐ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ ہر روز ہزار بار انوار تجلیات ان پر ضیاپاش ہوں گی لیکن وہ پھر بھی "انا مشتاق الی الحبیب" (ہم تو دوست کے طلبگار ہیں) اور "ھل من مزید" (اور دیکھا) کا نعرہ لگائیں گے۔

حضرت قبلہؒ عالم نے فرمایا دو ولی اللہ اگر پاس بیٹھے ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ایک ولی کو علم دے رہے ہوں تو دوسرے پاس بیٹھے ہوئے کو علم نہیں ہوتا۔ فرمایا تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا ایک غلام تھا وہ فوت ہوگیا۔ آپؒ نے غسل دے کر ٹاٹ کے لباس کا ٹاٹ کے لباس میں دفن کردیا۔ رات کو خواب میں دیکھا

کہ حضورؐ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام دو براقوں میں تشریف لائے اور فرمایا اے عبداللہ آپ نے ہمارے دوست کو ٹاٹ کے لباس میں کیوں دفن کیا؟ صبح اٹھے تو آپ بہت نادم ہوئے کہ میرا غلام اتنا بڑا بزرگ تھا اور مجھے معلوم نہ ہو سکا۔ فرمایا حضور ﷺ کائنات کے تمام ذرے سے واقف ہیں جو ہو چکا ہے جو ہونے والا ہے حضور کی امت کے اولیاء پر اللہ تعالیٰ نے اپنے راز کھولے ہیں جو پہلے امت کے انبیاء علیہ السلام سے بھی پوشیدہ رہے ہیں۔ قرآن کریم میں خضر علیہ السلام کا واقعہ ہے خضر علیہ السلام کو علم دیا جا رہا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کو علم نہیں ہو رہا ہے حالانکہ خضر علیہ السلام ولی ہیں اور موسیٰ علیہ السلام نبی صاحب کتاب ہیں۔ حضرت غوث الاعظمؒ کا کلام ہے (فتوح الغیب مقالہ 17) کہ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا بھید ظاہر کرتا ہے نبی، رسول، ولی پر سب پر جدا جدا کسی کو ایک دوسرے کے حال کا علم نہیں ہوتا۔

324- محمد فرید صاحب خلیفہ مجاز سکنہ مانسہرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بھائی لوگ قبلہ عالمؒ کی رفاقت میں سیدنا طٰہٰ میاںؒ کی حاضری کے لئے گئے آپ کی خدمت میں ایک نعت خواں جو عظیم المعروف پریم راگی کالڑ کا تھا۔ اس نے نعت پیش کرنے کی التجا کی۔ تو سیدناؒ نے فرمایا کہ بھئی ہم تو کلام ساز کے ساتھ سنتے ہیں بغیر ساز کے کلام کا لطف نہیں آتا۔ نعت خواں صاحب نے معذوری ظاہر کی کہ حضورؒ میرے پاس ساز بھی نہیں ہیں۔ آپ نے اپنے سازندوں کو بلایا کہ ساز لے آؤ۔ "یہی سازندے اور ساز وغیرہ حج کے موقع پر مکہ شریف اور مدینہ شریف آپ کے ساتھ ہی تھے" اور نعت خواں نے نعت پڑھی۔ سازندوں نے ساز بجایا۔ جب نعت ختم ہوئی تو سیدناؒ نے فرمایا "میاں یہ تم نے اپنے لئے ہی پڑھا کچھ ہمیں بھی سناؤ" اس پر نعت خواں صاحب نے ایک دوسرا کلام سنایا جسے آپ نے بہت پسند فرمایا۔ ذوق و کیفیت تو بہت زیادہ ہوا لیکن حضور قبلہؒ نگاہ تصرف سے کوئی شخص اٹھ کر کھڑا نہ ہو سکا۔ قبلہ عالمؒ نے فرمایا ہمیں فکر ہوئی کہ کھڑا ہونے سے کہیں کمرے میں ٹوٹ پھوٹ نہ ہو جائے۔

325- حضرت قبلہ عالمؒ نے ایک حکایت فرمائی۔ فرمایا کہ ایک ہندو راجہ تھا جو ہر روز صبح صبح سیر کو نکلتا۔ اشنان وغیرہ کر کے پوجا پاٹھ کرتا۔ ایک دن جب وہ صبح صبح نکلا تو اس کی راستے میں ایک مسلمان پر نظر پڑ گئی۔ اس راجہ نے اس مسلمان کو بہت مارا کہ تو صبح صبح کیوں نظر آ گیا۔ مسلمان

کو مارنے کے بعد اس راجہ کے پیٹ میں درد ہونا شروع ہوگیا۔ ایک دن اس کے وزیر نے کہا کہ فلاں جگہ ایک بزرگ رہتے ہیں ان کے پاس دعا کے لئے چلیں۔ اس نے کہا کہ پہلے بزرگ سے پوچھ لیں جب وہ راجہ کی تکلیف کے بارے میں بزرگ کے پاس گیا تو اس بزرگ نے فرمایا کہ یہ راجہ کسی مسلمان کو دیکھ کر راضی نہیں ہے پھر بزرگ نے اجازت دے دی۔ راجہ رات کو درویش کے پاس گیا تو درویش نے فرمایا کہ تم بیٹھے میرے چہرے کو دیکھتے رہو۔ اس نے ایسا ہی کیا اور متواتر کئی رات جاتا رہا۔ پھر وہ تندرست ہوگیا تو ایک رات اس بزرگ نے راجہ سے کہا کہ تم کس کی پوجا پاٹھ کرتے ہو؟ راجہ نے کہا کہ ہم کرشن مہاراج کی پوجا پاٹھ کرتے ہیں۔ تو اس بزرگ نے فرمایا کہ اسے کبھی دیکھا بھی ہے۔ تو راجہ نے کہا کہ کبھی نہیں۔ تو اس بزرگ نے فرمایا کہ تمہیں دکھا دیں۔ اس راجہ نے ہاں میں جواب دیا۔ تو بزرگ نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرلو۔ جب اس راجہ نے آنکھیں بند کیں تو کرشن مہاراج کو آگ میں جلتا ہوا دیکھا کہ کرشن مہاراج نے کہا کہ ہم تو ناپاک گمراہ لوگ دوزخ میں جل رہے ہیں تو دوزخ سے بچنا چاہتا ہے تو مسلمان ہوجا۔ تو وہ یہ دیکھ کر مسلمان ہوگیا مسلمان ہونے کے بعد وہ مدینہ پاک زیارت کے لئے گیا تو اسے نور ذات کا مشاہدہ ہوا اسے ہر چیز میں ذات ہی ذات نظر آنے لگی تو وہ یہ تجلی برداشت نہ کرتا ہوا مدینہ پاک میں ہی فوت ہوگیا اور وہیں دفن ہوا۔

326- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اگر کسی کی خواہش پر خلافت دے دی جائے تو اس کی مدد نہیں ہوگی۔ اگر کسی کی خلافت کا انتخاب پیر کی طرف سے ہو تو مدد کی جاتی ہے۔

327- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ نسبت سے قربانی کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔

328- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ اولاد آدم میں غفلت اور بھول تھی اسی لئے ابلیس کو پہلے پیدا کیا گیا اور اولاد آدم کو بعد میں تاکہ اولاد آدم اس سے باخبر اور ہوشیار رہے۔

329- حضرت قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا کہ بچے کی پرورش کی جاتی ہے باتیں نہیں سکھائی جاتیں جب بڑا ہوجائے گا باتیں خود ہی سیکھ جائے گا۔ (نوٹ) یہ کلام ان پیروں کے لئے ہے جو اپنے مریدوں کو تصوف کی باتیں سکھاتے ہیں روحانی پرورش نہیں کرسکتے۔

330- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ایک فوج کا کیپٹن تھا اس کو مرزائیوں نے ایک خوبصورت لڑکی کا رشتہ دیا بہت سا جہیز دیا اور ایک لاکھ حق مہر لکھوایا۔ جب کیپٹن کے دو بچے ہوگئے تو مرزائیوں نے اس لڑکی سے کہا کہ ہم نے اس لئے تیرا رشتہ اس کیپٹن سے کیا تھا کہ اس کو بھی مرزائی کر۔ اب تو اپنے شوہر کو کہہ کہ مرزائی ہوجا۔ تو لڑکی نے اپنے شوہر سے کہا کہ مرزائی ہوجا۔ تو کیپٹن

نے دو ٹوک الفاظ میں کہا کہ میں مرزائی نہیں ہوں گا۔ تو اس کے جواب پر لڑکی نے کیپٹن کے خلاف دعویٰ تنسیخ نکاح کر دیا۔ اس بات میں مرزائیوں کا خیال تھا کہ اس پر جہیز اور حق مہر اور ایک لاکھ کا دباؤ ڈالا جائے گا تاکہ ڈر سے مرزائی ہو جائے گا۔ کیپٹن نے جج سے کہا کہ یہ طلاق مانگتے ہیں تو میں دیتا ہوں مرزائیوں نے کہا کہ ہمارا جہیز اور ایک لاکھ حق مہر بھی ادا کرو تو کیپٹن صاحب نے جج سے کہا جناب میں کماتا رہا یہ کھاتی رہی بچے جنتی رہی تو جہیز کاہے کا۔ رہا سوال حق مہر کا کفار عورت کا حق مہر نہیں ہوتا تو جج صاحب نے کہا کہ کیپٹن صحیح کہتا ہے۔

331- ایک بار حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اگر عورت خاوند سے طلاق مانگے تو خاوند اس سے شادی کا خرچہ لے سکتا ہے۔

332- محمد ادریس سکنہ جتوئی بیان کرتے ہیں کہ عرس کے موقع پر ایک پیر بھائی لطیف صاحب لیہ والے نے بتایا کہ رات کی محفل سماع میں میری طبیعت خراب تھی میں نے محفل سماع نہیں سنی اور میں سو گیا۔ صبح کی نماز بھی نہیں پڑھی پھر میں سورج نکلنے کے بعد کھیتوں سے آکر پیر بھائیوں سے حاکمانہ طریقے سے دریاں بچھوانے لگا۔ اتنے میں ملک فضل احمدؒ آگئے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ محفل سماع بھی رات کو نہیں سنی اور صبح کی نماز بھی نہیں پڑھی اور اب حکم دے کر دریاں بچھوا رہا ہے۔ لطیف صاحب نے مجھ سے کہا کہ ملک صاحب کو کیسے علم ہو گیا کہ میں تو کھیتوں میں سو رہا تھا میں نے کہا بزرگوں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی۔

333- حضرت قبلہ عالمؒ فارغ رہنے والے' کام نہ کرنے والوں کو ڈانٹ ڈپٹ دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک پیر بھائی غلام محمد جو کہ اکثر فارغ رہتے اور کام کاج نہ کرتے تھے دربار شریف میں کافی دنوں سے پڑے ہوئے تھے تو حضرت قبلہؒ نے اس کو ڈانٹا کہ شہر جاؤ' محنت مزدوری کرو ایسے ہی فارغ بیٹھا رہتا ہے۔

334- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ بے حیائی کی بات کرنے والے آدمی میں ایمان نہیں ہوتا۔

335- حضرت قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا کہ اس دور میں کوئی شخص قسم کھا کر صبح سے بیٹھ جائے کہ شام تک میں مسلمان رہوں گا تو وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

336- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ مولانا روم کی ایک حکایت ہے کہ ایک شخص نے ایک مینا پال رکھی تھی۔ جس کا وہ بہت محبت سے خیال رکھتا۔ ایک دفعہ اس کا ہند کی طرف سفر کا ارادہ ہوا تو اس نے مینا سے کہا کہ میں تیرے لئے وہاں سے کیا تحفہ لاؤں۔ تو مینا نے کہا میرے لئے کچھ نہ لانا بس میرا ایک پیغام باغ میں بیٹھے ہوئے چند طوطوں کو دے دینا ان کو میرا یہ پیغام دینا کہ اے آزاد

فضا کے اڑنے والو میں بھی تمہارا ایک بھائی ہوں میری بھی کچھ خبر لو۔ بس جو اس کا جواب دیں وہ لے آنا تو یہ سن کر سفر کی طرف روانہ ہوا تو اتفاق سے ایک باغ نظر آیا جس پر چند طوطے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے مینا کا وہ پیغام ان کو سنایا تو جھٹ ایک پرندہ (طوطا) گر کر مر گیا۔ تو اس کو بڑا تعجب ہوا تو اس نے سوچا کہ یہ کوئی خاص اس کا عزیز ہے۔ جب سفر سے اس کی واپسی ہوئی تو اس نے یہ واقعہ مینا کو سنایا تو وہ بھی اسی طرح یک دم گر کر مر گئی۔ تو شخص نے اس کو مردہ جان کر پنجرے سے نکال کر باہر پھینک دیا تو وہ فوراً اوپر اڑ گئی۔ اس شخص نے بولا کہ ابھی تو تو آزاد ہو گئی ہے۔ یہ تو بتاتی جا کہ وہ پرندا تیرا کیا لگتا تھا۔ جو تیرا پیغام سنتے ہی مر گیا۔ اس نے کہا کہ اس نے مجھے آزادی حاصل کرنے کی یہ ترکیب بتائی تھی میں نے اس پر عمل کیا اور آزاد ہو گئی۔ وہ مرا نہیں تھا بلکہ زندہ تھا۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا جو مرنے سے پہلے مر جاتا ہے وہ رہائی پاتا ہے۔ اسی طرح بیج مٹی میں ہو جاتا ہے تو ایک طاقت ور درخت کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اسی طرح اولیاء اللہ جہاد بالنفس سے فنا ہو کر ہزاروں جانوں میں موجود ہو جاتے ہیں۔ اور شہید جہاد با لکفار سے۔ فرمایا صحابہ کرامؓ نے دونوں قسم کا جہاد کیا ہے۔

337- حضرت قبلہؒ نے فرمایا انسان کی پہلی تربیت اس کی ماں ہے اگر اس کی ماں کی تربیت صحیح نہیں ہے تو اولاد کی تربیت بھی صحیح نہیں ہو گی۔

338- حضرت قبلہ عالمؒ سکھر قیام کے دوران رحیم یار خان تبلیغ دورے پر آئے ہوئے تھے۔ شام کو چک نمبر 99 میں حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کی دعوت تھی۔ تو بھائی لوگوں نے کہا کہ ہم عصر کی نماز باجماعت حضور قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ادا کریں گے تو حضور قبلہ کو آنے میں دیر ہو گئی۔ تو غروب آفتاب کا وقت کم ہو گیا۔ تو بھائی لوگوں نے جماعت شروع کر دی۔ جب ایک رکعات ادا کر لی تو ایک بھائی صاحب نے اطلاع دی کہ حضور قبلہ تشریف لے آئے ہیں۔ تو سب پیر بھائیوں نے نماز توڑ دی۔ اس کے بعد حضرت قبلہ کی معیت میں نماز ادا کی۔ اس جماعت میں ایک غیر سلسلہ کا آدمی موجود تھا۔ تو اس نے اعتراض کیا کہ آپ کے مریدین نے آپ کے آنے سے نماز توڑ دی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے یہ مسئلہ نہیں سنا؟ کہ جب اللہ کا رسولؐ تمہیں بلائیں تو چاہے تم نماز کی حالت میں ہو تو نماز توڑ دو۔ اولیاء اللہ نائب رسول ہیں۔ دونوں کے لئے ایک ہی حکم ہے۔

339- دوران عرس میں کوئٹہ سے محمد اسلم جج صاحب کے ساتھ ان کے دوست جو ڈاکٹر تھا بہت علوم جانتا تھا۔ دربار شریف میں آیا۔ وہ حضرت قبلہؒ سے بہت مسئلے پوچھتا تھا۔ تو ایک مرتبہ

حضرت قبلہؒ حویلی سے باہر تشریف لائے تو مسند پر بیٹھتے ہی فرمایا ڈاکٹر صاحب عشق کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے پھر اس کے بعد اس کا ظاہری علم ماند پڑ گیا۔

340- سکھر قیام کے دوران ایک عالم حضرت قبلہؒ سے مرید ہوا حضرت قبلہؒ نے ذکر کی تعلیم دی اس نے ذکر کیا حضرت قبلہ نے اس کو توجہ دی وہ عالم ذکر بند کر کے حضرت سے کہنے لگا کہ میرے جسم سے کوئی چیز سرسراتی ہوئی نکل رہی ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا تمہارا ظاہری علم بھاگ رہا ہے۔

341- حضرت قبلہؒ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو شفا دینا چاہتا ہے تو دوائی بھی اس وقت کام کرتی ہے۔ ایک دفعہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوگئے تو مریدین مختلف قسم کی دوائیاں لانے لگے۔ جو بھی دوائی لاتا تو غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دوائی سے پوچھتے کیا تو فائدہ دے گی؟ تو وہ دوائی کہتی نہیں۔ تو آپ اسے طاق میں رکھ دیتے۔ کچھ دنوں کے بعد ایک مرید ایک اور دوائی لایا تو آپ نے اس سے پوچھا کیا تو فائدہ دے گی۔ تو اس دوائی نے کہا جی ہاں۔ اس کے بعد طاق میں رکھی ہوئی سب دوائیاں پکار اٹھیں اب ہم بھی فائدہ دیں گی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا پہلے کیوں نہیں فائدہ دے سکتی تھیں۔ تو دوائیوں نے کہا آپ کی بیماری کی مہلت ختم نہیں ہوئی تھی اس لئے ہم فائدہ نہیں پہنچا سکتی تھیں۔

342- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ اولیاء اللہ کی ضروریات پوری کرنے کے لئے فرشتے بھی کبھی کبھی ان کے صندوقمیں پیسے رکھ دیتے ہیں۔

343- دربار عالیہ میں محفل سماع میں قوال لوگ بلند آواز اور تیز سازوں میں کلام پڑھتے ہیں اور عام قوال یہاں کامیاب نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ وہ ٹھنڈا کلام پڑھتے ہیں۔ حضرت قبلہ نے فرمایا قوال ٹھنڈا کلام پڑھے گا تو وجد والے کا وجد خراب ہوگا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا ایک بادشاہ تھا وہ گویوں سے گانا سن رہا تھا۔ بادشاہ کے ساتھ اس کا لڑکا بھی بیٹھا ہوا تھا ایک شعر پر شہزادے کو اثر ہوا اور وہ بے ہوش ہوگیا گانا ختم کردیا گیا اور شہزادے کو ہوش میں لانے کی فکر پڑ گئی مشکل سے اسے ہوش آیا پھر بادشاہ نے تاکید کردی کہ آئندہ شہزادے کے سامنے کوئی نہ گائے کچھ عرصہ بعد بادشاہ گانا سن رہا تھا اچانک شہزادہ آگیا گانا سنتے ہی بیہوش ہوگیا۔ گانا ختم کردیا گیا شہزادے کو ہوش میں لانے کی تدبیریں کرتے رہے اس بار شہزادہ ہوش میں نہ آیا اور مرگیا۔ بادشاہ کو بہت دکھ ہوا اس نے حکماء کو کہا کہ اس کا دل چیرا جائے کوئی راز ضرور ہے۔ جب دل چیرا گیا تو دل میں ایک سرخ موتی تھا۔ بادشاہ نے وہ لے لیا۔ شہزادے کو دفن کردیا گیا۔ بادشاہ نے وہ موتی سنار سے اپنی

انگوٹھی میں جڑوالیا اور وہ پہن لی۔ کچھ عرصہ بعد محل میں کوئی تقریب تھی گانا ہو رہا تھا اس دوران جو انگوٹھی بادشاہ نے پہنی ہوئی تھی وہ موتی خون بن کر بہہ گیا پھر بادشاہ نے کہا کہ ہم نے اس دن غلطی کی تھی جب شہزادہ بیہوش ہوگیا تھا اور گانا بند کردیا تھا اس کی فکر میں لگ گئے تھے اگر گانا جاری رہتا اس کے دل میں خون موتی نہ بنتا اور وہ مریض عشق تھا وجد ختم ہونے کے بعد وہ ہوش میں آجاتا اور بچ جاتا۔

حضرت قبلہؒ کی حیات مبارکہ میں بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ بھائی لوگ محفل سماع کے دوران بیہوش ہوگئے۔ محفل ختم ہوگئی اور وہ ہوش میں نہیں آئے۔ بعد اختتام محفل ان کے لئے دوبارہ محفل کروائی گئی پھر وہ ہوش میں آگئے۔

344- حضرت قبلہؒ نے فرمایا اس دور میں پیر لوگوں کی طریقت تو کیا ظاہرہ شریعت پر بھی نہیں ہیں چلو ظاہرہ شریعت تو ہونی چاہئے۔

345- حضرت قبلہؒ نے فرمایا مرید اپنے پیر کی فاتحہ کروائے تو اسی میں سب بزرگوں کی فاتحہ ہوجاتی ہے۔ حضرت قبلہ سے کچھ بھائی لوگ عرس یا محفل کروانے کی تاریخ پوچھتے تو آپ قریب کے پیران عظام کی تاریخیں بتاتے تھے۔

346- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جب ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قلب پر کلام نازل ہوتا ہے تو قلب گھبراتا ہے۔ جسم ساتھ نہیں دیتا زبان سے صحیح ادائیگی نہیں ہوتی۔ جب قلب میں برداشت کی قوت پیدا ہوجاتی ہے کلام صحیح ادا ہوتا ہے گھبراہٹ نہیں ہوتی۔

347- ایک مولوی صاحب حضرت قبلہؒ کا دست مبارک پکڑ کر اپنے سینے سے ملنے لگا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا مولوی صاحب یہ ہاتھوں کا کام نہیں نگاہ کا کام ہے۔ حضرت قبلہ جب کسی کو مرید کرتے اور ذکر کی تعلیم فرماتے تھے تو کچھ دیر ذکر کرنے والے کے قلب کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ اکثر مرید ہونے والوں کو کیفیت مرید ہوتے ہی ہوجاتی۔ کچھ کو محفل سماع میں۔ کچھ کو وقت گزرنے کے ساتھ کیفیت ہوجاتی تھی۔

348- حضرت قبلہؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سیدھے سادھے لوگ پسند ہیں ہوشیار چالاک لوگ پسند نہیں ہیں۔ آدم علیہ السلام سادھے تھے ابلیس چالاک تھا۔ خلافت آدم علیہ السلام کو دی گئی اگر ابلیس کو خلافت دی جاتی وہ زمین پر اللہ کی توحید کا پرچار خوب کرتا۔ لیکن اللہ کو سادگی پسند ہے۔

349- حضرت قبلہ عالمؒ دربار عالیہ سکھر شریف حضرت ملک فضل احمدؒ صاحب کے چالیسویں مبارک پر تشریف فرما تھے۔ چالیسویں پر سلام الدین قوال نے چادر کا کلام پڑھا۔ حضرت قبلہؒ کو وہ

کلام پسند آیا سرکار مجلس شریف میں تشریف فرما تھے تو آپ نے سلام الدین سے فرمایا۔ وہ چادر والا کلام جو تم نے پڑھا تھا دوبارہ پڑھ کر سنائیں۔ سلام الدین قوال نے وہ کلام مبارک بغیر سازوں کے حضرت قبلہؒ کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ کلام مبارک سننے پر حضرت قبلہ عالمؒ کے آنسو مبارک جاری ہوگئے۔ وہ کلام یہ ہے۔

اوڑھونے چادریہ میں تولائی تورے کارنہ
پریم کے رنگ میں رنگ کرلائی پیا عطر بسائے کہ
سندر بدن گورے مکھڑے پر اوڑھونا موئے ساجنہ

350- حضرت قبلہ نے فرمایا جس قوم کو اللہ عروج دینا چاہتے ہیں اس کا مدمقابل پیدا کردیتا ہے۔ جس قوم کا مدمقابل کوئی نہ ہو وہ بے مارے مرجاتی ہے۔

351- دین محمد قوال نے عرس کے موقع پر ایک کلام پڑھا وہ کلام حضرت قبلہ کو بہت پسند آیا۔ آپ نے صبح حاضر مجلس سے فرمایا رات نورے والی کے قوالوں نے جو کلام پڑھا تھا تم نے سنا تھا۔

بخدا جدا نہ کرنا اپنے آستاں سے
نا ملے گا پھر ٹھکانا جو اٹھا دیا یہاں سے

آپ نے خود پڑھ کر سنایا اور فرمایا کتنا عجیب کلام تھا۔

352- حضرت قبلہ عالم نے فرمایا جب حمل ٹھہرنا ہوتا ہے تو فرشتہ چٹکی بھر مٹی اس میں ڈال دیتا ہے اسی مٹی سے جسم تیار ہوتا ہے پھر جب وہ انسان فوت ہوتا ہے تو دفنایا بھی اسی جگہ جاتا ہے۔ جس جگہ سے فرشتہ نے چٹکی بھر مٹی لی تھی۔

353- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا جب روحوں کو ان کا رزق دکھایا گیا تو روحوں نے یک دم شور مچا دیا کیونکہ کسی کے رزق کا ڈھیر بڑا تھا اور کسی کا چھوٹا۔ اللہ میاں نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ رزق ملا دیا جائے جبرائیل علیہ السلام نے پر مارا تو سب ڈھیر پر لگنے سے مکس ہو گئے۔ روحیں خاموش ہوگئیں پر لگنے سے کسی کا کچھ رزق کہیں دور جا پڑا کسی کا کہیں اب انسان اپنے رزق کے پیچھے جاتا ہے۔

354- حضرت قبلہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کو گراتا ہے اوپر چڑھا کر گراتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کو اپنے سے دور کرتا ہے اس کی عقل مار دیتا ہے فرمایا جو اوپر آجائے اس کے کرتوت سامنے آجاتے ہیں۔

355- ایک مرید نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ خواب میں ملے اور ان کو کربلائے معلیٰ کی زیارت کروائی اور ان بزرگوں نے کہا کہ تجھے ڈاڑھی مبارک ہو ان مرید نے ڈاڑھی نہیں رکھی ہوئی تھی۔ حضرت قبلہ سے خواب عرض کی حضرت قبلہ نے فرمایا تمہیں ابلیس نے خواب میں دھوکہ دیا ہے۔ اس مرید نے عرض کی کہ اس بزرگ نے کربلا کی زیارت بھی کروائی ہے حضرت قبلہ نے فرمایا اگر وہ کربلا کی زیارت نہ کرواتا تو تو اس پر اعتقاد کیسے رکھتا۔ اس کی بات نہ ماننا۔

356- ایک اہل حدیث مولوی نے لوگوں میں اشتہارات بانٹے اس میں لکھا تھا جو حدیث شریف سے بیس تراویح ثابت کر دے تو اس کو ایک ہزار انعام دوں گا - ایک مرید نے اس مولوی کی یہ بات حضرت قبلہ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا ہم قرآن کریم سے ثابت کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں آیت ہے اطاعت کرو اللہ کی اللہ کے رسولؐ کی اور اولاامر کی۔ حضرت عمرؓ نے بیس تراویح شروع کرائیں تاکہ پورا قرآن شریف آسانی سے ختم ہوسکے۔ حضرت عمرؓ کی اطاعت بھی لازم ہے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب ہیں اور اولاامر ہیں۔

357- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا سیدنا عبدالحیؒ نے فرمایا کہ ہم نے جو انتظامات دربار شریف مرزا کھیل کے ترتیب دیئے ہیں ہمارے بعد ہماری اولاد اس انتظام میں مداخلت یا تبدیلی کرے گی تو برکت ختم ہو جائے اور صاجزادگان سے پرسش ہوگی۔

358- آداب طریقت پیرومرشد کے سامنے مرید کسی دیگر پیر کی تعظیم نہ کرے نہ اس سے مصافحہ کرے ہاں پیرومرشد مرید کو حکم دے تو دیگر پیران کی تعظیم بجا لائے پیر کے سامنے اونچی آواز میں بولنا' بے وضو بیٹھنا' بے ادبی سے بیٹھنا' حکم دولی کرنا' پیرومرشد کے سامنے کسی کی تعظیم کے لئے بھی نہیں اٹھنا چاہیے۔ اور سلسلے عالیہ میں صاجزادگان یا پیر بھائیوں سے قرض لین دین اور اکٹھے کاروبار کرنا پی سمجھ اور گنجائش سے کرے سجادہ نشین صاحب اس کے ضامن نہیں ہوں گے۔ احتیاط لازم ہے قرض لین دین سے فساد ہوجاتا ہے۔ اہل سلسلہ کو انتباہ کیا جاتا ہے کہ صاجزادگان کو اپنے گھروں میں زیادہ نہ ٹھہرائیں اور نہ ہی صاجزادگان اہل سلسلہ پر بوجھ بنیں۔

359- حضرت قبلہ عالم نے فرمایا اب درویش لوگ بھی نفس پرست ہو جائیں گے۔

360- محبوب الٰہی صاحب نے خواب دیکھا کہ دو پیر بھائی صاحب اجازت تھے ان کے پیٹ بڑھے ہوئے ہیں۔ اور وہ آپس میں پیٹ لڑا رہے ہیں۔ ایک نے دوسرے کو اتنے زور کا پیٹ مارا کہ دوسرے کا پیٹ پھٹ گیا۔ محبوب صاحب نے یہ خواب حضرت قبلہ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا ان دونوں پر نفس غالب آگیا ہے یہ دونوں علاقہ پر لڑتے ہیں کہ اس علاقے میں میرے مرید ہیں

یہ ادھر کیوں آتا ہے ہم خلافت دیتے ہیں علاقے تو نہیں بانٹتے۔ جس کا جہاں تعلق ہوتا ہے وہ وہاں سے مرید ہو جاتا ہے۔

361- حضرت قبلہ عالمؒ کے ایک پیر بھائی صاحب نے اجازت سے آپ کی دعوت کی۔ اس پیر بھائی کی بیوی سخت مزاج تھی وہ کھانا پکانے کے لئے کہے تو کہنا نہ مانے آخر اس نے حضرت قبلہ سے عرض کی کہ میں بازار سے کھانا لے آتا ہوں حضرت نے کہا کہ رہنے دو بھائی ہم جا رہے ہیں بس۔ فرمایا تبلیغ میں گھر والی کا ساتھ دینا بھی ضروری ہے اگر گھر والی بات نہیں مانے گی تو مہمانوں کا انتظام نہیں ہو سکے گا اور تبلیغ نہیں ہو سکے گی۔

362- حضرت قبلہ نے فرمایا صحابہ اکرامؓ اپنے گریبان میں اپنے عیب ڈھونڈتے تھے اب لوگ دوسروں کے عیب ڈھونڈتے ہیں پہلی امتیں اس لئے منسوخ ہو گئیں کہ ان میں ولایت ختم ہو گئی تھی ان میں علماء تو تھے۔

363- ملک فضل احمدؒ دیپال پور میں تشریف لے گئے مولوی محمد بخش صاحب نے ڈھول بجوا کر ان کا استقبال کیا حضرت قبلہ سے کسی نے پوچھا کہ ملک صاحب کا ڈھول سے استقبال کیا گیا ہے آپ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں شور شار کا دور ہے۔

364- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جب روح کا بھر کھلتا ہے تو وہ اللہ سے ہم کلام ہوتی ہے کبھی وہ اللہ کے کلام بھی سنتی ہے کبھی وہ اپنے آپ کو بھی اللہ میں دیکھتی ہے۔

365- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اے انسان تو اللہ کے ہاتھ کا شہباز ہے تو نے اپنے آپ کو پہچانا نہیں۔

366- حضرت قبلہ نے فرمایا قرآن پاک میں آیت ہے کہ وکونو معا الصادقین صادقین کے ساتھ لگ جاؤ اس کی مثال ایسے ہے کہ بازار سے بادام خریدو تو چھلکا گری کے ساتھ لگا ہوتا ہے چھلکے اور گری کی ایک ہی قیمت لگتی ہے اگر چھلکا گری سے جدا ہو تو گری کی الگ قیمت لگے گی اور چھلکے کو کوڑا کرکٹ میں پھینک دیا جاتا ہے۔ صادقین کے ساتھ لگنے سے روز قیامت بلا حساب بخشش ہو جائے گی۔

367- حضرت قبلہ نے فرمایا پیر خود تو لوگوں سے نہیں کہے گا کہ میرے مرید ہو جاؤ تیسرا آدمی ہی اس سے رغبت (کام تو تیسرا ہی کرتا ہے) ولائے گا۔ مبلغ کے جب سفید بال ہو جائیں لوگ زیادہ اعتقاد کرتے ہیں۔

368- حضرت قبلہ عالم ابتداء میں مریدین کا وجد ٹھنڈا کرنے کے لئے سینہ سے لگاتے تھے آخر میں

یہ آپ کا طریقہ نہیں رہا تھا۔

369- حضرت قبلہؒ سے کسی نے پوچھا شکوری سلسلہ کے ایک پیر نے اعتراض کیا ہے کہ چار ضربی ذکر کو کیوں چھوڑا۔ دو ضربی کو کیوں اختیار کیا حضرت قبلہ نے اس سے فرمایا کہ نفلی عبادت میں ترمیم ہو سکتی ہے تو سیدنا حضرت طٰحہ میاں قدس کو رسالت مابؐ سے حکم ہوا ہے کہ چار ضربی کا ذکر بند کر دو اور دو ضربی کی تعلیم دو۔

370- حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک تاجر تھا وہ بادشاہ کو جنگوں وغیرہ میں مدد دیتا تھا کچھ عرصہ کے بعد وہ غریب ہو گیا۔ تو بادشاہ کے پاس مالی مدد کے لئے گیا۔ بادشاہ نے وزیر اعظم کو حکم دیا کہ ایک کروڑ روپے دے دو تاجر کو تو وزیر اعظم نے بادشاہ سے کہا کہ ابھی نہیں ابھی اس کے مقدر خراب ہیں اس کو تھوڑی سی رقم دے کر مال کی خرید و فروخت کا کام کرایا جائے تو وہ تاجر بان کا کام کرنے لگا پہلے تو اس میں نقصان ہوا کچھ دنوں بعد اس میں فائدہ ہونا شروع ہو گیا پھر وزیر اعظم نے کہا کہ اب اس کے مقدر ٹھیک ہو گئے ہیں اب اس کو کروڑ بھی دے دو تو کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اس وقت اس کے مقدر خراب تھے اس وقت کروڑ دے دیا جاتا تو نقصان ہو جاتا اب گردش سے نکل گیا اب کروڑ دے دیا جائے تو فائدہ ہو گا۔

371- حضرت قبلہؒ کے ایک مرید عرب میں برسر روزگار تھے وہ اپنے گھر والوں اور والدین کو ہر ماہ خطیر رقم بھیجا کرتے تھے ان کے والدین و گھر والے سب پیسہ فضول خرچیاں اور عمدہ کھانے پینے میں لگا دیتے۔ حضرت قبلہ نے اس مرید کو تنبیہہ فرمائی آئندہ اپنے گھر والوں کو مناسب رقم بھیجا کرے جتنا کہ ان کا خرچہ چل سکے۔ خطیر رقم مت بھیجا کر یہ سب اسراف ہے۔ اور تجھے کنگال کر دیں گے۔

372- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جب یزیدیوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو کربلا میں محصور کر دیا تو امام پاک نے یزیدی لشکروں سے فرمایا مجھے مدینے واپس جانے دیں یا سندھ جانے دو یا یزید سے مجھے ملنے دو۔ انہوں نے یہ شرائط نہ مانی اور 9 محرم الحرام کو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو شہید کر دیا اور 10 محرم الحرام کو واقعہ شہادت منائی جاتی ہے۔

373- حضرت قبلہ نے فرمایا ایک برگزیدہ آدمی تھے بیس سال اللہ کی اطاعت کرتے رہے۔ پھر اچانک الٹا کھایا اور بری راہ اختیار کر لی۔ اور بیس سال اسی میں غرق کر دیئے۔ ہر برا کام کیا۔ اچانک ایک دن ان کے دل میں خیال آیا کاش کہ کبھی وہ وقت تھا ہر وقت اللہ کی یاد میں رہتا تھا۔ اس کے قرب میں رہتا تھا۔ آج اندھیرے میں چلا گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے باری

تعالیٰ اگر میں دوبارہ تیری طرف پلٹوں تو تو قبول کر لے گا؟ غیب سے آواز آئی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے بندے میں بیس سال سے تیرا انتظار کر رہا ہوں کہ تو کب میری طرف پلٹتا ہے۔ یہ بات سن کر وہ شرمندہ ہوا اور اللہ کی راہ دوبارہ اختیار کر لی۔

374- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ یورپ سے ایک عیسائی پادری مختلف مدرسوں میں گیا جس مدرسہ میں جاتا وہاں کے بچوں سے سوال کرتا کہ بچو علم کس لئے حاصل کیا جاتا ہے۔ بچے اس سوال کا جواب مختلف انداز میں دیتے کوئی بچہ کہتا ذریعہ معاش کے لئے کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ وہ جائزہ لیتے ہوئے اس مدرسہ میں آیا یہاں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ بچپن میں علم حاصل کر رہے تھے اس عیسائی پادری نے آپ کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا اے بچے علم کس لئے حاصل کیا جاتا ہے؟ تو آپ نے برملا فرمایا اللہ کو پانے کے لئے' وہ عیسائی پادری بہت متاثر ہوا کہ واقعی ہی اس مدرسہ کی قابلیت قابل تعریف ہے یہاں کے بچے بہتر سمجھ کے مالک ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ برگزیدہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ بچپن ہی میں سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔

375- سلسلہ کا ایک آدمی مفلس ہوگیا حضرت قبلہ عالمؒ سے عرض کی میرے لئے دعا کریں آپؒ نے فرمایا یہ مصیبت کا وقت ہے ہم سے دعا نہ کراؤ صبر سے کاٹ لو ہم دعا کریں گے تو مصیبت ٹل جائے گی تو اور مصیبت آجائے گی۔ آپؒ نے کچھ رقم دی کہ اپنا کام نکال لو کچھ عرصہ بعد وہ مرید خوشحال ہوگیا۔

376- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جو برائی مخلوق کو بتا دی جائے وہ اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتے کیونکہ مخلوق کو گواہ بنا لیا ہے جو برائی مخلوق کے علم میں نہ آئے توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں۔ چھوٹی بڑی غلطیاں نیکیوں میں ادل بدل کر دیتے ہیں۔

377- جو لوگ اللہ کے حقوق پر حملہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے حقوق کے سلب کر لیتے ہیں۔

378- کسی نے حضرت قبلہؒ سے پوچھا کہ قیامت کب ہے؟ آپ نے فرمایا قیامت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قریب تھی۔ ہم لوگ تو قیامت میں ہی تو پھر رہے ہیں۔

379- حضرت قبلہؒ نے فرمایا زمین پر لرزہ طاری رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نور کو حکم دیا کہ وہ زمین کے اوپر پتھر بن کر برسے زمین پر مختلف جگہوں پر پہاڑ بن گئے اور زمین کا لرزہ بھی ختم ہوگیا جہاں یہ برسے وہاں پہاڑ بن گئے۔

380- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا جب سیدنا امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک طشتری میں رکھ کر دمشق لے جا رہے تھے تو راستے میں ایک جگہ تلاوت کی آواز آئی جس سے حضرت یحییٰ علیہ

کی شہادت کا ذکر تھا۔ آپ علیہ السلام کے سر مبارک سے آواز آئی کہ کیا ہماری قربانی (یحیٰ علیہ السلام) سے کم ہے؟

381- حضرت قبلہ نے فرمایا جب آدمی مرید ہو جاتا ہے تو اس کی آئندہ زندگی کا دارومدار ہی نسبت پر ہو جاتا ہے

382- محمد بنیامین بیان کرتا ہے کہ ایک شخص حضرت قبلہؒ روح فداہ سے مرید ہوا کچھ دیر بعد مجھے بتایا کہ مجھے نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے اور نہ ہی پڑے گی حضرت قبلہ عالمؒ روح فداہ تشریف فرما ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ نماز فرض عبادت ہے فرض عبادات کے بغیر نفلی عبادات ایسی ہے جسے عورت کے پیٹ میں حیض (گندہ خون) عورت سمجھ رہی ہے کہ یہ حمل ہے حالانکہ یہ غلیظ خون ہے۔

383- حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر آئے دس ہزار سال ہو گئے ہیں۔

384- حضرت قبلہ عالمؒ سے ایک شخص نے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں سائنس دان چاند پر پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ کون سی عجیب بات ہے چاند خلاء میں ہے انسان کی تسخیر میں دے دیا گیا ہے۔

385- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ کوئی شخص جنگل میں تنہا کھڑا یہ کہہ دے طلاق دے دی تو طلاق ہو جاتی ہے۔

386- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا حضرت ابوبکر شبلی نے فرمایا ہے یاباری تعالیٰ جتنا تیرا عشق ہونا چاہئے تھا ہم حق ادا نہیں کرسکتے۔

387- ہزارہ میں ایک مجذوب تھا وہ کہتا تھا لوگو میرے سامنے پیش ہو جاؤ قیامت کو بھی تو میرے ہی سامنے پیش ہونا ہے لوگ اس کو پاگل سمجھتے ہوئے گزر جاتے۔

388- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا ایک بزرگ سمندر کے کنارے بیٹھے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے اچانک بارش ہوگئی آپ نے دل ہی میں خیال کیا کہ خشکی پر تو بارش کا فائدہ ہے سمندر میں تو یہ بے معنی ہے فوراً حالات سلب کرلیے گئے وہ بہت پریشان ہوئے اور لوگوں کو کہا میرے پاؤں میں رسہ باندھ کو گھسیٹو۔ جب خوب لہولہان ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کو ترس آگیا اور اپنا قرب واپس لوٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے میرے معاملات میں دخل مت دینا کوئی کام میری حکمت سے خالی نہیں ہے۔ اس سمندر میں جب بارش ہوتی ہے تو سیپاں منہ کھولے کھڑی ہوتی ہیں جب بارش کا پانی اس کے منہ میں گرتا ہے تو موتی بن جاتا ہے۔

389- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو فرعون سے نجات دلا کر لے جارہے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام گھوڑے پر سوار آگے آگے جارہے تھے تو سامری بھی جو بنی اسرائیلی تھا وہ دیکھ رہا تھا کہ جبرائیل امین علیہ السلام کے گھوڑے کے سم جہاں جہاں لگتے ہیں وہاں سبز چارہ اگ رہا تھا۔ سامری اس مٹی کو اکٹھا کر رہا تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو کوہ طور پر لے گئے تو سامری (صراف) تھا اس نے ایک سونے کا بچھڑا تیار کیا اس میں وہ مٹی ڈال دی اور بچھڑے میں جان پڑ گئی اس نے بنی اسرائیل سے کہا یہ ہے تمہارا خدا موسیٰ علیہ السلام آئے تو قوم بچھڑے کو پوج رہی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو سمجھایا وہ نہیں مانی۔ اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پہاڑ ان کے اوپر کھڑا کر دیا۔ قوم نے موت کے ڈر سے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے تمہاری توبہ قبول نہیں ہوگی جب تک تم ایک دوسرے کو مارو نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ابر کھڑا کر دیا اندھیرا ہوگیا۔ تاکہ یہ ایک دوسرے کو پہچان نہ سکیں پھر وہ ایک دوسرے پر تلواریں چلاتے رہے جب بہت سے یہودی ہلاک ہوگئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی یا باری تعالیٰ ایسے تو ساری قوم ہلاک ہوجائے گی پھر اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا اور سامری صراف اپنے انجام کو پہنچ کر ہلاک ہوگیا۔

390- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہم چند احباب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ پاس ایک جنتری پڑی ہوئی تھی۔ اس جنتری میں لکھا ہوا تھا کہ جس کے اکتیس دانت ہوں وہ بڑا اولالعزم بزرگ یا بادشاہ ہوتا ہے جس کے تینتیس ہوں وہ بہت بڑا ڈاکو ہوتا ہے سب نے اپنے اپنے دانتوں کو گنا۔ حضرت قبلہ عالمؒ کے اکتیس دانت مبارک شمار ہوئے اور باقی سب کے بتیس۔ احباب یہ دیکھ کر حیران ہوئے۔

391- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس سے ناراض ہوتے ہیں اس کی خواہش کو فوراً پوری کردیتے ہیں اور فرشتوں کو حکم دیتے ہیں جو چیز اس کی طلب ہے فوراً دے دو تاکہ دوبارہ اس کا منہ میری طرف نہ ہو۔ جس پر اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں فرشتوں کو حکم دیتے ہیں یہ میرا بندہ ہے جس چیز کی بھی یہ خواہش کرے مت پوری کرنا تاکہ اس کا منہ میری طرف ہی رہے اور مجھ سے مانگتا ہی رہے۔

392- بزرگان دین کے وصال کے بعد ان کی مسند پر تبلیغ کو قائم رکھنے کے لئے تمام خلفاء مریدین وعزا متفقہ طور پر کسی صاحبزادے یا مرید کو اس بزرگ کا جانشین مقرر کرتے ہیں پھر اس سجادہ نشین پر کسی کا نسبتی دباؤ نہیں ہوتا۔ شرط یہ ہے کہ وہ سجادہ نشین اپنے بزرگوں کا روحانی اولاد بھی

ہو۔ اسلام میں سجادہ نشین کا دستور العمل ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفائے راشدین کو سجادہ نشینی کے لئے انتخاب کیا۔ دور ولایت میں بھی یہی دستور رہا ہے جیسے سیدنا محمد میاں کا انتخاب آپ کے والد سیدنا عبدالحیؒ کے وصال کے بعد اہل سلسلہ نے کیا ہے۔

393- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ یوم ولادت تو صرف انبیاء علیہم السلام کی منائی جاسکتی ہے انبیاء علیہ السلام کے علاوہ کسی کی ولادت منانا ضروری نہیں ہے۔

394- شجاع آباد کا ایک مرید جو بہت بیمار تھا قریب الموت تھا جو حکیموں اور ڈاکٹروں کے علاج سے شفایاب نہ ہوا آخر حضرت قبلہؒ کے آستانے سکھر میں پہنچا۔ حضرت قبلہ نے اس کو ایک دوائی بنا کر دی جو چند دنوں میں صحت یاب ہوگیا اور اس کی صحت قابل رشک ہوگی اب وہ ہر آنے جانے والے پیر بھائیوں سے بدسلوکی بد اخلاقی سے پیش آتا۔ ایک دن حضرت قبلہؒ نے اسے فرمایا کہ اب تو اپنے گھر چلا جا تندرست ہوگیا ہے یہاں آستانہ میں بداخلاق آدمی ہم نہیں رکھتے۔

395- حضرت قبلہؒ نے فرمایا دل میں گمراہی ہو تو آدمی گمراہیت کی بات کو تسلیم کرے گا۔

396- حضرت قبلہؒ نے فرمایا فیض کے لئے ولی کو دل دینے کی ضرورت ہے۔ دل برتن ہے۔ حوالے کرے گا تو فیض ملے گا۔ منافق لوگ بھی حضورؐ کے پاس بیٹھتے تھے ان کو فیض نہیں ملا کیونکہ انہوں نے دل حوالے نہیں کیا۔

397- حضرت قبلہؒ نے فرمایا درویش کی قوت ارادی کام کرتی ہے فرمایا ناپاک فقراء کے بھی جسم کے ٹکڑے ہوجاتے ہیں۔

398- حضرت قبلہؒ نے فرمایا دنیا میں جتنے بھی درخت اور پودے ہیں یہ جنت کے ہی ہیں وہاں سے گرائے گئے ہیں صرف لذت میں فرق ہے۔ حضرت غوث اعظمؒ کے پاس خلیفہ بغداد آیا آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا کھانا ہے اس نے کہا سیب۔ سیب کا موسم نہیں تھا آپ نے ہاتھ فضاء میں مارا سیب آگئے۔ آپ نے ایک سیب اس کو دیا اور ایک خود کھایا جو آپ کھا رہے تھے اس میں سے خوشبو آرہی تھی جو خلیفہ کھا رہا تھا اس میں خوشبو نہیں تھی۔ خلیفہ نے وجہ پوچھی آپ نے فرمایا یہ دونوں سیب جنت کے ہیں تمہارے ہاتھ میں جو سیب آیا وہ تمہارے ہاتھ میں آتے ہیں جنت کی لذت کھو گیا اور میرے ہاتھ میں جو سیب ہے اس کی وہی لذت رہی ہے۔ فرمایا یہ اس لئے ہوا کہ خلیفہ کا جسم نور نہیں تھا اور حضرت غوث الاعظمؒ کا جسم نور تھا۔

399- ایک مرید کی حضرت قبلہؒ سے خلافت کے لئے سفارش کی گئی آپ نے فرمایا اس نے

(فلاں) کا اتنا پیسہ کھایا ہے وہ خلافت کے اہل کہاں ہے۔

400- حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت علی احمد صابر صاحب کلیر والوں کا شعر ہے کہ

احمد جنت و دوزخ بر عاشقاں حرام است
جنت عاشقاں رضائے جانانان است

فرمایا نور محمد نے خواب دیکھا کہ جنت میں بیٹھا ہوا ہوں اور پریشان ہوں۔ فرشتوں نے نور محمد سے پوچھا کہ جنت میں بھی پریشان ہو۔ نور محمد نے کہا ہاں کہ ہماری جنت تو وہی ہے جہاں محبوب ہو ورنہ جنت بھی دوزخ ہے۔

401- حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت پر گئے رات ایک گاؤں میں قیام فرمایا۔ اس گاؤں میں ایک واقعہ ہوا کہ ایک آدمی اور ایک عورت آپس میں عشق کرتے تھے دونوں کے والدین نے تنگ آکر ان دونوں کو قتل کردیا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تجارت سے واپس ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ واقعہ بیان فرمایا اور عرض کی ان مقتولین کا انجام کیا ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کی روحوں کو حاضر کیا اور پوچھا کہ تم جنتی ہو یا دوزخی ان دونوں روحوں نے عرض کی کہ فرشتے کہتے ہیں تم دوزخی ہو اور ہمیں آگ میں ڈال دیا گیا ہے لیکن ہمیں آگ اثر نہیں کرتی ہم وہاں بھی ایک دوسرے سے عشق کرتے ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا عشق کی آگ دوزخ کی آگ پر بھی حاوی ہے جو ذات سے عشق کرتے ہیں وہ ہر چیز پر حاوی ہوجاتے ہیں۔

402- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ انبیاء کرام اور اولیاء کرام زمین پر آئنہ جمال جہان میں اللہ تعالیٰ اپنے نور کو ان کے سینوں سے باہر زمین پر پھیلاتا ہے۔ جو چوبیس گھنٹے زمین پر پھیلا رہتا ہے اور لوگوں کے دلوں پر اثر انداز ہوتا رہتا ہے لوگوں کے دل اندھیرے سے روشنی کی طرف مائل ہوتے ہیں اور ہدایت کی طرف کھنچتے ہیں یہ لوگ ایک مشعل کی طرح ہیں جس سے ہزاروں شمعیں روشن ہوجاتی ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب زمین پر کوئی کام لینا چاہتے ہیں تو اپنی قوت کو ان لوگوں کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ان کی مثال ایک روزن کی طرح ہے جس طرح سورج کی روشنی روزن سے ہوتی ہوئی کمرے کو روشنی دیتی ہے اور لوگ روشنی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ آپ قدس نے فرمایا اس کے لئے یہ لازمی نہیں ہے کہ کوئی سامنے ہی آئے۔ کوئی آئے یا نہ آئے یہ نور خود بخود لوگوں کے دلوں کو بدلی کردیتا ہے

اور لوگوں کے منہ انبیاء اور اولیاء کی طرف ہوجاتے ہیں۔

403- حضرت قبلہ عالمؒ روحی فداہ نے فرمایا ہمارے سلسلہ قادریہ چشتیہ میں عشق ہے جس سے جلد اللہ تک پہنچنے میں لوگ کامیاب ہوجاتے ہیں۔ دیگر سلاسل کے پیران زہد و تقویٰ کراتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔ عشق محبوب کو چاہتا ہے اور کوئی خواہش نہیں رکھتا ہے۔ یہ ہوجائے یا وہ ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ جیسے رکھے ہم اسی کی رضا پر رہتے ہیں پھر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

عشق میں زندگی کا مزہ مل گیا
دل گیا سو گیا دل رُبا مل گیا

اس کے بعد آپ پر ایک عجیب کیفیت کا عالم تھا اور آپ کے رخ انور کو نظر اٹھا کر دیکھنے کی بساط نہیں تھی۔

404- حضرت قبلہ عالمؒ سکھر سے نقل مکانی فرما کر رحیم یار خان تشریف لائے تھے ان دنوں رحیم یار خان میں سیلاب آیا ہوا تھا۔ رحیم یار خان میں عرس مبارک بھی تھا ایک سلسلے کا آدمی رحیم یار خان چھوڑ کر جارہا تھا۔ اسٹیشن پر گاڑی کے انتظار میں تھا۔ حاجی عبدالمجید صاحب کوئٹہ سے عرس شریف میں شمولیت کے لئے رحیم یار خان پہنچے۔ آپ نے اس شخص کو اسٹیشن پر دیکھا تو فرمایا تم یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو اس نے کہا یہاں تو سیلاب آیا ہوا ہے میں جارہا ہوں۔ حاجی صاحب غصے میں آگئے۔ حاجی صاحب نے اس شخص کو بہت ڈانٹا اور فرمایا تم نے تو کوفیوں والا کام کیا ہے۔ پیر و مرشد تمہارے علاقے میں آگئے ہیں اور تم یہاں سے بھاگ رہے ہو۔ وہ شخص شرمندہ ہوا۔

405- جان محمد صاحب خلیفہ تھے انہوں نے زہد و تقویٰ میں کھانا پینا چھوڑ دیا۔ کچھ دنوں بعد حضرت قبلہؒ نے جان محمد صاحب کو ڈانٹا کہ ہم نے تو کبھی کھانا پینا نہیں چھوڑا تم کیوں چھوڑ رہے ہو۔ کھاؤ' پیو جان محمد صاحب پھر کھانے پینے لگ گئے۔

406- ایک مولوی صاحب نے منبر پر بیٹھ کر حضرت قبلہؒ کے خلاف تقریر کی آپ نے ایک مرید سے فرمایا ہمیں تو غصہ نہیں آتا چاہے ہمارے سامنے برا بھلا کہتا رہا۔ ہاں البتہ اللہ تعالیٰ گرفت کرلے تو وہ دوسری بات ہے۔

407- حضرت قبلہؒ نے فرمایا بعض دفعہ درویش کوئی غلط دعا کرے دعا تو قبول ہوجائے گی لیکن اس درویش کی گرفت ہوجائے گی۔ فرمایا بلعم ابن باعور بنی اسرائیل کا عبادت گزار بزرگ تھا اس

وقت کے پیغمبر یوشع ابن نون علیہ السلام کو حکم دیا کہ بادشاہ سے جنگ کر جو کافر ہے اور تم کو فتح ہو جائے گی۔ جنگ شروع ہوگئی بادشاہ کو شکست ہو رہی تھی بادشاہ بلعم ابن باعور کے پاس آیا اور کہا مجھے شکست ہو رہی ہے آپ دعا کریں۔ یوشع بن نون ہار جائے بلعم ابن باعور نے دعا کی یوشع علیہ السلام بادشاہ سے شکست کھا گئے یوشع علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی یا باری تعالیٰ تو نے ہی تو کہا تھا کہ بادشاہ سے جنگ کرو فتح ہو جائے گی۔ لیکن مجھے تو شکست ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بلعم ابن باعور نے دعا کردی ہے اور ہم بلعم ابن باعور سے ناراض ہوگئے ہیں اور اس کی بزرگی ختم کردی ہے۔ بلعم ابن باعور کو اللہ تعالیٰ نے آگاہ کردیا کہ ہم نے تمہاری بزرگی ختم کردی ہے۔ بلعم ابن باعور بہت دنوں تک روتا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھا تیری تین دعائیں ہم قبول کریں گے۔

بلعم ابن باعور کی بیوی کو بھی علم ہوا اس نے بلعم ابن باعور سے کہا کہ ایک دعا تو یہ کرو کہ میں خوبصورت ترین لڑکی بن جاؤں وہ خوبصورت ترین لڑکی بن گئی۔ اتنے میں ایک شہزادہ وہاں سے گزر رہا تھا اس نے کہا کہ تو بوڑھے آدمی کے ساتھ کیا کرے گی تو تو محلوں کے قابل ہے اٹھ میرے ساتھ آ۔ وہ گئی اور شہزادے کے پیچھے گھوڑی پر بیٹھ گئی۔ بلعم ابن باعور دیکھ رہا تھا اس نے فوراً دعا کی یا باری تعالیٰ یہ کتیا بن جائے وہ فوراً کتیا بن گئی۔ شہزادے نے دیکھا کہ یہ تو کتیا ہے اس نے دھکا دیا اور بھگا دیا۔ وہ چیختی چلاتی بلعم ابن باعور کے پاس آگئی جب لوگوں نے اس کی کتیا کی صورت دیکھی تو بلعم ابن باعور سے عرض کیا یا حضرت یہ تمہاری بیوی ہے پر واپس وہی شکل پہلے والی شکل میں ہوجائے۔ چنانچہ بلعم ابن باعور نے پھر تیسری دعا کی یا باری تعالیٰ یہ وہی بڑھیا بن جائے وہ بڑھیا بن گئی۔ اس طرح بلعم ابن باعور کی تینوں دعائیں اپنی بیوی پر ہی ختم ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلعم ابن باعور دوزخ میں جائے گا۔ قرآن کریم میں ہے کہ کتے کی طرح ہانپتا ہوگا۔ حضرت قبلہؒ نے اس فرمایا اللہ تعالیٰ کسی کی محبّت کا صلہ نہیں رکھتے اس کو اس کی نعمت کا صلہ دیتا ہے اور دوستی ختم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو اس کا مقام تھا وہ بھی ختم ہوگیا۔

408- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ قیامت بے ادب لوگوں کی وجہ سے آئے گی۔

409- حضرت قبلہؒ نے فرمایا یہ خارجی لوگ جو حضرت علی کرم اللہ وجہ کو کافر تک کہتے تھے۔ ان لوگوں کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دربار میں بلایا۔ آپؓ نے ان سے پوچھا کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح ایک کافر سے کرنا چاہتا ہوں تم لوگوں کا اس میں کیا خیال ہے تو ان خارجیوں نے کہا توبہ توبہ آپ امیر المومنین ہیں اور اپنی بیٹی کا نکاح ایک کافر سے کر رہے ہو۔ تو آپؓ نے

فرمایا میری بیٹی کا نکاح ایک کافر سے نہیں ہو سکتا تو تم کیسے کہہ رہے ہو کہ رسول خداؐ نے جن کو اپنی بیٹی عطا فرمائی ہے وہ کافر ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حکم دیا کہ ان کی گردنیں اڑا دو چنانچہ ان خارجیوں کی گردنیں آپ کے دربار میں اڑا دی گئیں۔ اور ان کا خاتمہ ہوگیا۔ حدیثوں میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تو مثل عیسیٰ ہے جیسے عیسیٰ علیہ السلام سے ایک گروہ نے بغض رکھا وہ بھی جہنمی ہے۔ محبت میں حدوں سے بڑھ گئے وہ جہنمی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تیری وجہ سے بھی دو گروہ جہنم میں جائیں گے ایک وہ جو تجھ سے بغض رکھے گا اور دوسرا محبت میں تجھے بڑھادے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو علی سے بغض رکھے گا وہ منافق۔

410- فرمایا کسی شخص کو اپنے پیر سے روحانی فیض نہ ملے تو وہ دوسری جگہ فیض کی بیعت کر سکتا ہے اگر کسی پیر سے روحانی فیض مل جائے پھر وہ شخص بیعت چھوڑے گا تو گناہ گار ہوجائے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیں گے نعمت کو لات مارنے والی بات ہوگی۔

411- ایک شخص نے داڑھی کے متعلق پوچھا۔ قبلہ عالمؒ نے فرمایا مشت بھر رکھنا سنت ہے اور جو داڑھی دس قدم سے نظر آئے وہ فرض ہے تاکہ مرد تو معلوم ہو۔ حضرت قبلہ عالمؒ مونچھوں پر مشین پھرواتے تھے۔

412- صاحب مراتب بزرگ کسی سالک کو خلافت دے تو اس خلافت یافتہ سے فیض و ہدایت مخلوق کو ملتی ہے اگر خلافت دینے والا صاحب مراتب بزرگ نہ ہو تو خلاف یافتہ سے فیض و ہدایت نہیں ملتی۔ صرف نمائشی ہی خلافت ہوگی۔

413- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا (انبیاء اولیاء) اپنا کھایا ہوا کھانا کسی شخص کو دیں یا کوئی چیز اپنے ہاتھ سے مرید کو کھلادیں تو پیٹ میں جاکر نور بن جاتا ہے فاسد مادہ نہیں بنتا۔

414- حضرت قبلہؒ نے فرمایا مدینہ طیبہ اور پاکستان دونوں کی بنیاد خالص لاالٰہ الا اللہ کیلئے ہیں۔

415- ظفر علی 17/FF رجمنٹ کے جوان بیان کرتے ہیں کہ اختتام عرس شریف کے موقع پر حضرت قبلہ عالمؒ مجلس میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا کہ تمام اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں طلب کیا۔ اور ہم سب سے پیچھے جاکر بیٹھ گئے۔ تو اعلان ہوا کہ ایک اہم انگوٹھی ہے جو خاص بزرگ کو دی جائے گی سب اولیاء اللہ کے دلوں میں تمنا ہوئی کہ ہمیں ملے۔ مگر ہمارے دل میں تمنا نہیں تھی پھر وہ انگوٹھی اڑی اور سب اولیاء اللہ کے سروں سے گھومتی ہوئی ہماری انگلی میں آگئی تو جب ہم انگوٹھی کو گھماتے تو وہ خود ہی آواز نکالتی ہوئی سیدھے رخ آجاتی۔

1- ملک فضل احمد قدس اللہ سرہ العزیز 1972ء میں حج پر تشریف لے گئے حاجی عبدالرحمٰن سکنہ راولپنڈی کو فرمایا تم بھی ہمارے ساتھ حج پہ چلو۔ میں نے عرض کی میرے پاس اتنا پیسہ کہاں ہے۔ میں تو سپاہی ہوں معمولی تنخواہ ہے۔ ملک صاحب نے فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے بلانا ہوگا تو انتظام ہوجائے گا۔ دو دن ابھی نہیں گزرے تھے کہ ہیڈ محرر نے کہا کہ تمہارے بل پاس ہوگئے ہیں میں رقم لینے گیا تو پھر محرر نے کہا اور بل بھی پاس ہوگئے ہیں خطیر رقم ہوگئی تو کچھ قبلہ ملک صاحب نے رقم دے دی چند دنوں میں حج پر جانے کے کاغذات منظور ہوگئے۔ ہم دونوں حج پر چلے گئے حج کرنے کے بعد مدینہ شریف پہنچے تو قبلہ ملک صاحب نے فرمایا کہ ہماری تو چالیس (40) نمازیں پوری ہوگئی ہیں ہم جا رہے ہیں حاجی صاحب نے روضہ رسولؐ پر عرض کی کہ میں نے اور رہنا ہے اس کے بعد بحری جہاز لیٹ ہوگئے اور میں اسی (80) نمازیں پڑھ کر پاکستان آیا۔ ملک صاحب مجھ سے پہلے پاکستان آچکے تھے۔

2- ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سندھ سے ایک صاحب اپنے بیٹے کو لے کر ایک ہندو جوگی کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ اس کا حساب کتاب بتاؤ ہم بہت پریشان ہیں۔ جوگی نے اپنا حساب کتاب لگایا اور کہا کہ اس کا مقدر ہی خراب ہے۔ اس کے لئے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ وہ پریشان واپس گھر چلے گئے۔ وہاں ان کے ایک جاننے والے نے واقعات سنے تو کہا کہ جوگی کو چھوڑو میرے ساتھ چلو وہ صاحب ان کو لے کر حضرت قبلہ کے پاس آئے اور بچے کی لئے دعا کی درخواست کی۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے دعا کی اور ان کی پریشانیاں ختم ہوگئیں۔ لڑکا برسر روزگار ہوگیا۔ یہ معاملہ چند دنوں کے اندر اندر ہی ہوا۔ وہی صاحب یعنی لڑکے کے والد دوبارہ اس جوگی کے پاس گئے اور کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ اس کے مقدر میں کچھ نہیں ہے لیکن لڑکا برسر روزگار بھی ہوگیا ہے اور بالکل مطمئن ہے تو جوگی نے کہا کہ مجھے دوبارہ حساب کرنے دو۔ دوبارہ حساب کرنے کے بعد اس نے کہا کہ میں بھی غلط نہیں کہہ رہا تھا۔ لیکن آپ لوگ کسی ولی اللہ کے پاس گئے ہیں یہ ان کی دعا کا اثر ہے۔ جس نے اس کی قسمت بدل دی ہے۔

راوی پروفیسر اکرام الحق سکنہ صادق آباد اس شخص سے یہ واقعہ سن کر حضرت قبلہ عالمؒ کی خدمت میں آیا اور بیعت ہوگیا۔

3- پروفیسر اکرام الحق سکنہ صادق آباد بتاتے ہیں کہ میرے محلے میں ایک پیر صاحب آتے تھے۔ اور مجھے قائل کرنے لگے کہ ہمارے سلسلہ میں آجاؤ۔ میں ان سے مرید ہونے کے لئے تیار ہوگیا

اسی رات خواب دیکھا خواب میں میں نے دیکھا کہ میں جنگل میں ہوں جہاں صرف چند ہیجڑے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں ان کے پاس بیٹھنا چاہتا ہوں کہ اتنے میں حضرت محبوب الٰہی کی آمد کا اعلان ہوا۔ مجھے خیال آیا کہ پہلے حضرت محبوب الٰہی کی زیارت کر لوں پھر ان کے پاس جاؤں گا۔ میں نے زیارت کے لئے اس طرف دیکھا تو حضرت راہنمائے اولیاء تھے۔ اور مجھے غصے سے دیکھ رہے تھے میں صبح اٹھا تو سمجھ گیا کہ میں تو شیطانی جال میں پھنس رہا تھا۔ حضرت قبلہ عالمؒ کی بروقت تنبیہہ سے بچ گیا۔ یہ واقعہ حضرت قبلہ عالمؒ کے وصال کے تین سال بعد کا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت قبلہ عالمؒ اپنے وصال کے بعد بھی اپنے مریدوں کی نگرانی فرما رہے ہیں۔

4- بشیر احمد تحصیل دار سکنہ امین گڑھ نے بیعت سے پہلے چلہ کیا۔ جس سے اس کا دماغ چل گیا اور وہ پاگل ہو گئے۔ چیختے اور ماہی بے آب کی طرح تڑپتے تھے۔ افضل جو کہ قبلہ عالمؒ کے مرید تھے جب انہیں اپنے عزیز بشیر احمد کا پتہ چلا کہ وہ بیمار ہیں وہ ان کی عیادت کے لئے گئے۔ تو ان کے جانے سے ان کو کچھ سکون ملا۔ پھر افضل نے کہا کہ میرے قبلہ عالمؒ سکھر شریف میں ہیں۔ میرے ساتھ چلو وہ ان کو لے کر قبلہ عالمؒ کے پاس سکھر شریف پہنچے۔ قبلہ عالمؒ نے دیکھتے ہی فرمایا کہ اس نے کوئی چلہ کیا ہے۔ جس سے دماغ خراب ہو گیا ہے پھر وہی بشیر صاحب حضرت قبلہ عالمؒ کے مرید ہو گئے۔ اور مرید ہوتے ہی تندرست ہو گئے۔ اور ان کی ساری تکلیف جاتی رہی۔

5- ملک منظور احمد سکنہ راولپنڈی آرمی میں تھے۔ آرمی سے دل اکتایا۔ آرمی کو چھوڑا اور انگلینڈ جانے کے لئے حضرت قبلہ عالمؒ سے دعا کا طالب ہوا۔ حضرت قبلہ عالمؒ کو اس کا انگلینڈ جانے کا خیال اچھا نہ لگا۔ لیکن وہ برابر اصرار کرتا رہا۔ پھر حضرت قبلہ عالمؒ نے کہا کہ اپنے گاؤں چلے جاؤ تمہارا کام ہو جائے گا۔ وہاں اس کے ایک رشتہ دار نے اسے انگلینڈ بھجوا دیا۔ انگلینڈ جانے کے بعد اس نے خوب دولت کمائی اور پورا انگریز بن گیا اور ان کے رنگ میں رنگا گیا۔ وہ خوبصورت بھی بہت تھا۔ خوب عیش و عشرت کی۔ کافی عرصہ کے بعد بذریعہ کار انگلینڈ سے حضرت قبلہ عالمؒ سے ملنے کے لئے آیا۔ حضرت قبلہؒ اس وقت رحیم یار خان آ چکے تھے پھر وہ مل کر چلا گیا۔ پھر ان کے بھائی محبت حسین صاحب حضرت قبلہ عالمؒ سے ملنے آئے۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے ملک منظور کے متعلق اس کے بھائی کو بتایا کہ وہ تو عیاش ہو گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت قبلہ عالمؒ کا وصال ہو گیا۔ ملک منظور احمد جب واپس انگلینڈ گیا تو اس کو ٹیومر ہو گیا۔ جو دماغ میں ایک پھوڑا ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں نے اس کو آپریشن کا مشورہ دیا اور کہا کہ آپریشن کے بغیر آپ کی موت یقینی ہے۔

پھر مجبوراً آپریشن کروانا پڑا۔ ڈاکٹروں نے ماتھے سے لے کر آدھا سر کھول دیا جس سے اس کی خوبصورتی بھی جاتی رہی اور جسمانی قوت بھی کمزور ہو گئی اس نے ایک انگریز عورت سے شادی بھی کی ہوئی تھی جو کہ مسلمان ہو گئی اس حالت کے بعد اس کا رجحان مذہب کی طرف ہو گیا کہ اب اللہ توبہ کرنی چاہئے عیش و عشرت کی ہمت نہ رہی نہ امارت رہی۔ مذہبی خیال سے وہابی جماعت میں داخل ہو گیا اور رائے ونڈ بھی جانے لگا خوب وہابیت میں چلا۔ اچانک ایک شخص نے اس سے کہا کہ تمہارا کوئی پیر بھی ہے تم کسی سے مرید ہوئے ہو اس نے ہاں میں جواب دیا تو اس شخص نے کہا کہ تم کن چکروں میں پڑ گئے۔ اپنے پیر کے پاس جاؤ پھر دربار شریف رحمان پور پہنچا تو حضرت قبلہ عالمؒ کا تو وصال ہو چکا تھا۔ حضرت سوہنے میاںؒ سے لپٹ کر خوب رویا اور وہابیت سے تائب ہوا اور پھر چار ۔ پانچ سال دربار شریف آتا رہا پھر وقت وصال اس کو فالج ہوا ہسپتال میں داخل ہو گیا۔ محبت حسین صاحب ان کے بھائی کہتے ہیں کہ وقت نزع اس کا ذکر جاری تھا۔ اسی حالت میں وصال ہو گیا۔ حضرت قبلہؒ کا فرمان ہے کہ ہمارا مرید انشا اللہ ولی نہ ہوا تو ایمان سے ضرور جائے گا۔ آپؒ کا فرمان صادق ہو گیا۔

6- محمد ابراہیم صاحب سکنہ کوئٹہ بیان کرتے ہیں کہ 1954ء میں جب کوئٹہ میں زلزلہ آیا تو برادری کے لوگوں نے مجھے لاہور بھیجا کہ وہاں جگہ تلاش کروں تاکہ کوئٹہ چھوڑ دیا جائے ۔ لاہور میں داوا حضور شاہ عبدالشکورؒ کے ہاں عرس تھا میں نے سوچا کہ وہاں حضرت قبلہؒ بھی تشریف فرما ہوں گے ان سے بھی مشورہ لوں گا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کوئی ضرورت نہیں کوئٹہ چھوڑنے کی۔ وہاں ہی رہو۔ حضرت قبلہؒ کی دعا سے 43 سال تک کوئٹہ میں زلزلہ نہیں آیا۔ آگے خدا ہی جانتا ہے اور ان کے خاندان نے وہاں دنیاوی ترقی بھی خوب کی۔

7- ایک بار حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ روس اور جرمنی ایک ہو کر امریکہ سے جنگ کریں گے۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ حضور جرمنی تو دو ہیں آپؒ نے فرمایا یہ ایک ہی ہو جائیگا۔ یہ دیوار ٹوٹ جائے گی۔ آپ کا فرمان مبارک پورا ہو گیا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا ضیاالحق روحانی طور حاضر ہوا ہم نے کہا رشیا سے نہیں ڈرنا ہم تیرے ساتھ ہیں یہ بھی فرمایا کہ جب پاکستان انڈیا پر غلبہ کرے گا تو اس ملک کا نام بھی اور پڑ جائے گا۔

8- ڈاکٹر عبداللطیف صاحب مرحوم جو نواب شاہ میں رہتے تھے قبلہ عالمؒ کے مرید تھے اس کے پاس پنجاب کا ایک مؤکلی پیر پہنچ گیا۔ ڈاکٹر صاحب اس کے قائل ہو گئے اور بہت سے لوگوں کو اس فقیر نے معتقد بنا لیا ندیم صاحب جو ڈاکٹر صاحب کے داماد تھے انہوں نے سکھر میں حضرت قبلہ عالم

سے گزارش کی کہ ڈاکٹر صاحب ایک مؤکلی پیر کے قائل ہو گئے ہیں اس پر حضرت قبلہ عالمؒ نے ندیم کو فرمایا کہ ابھی وہاں پہنچو اور اس فقیر کو بتانا کہ اگر تم میں طاقت ہے یا تم سچے ہو تو میری اس انگشت شہادت کو ٹیڑھا کر کے دکھاؤ فرمایا ایسے ہی کہنا۔ حکم کے مطابق ندیم نے اس فقیر کو ایسے ہی کہا اور اس کی استدراجی قوت ختم ہو گئی اور لوگ اس سے متنفر ہو گئے اور وہ بھاگ گیا۔ کسی نے دیکھا کہ کیماڑی بندرگاہ میں وہی فقیر بوریاں اٹھا رہا تھا اور کوئی اسے پوچھنے والا نہ تھا۔

9- اسلام الدین صاحب قوال سکنہ رحیم یار خان کے قریب ایک بجیرہ نامی عامل رہا کرتا تھا۔ وہ موصوف سے کہا کرتا تھا کہ میرے پاس اتنی طاقت ہے کہ چاہوں تو آپ کے پیر صاحب کو چارپائی سمیت اٹھوا لوں۔ اسلام الدین قوال نے اس عامل سے کہا کہ اگر تم میں طاقت ہے تو مجھے چارپائی سمیت اٹھوا لے میرے پیرو مرشد تو دور رہتے ہیں۔ میں آپ کے پڑوس میں رہتا ہوں بجیرہ نے کہا کہ آج رات ہوشیار رہنا میں آپ کو اٹھوا لوں گا۔ اسلام الدین کا کہنا ہے کہ میں رات کو سویا ہوا تھا کہ اچانک میری چارپائی ہلنے لگی میں بڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور میں نے اپنے پیرو مرشد کا تصور کیا اور ساری رات پرسکون سوتا رہا۔ صبح اس عامل سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں نے تمہارا لحاظ کیا ہے اس پر اسلام الدین نے کہا کہ تو بکواس کرتا ہے تو نے کوشش تو کی ہے لیکن تو اٹھوا نہیں سکا تو اس پر بجیرہ نے کہا بھائی تمہارے پیر کا معاملہ اور ہے وہ تو پاک لوگ ہیں اور ہم جادوگر ہیں۔

10- حضرت قبلہ عالم کے وصال کے بعد ماسٹر محمد یٰسین سکنہ لیہ کو تشنج کا مرض ہوا وہ بے ہوش ہو گئے ان کو انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل کر لیا گیا ڈاکٹروں نے ان کے ورثا سے کہا کہ یہ مرض بہت خطرناک ہے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں دیکھو بچ جائے ان کے اندر پانی بھی نہیں جاتا تھا یٰسین صاحب اٹھائیس دن سے بے ہوش تھے ایک دن اچانک ہوش میں آ گئے پھر انہوں نے اپنے ورثاء سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت قبلہؒ اور دیگر بہت سے بزرگ نماز پڑھ رہے ہیں اور حضرت قبلہؒ امامت فرما رہے ہیں تو میں دائیں جانب کھڑا ہو کر نماز میں مشغول ہو گیا سلام پھیرنے کے بعد حضرت قبلہؒ میری طرف دیکھتے رہے پس پھر وہ ہوش میں آگیا اور مرض جاتا رہا ڈاکٹروں نے کہا کہ ایسے مرض میں مبتلا لوگ خال خال ہی بچتے ہیں ماسٹر صاحب نے کہا کہ یہ میرے حضرت قبلہؒ کا فیض اور کمال ہے۔

11- ماسٹر عبدالمجید صاحب سکنہ تونسہ والے کہتے ہیں کہ جب میں مرید ہوا تو حضرت قبلہؒ نے شجرہ دیا اور اس میں میرا نام لکھا عبدالمجید۔ ایک پیر بھائی جن کی معرفت میں مرید ہوا تھا اس نے شجرے میں عبدالمجید نام میں اضافہ کر کے صوفی عبدالمجید لکھ دیا۔ پھر خواب میں حضرت قبلہؒ عالم

آئے حضرت نے فرمایا یہ صوفی کاٹ دو صبح جب میں جاگا تو شجرے میں سے صوفی خود ہی کٹ دیا۔

12- محمد حسین صاحب سکنہ فتح پور لیہ بیان کرتے ہیں میں نے شادی کی عرصے سے اولاد نہ تھی حضرت قبلہؒ سے عرض کی آپؒ نے فرمایا تو دوسری شادی کر لے پھر اس نے دوسری شادی کر لی اس سے اولاد نرینہ ہوئی پھر وہ اولاد دینے والی بیوی مرگئی بعد میں پہلی بیوی نے ان بچوں کو پالا میں نے حضرت قبلہ عالمؒ سے اپنی بیوی کی وفات کا ذکر کیا حضرتؒ نے فرمایا تمہیں اولاد چاہیے تھی وہ اولاد دے کر چلی گئی۔

13- حکیم محمد صادق صاحب سکنہ پسوال شریف ہزارہ ایک پیر بھائی حوالدار مظفر صاحب کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی اولاد نہیں تھی انہوں نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ میرے گھر والے میری دوسری شادی کروا رہے ہیں یہ شادی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے کی جا رہی ہے۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا اسلام میں حسب استطاعت چار شادیاں جائز ہیں باقی رہا اولاد کا معاملہ اللہ تبارک و تعالیٰ اگر اولاد دینا چاہے تو پہلی سے بھی دے سکتا ہے اس بیوی سے یا اس سے جس سے بھی چاہے پھر اس پیر بھائی نے دوسری شادی کر لی اور کچھ عرصہ بعد جب اولاد ہوئی تو دونوں بیویوں کے ہاں ایک ہی ماہ میں پیدائش ہوئی اور دونوں کے ہاں لڑکے پیدا ہوئے۔

14- امام بخش صاحب سکنہ چک عباس کی عرصہ دراز سے اولاد نہیں تھی ڈاکٹروں اور حکماء کے خیال میں اولاد نہیں ہو سکتی تھی اس نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی حضرت قبلہؒ نے فرمایا دوسری شادی کر لیں مگر اس نے کہا حضرت آپؒ اسی میں سے دے دیں۔ اس کے بعد سلسلہ اولاد شروع ہوا متعدد اولادیں ہوئیں۔

15- کریم بخش صاحب سکنہ چک عباس نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی بچے جوان ہو گئے ہیں میرے گھر میں کوئی کھلونا نہیں ہے دعا کریں میرے گھر ایک بچہ اور پیدا ہو افضل صاحب بھی ساتھ بیٹھے تھے انہوں نے بھی کہا حضور میرے گھر میں بھی ایک لڑکا ہو حالانکہ ان کے گھر بھی اولاد تھی اس روز کے ٹھیک نو ماہ بعد دونوں کے ہاں ایک ہی روز لڑکے پیدا ہوئے۔

16- منظور احمد گوندل سکنہ وزیر آباد والے انتہائی مایوس تھے کیونکہ ان کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی ملک فضل احمد رحمتہ اللہ علیہ کی دعا سے ان کے متعدد لڑکے پیدا ہوئے اور محمد صدیق صاحب سکھر والے ان کے ہاں بھی عرصہ دراز سے اولاد نہ تھی۔ ملک فضل احمد رحمتہ اللہ علیہ کی دعا سے نرینہ اولاد ہوئی بعد وصال بھی حضرت قبلہؒ کے مزار سے سلسلہ و غیر سلسلہ کے لوگوں کی ہر قسم کی منتیں پوری ہوتی ہیں دین و دنیاوی دونوں ہی فیض حیات مبارکہ کی طرح ہی ملتے ہیں۔

17- میجر محمد رفیق سکنہ واہ سیمنٹ فیکٹری کے ہاں عرصہ دراز سے اولاد نہیں تھی مایوس تھے ان کے بھائی طاہر صاحب ان کو دربار شریف حضرت قبلہؒ کے ہاں لائے پھر وہ میجر صاحب حضرت قبلہؒ کے مرید ہو گئے مرید ہونے کے بعد ان کے ہاں اولاد ہوئی پہلے لڑکی ہوئی پھر لڑکے ہوئے۔

18- سید نیر اقبال شاہ مرحوم سکنہ سکھر بیان کیا کرتے تھے کہ ایسے ہوا ان کے اپنے خاندان میں منگنی ہوئی تھی وہ لوگ رشتے سے انکاری ہو گئے شاہ صاحب نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ میرے رشتے سے وہ انکاری ہو گئے ہیں حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ کیا ہوا تمہاری شادی ایک ہفتہ میں ہو جائے گی۔ ایسا ہوا کہ شاہ صاحب کے والد کے ایک دوست بگٹی خاندان سے تھے انہوں نے شاہ صاحب کے واسطے ان سے رشتے کا کہا کہا میری لڑکی جوان ہے اگر آپ چاہیں تو اپنے لڑکے سے شادی کر دیں اور اسی ہفتہ شاہ صاحب کی شادی ہو گئی۔

19- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ ہمارے ایک مرید سادات خاندان سے تھے ان کے دل میں خیال آیا کہ ہم تو سید ہیں ہم تو خواہ مخواہ مرید ہوئے پھر شاہ صاحب نے خواب دیکھا کہ حضرت قبلہؒ مسجد نبوی میں جا رہے ہیں پیچھے پیچھے شاہ صاحب تھے حضرت قبلہؒ تو مسجد نبوی میں اندر داخل ہو گئے اور شاہ صاحب کو دربان نے روک لیا شاہ صاحب نے اس سے کہا کہ میں آل رسولؐ ہوں دربان نے کہا تم ابھی لائق نہیں ہو کہ اندر حاضری دیں پھر صبح جب نیند سے اٹھے تو حضرت قبلہؒ کی حاضری دی اور معافی مانگی۔

20- محمد بنیامین سکنہ رحیم یار خان بیان کرتا ہے کہ جس روز حضرت قبلہ عالمؒ کا انتقال ہوا اس روز میں اپنے سکول میں حاضری پر تھا اس روز صبح بہت بہترین موسم تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی ہلکی ہلکی پھوہار بھی پڑ رہی تھی۔ ہوا سے خوشبو بھی آ رہی تھی بہت ہی بہترین موسم بن گیا تھا میرے کولیگ کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ آج یا تو کوئی قطب عالم دنیا میں آ رہے ہیں یا وصال فرما رہے ہیں اس موسم کے ایک گھنٹہ بعد ہی حضرت قبلہ عالمؒ کا وصال ہو گیا۔

21- منظور احمد بستی رحمٰن پور شریف بیان کرتا ہے کہ میرا ایک بیل مارتا تھا میں نے اس کے بارے میں حضرت قبلہؒ سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا اس کی خوراک کم کر دو میں نے عرض کی کہ اس سے کام کیسے لیا جائے گا پھر میں نے عرض کی کہ آپ تو انسانوں کو ہدایت دیتے ہیں یہ تو جانور ہے آپ نے تھوڑا سا گھاس لانے کو کہا اور دم کر دیا بیل کو کھلایا تو اس کو پھر بچے بھی پکڑتے تھے تو وہ بالکل مارتا نہیں تھا۔

22- امام بخش سکنہ چک عباس نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ میرے گھر میں جنوں کا ڈیرہ ہے

وہ انسانوں کو تنگ کرتے ہیں حضرت قبلہؒ نے فرمایا تم وہاں جا کر ان کو باآواز بلند ہماری طرف سے کہنا کہ جہاں انسان آباد ہوں وہاں تمہیں رہنے کا کوئی حکم نہیں ہے یہاں سے نکل جاؤ اس نے ایسے ہی کہا۔ پھر امام بخش نے دیکھا کہ وہ بلیوں کی شکل میں گھر سے بھاگ رہے ہیں۔ انہیں دنوں عبدالستار کو خواب آیا کہ ایک لمبے لمبے بالوں والی جننی ہے وہ مجھ سے کشتی کرنے لگی میں نے خواب میں اس کو قتل کر دیا۔ میں نے صبح دربار عالیہ حاضر ہو کر حضرت قبلہ عالمؒ سے خواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ چک عباس میں امام بخش والوں کے ہاں وہ رہتی ہیں وہی ماری گئی ہوگی۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔

23- غلام رسول صاحب سکنہ کراچی بیان کیا کرتے تھے کہ حضرت قبلہ عالمؒ اپنے وطن ہزارہ میں تھے۔ کہ ایک دن حضرت قبلہؒ کہیں تشریف لے جا رہے تھے میں ساتھ تھا۔ راستے میں ایک بزرگ کا آستانہ تھا۔ میں نے خیال کیا حضرت قبلہ عالمؒ سے پوچھوں کہ اس بزرگ کا مرتبہ کتنا بلند ہے۔ ابھی میں سوچ رہا تھا کہ حضرت قبلہ عالمؒ یکدم رکے اور میری طرف مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اس کی ساری زندگی کی عبادت ہمارے ایک دن کے مرید کے برابر نہیں ہے۔

24- عبدالرحمٰن سکنہ پسوال شریف ہزارہ بیان کرتے ہیں ان کو ایک درویش نے کہا کہ تمہارے گاؤں میں ایک بہت بڑے بزرگ ہیں تم ان سے مرید ہو جاؤ ہمیں نامعلوم تھا کہ حضرت قبلہ عالمؒ ایک بہت بڑے بزرگ ہیں۔ جب حضرت قبلہ عالم نے سلسلہ عالیہ کا کام شروع کیا تو ہم مرید ہو گئے۔

25- طفیل احمد صاحب بیان کرتے ہیں جب 1977ء میں مارشل لاء لگا تو ہماری ایک شہر میں کریانہ کی دکان تھی میرے لڑکے نے دال مہنگی بیچی۔ چھاپہ پڑ گیا کچھ اور دکان دار مارشل لاء والوں نے پکڑ لئے مارشل لاء والوں نے کوڑوں کی سزا سنائی۔ ہم نے مارشل لاء آفیسر کو ایک لاکھ روپے کی رشوت کی بھی پیش کش کی تھی۔ لیکن وہ نہ مانے اور کہا کہ کوڑے ہی لگیں گے۔ کوئی چارہ نظر نہ آیا۔ آخر حضرت قبلہؒ کی ایک گھڑی تبرکاً میرے پاس پڑی ہوئی تھی پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اس گھڑی والے کے وسیلے سے تختی ٹال دے۔ اچانک مارشل لاء آفیسر نے اس وسیلہ کی دعا کے بعد اپنے فیصلہ میں ترمیم کی کوڑوں کی بجائے جرمانہ کر دیا۔ اور اس مصیبت سے نجات مل گئی پھر میں حاضری کے لئے دربار شریف آیا تو حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اب تو لوگ گھڑیوں سے بھی کام لے لیتے ہیں اور میں سمجھ گیا کہ حضرت نے مجھے ہی فرمایا ہے۔

26- بشیر احمد حوالدار پولیس صادق آباد بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک جدی پیر صاحب جو جادوگر

تھے جب میں حضرت قبلہؒ کا مرید ہوا اور خاندان کے اور لوگ بھی مرید ہوئے تو وہ میرا بہت مخالف ہوگیا ایک رات اس نے مجھ پر جادو کا حملہ کیا۔ مجھے ایسے لگا جیسے میرا دم نکل رہا ہے میں نے جو حضرت قبلہؒ کا تصور کیا تو مجھے نجات مل گئی۔ پھر حضرت قبلہ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ پیر اب آپ کے گاؤں میں نہیں آئے گا۔ کچھ عرصہ بعد وہ مرگیا۔ اور اس سے جان چھوٹ گئی۔

27- ایک مرید محفل سماع میں وجد والوں کو دھکے دیتا تھا ایک بار ایسا ہوا کہ ایک آدمی کو وجد بہت تیز آیا وجد والے کا ہاتھ اس تیزی سے دھکے دینے والے مرید کی آنکھ میں لگا کہ اس کا ڈیلہ اپنی جگہ چھوڑ کر باہر آگیا یوں لگا کہ جیسے یہ کانا ہو جائے گا۔ حضرت قبلہؒ نے اس کو دوائی بتلائی کہ کنوار گندل کو درمیان سے کاٹ کر توے پر گرم کر کے آنکھ پر باندھ کر سوجاؤ اس نے ایسے ہی کیا۔ صبح اٹھا تو آنکھ بالکل صحیح تھی کانا ہونے سے بچ گیا اور دھکا دینے کی گستاخی کی سزا پائی۔

28- ایک دفعہ سکھر میں ایک انگریز انجینئر پاور ہاؤس میں انچارج تھا۔ اور واپس لندن جانا چاہتا تھا۔ اور لندن جانے کے لیے بہت پریشان تھا۔ اس کے ایک ماتحت اہلکار سلسلہ عالیہ سے وابستہ تھے۔ انہوں نے انگریز چیف انجینئر سے کہا کہ ہمارے پیرو مرشد بہت بڑے ولی کامل ہیں۔ آپ کی دعا مقبول بارگاہ ہوتی ہے۔ آپ اپنی مشکل حضرت قبلہ عالمؒ سے جاکر عرض کریں۔ وہ انگریز حاضر دربار عالی ہوا اس وقت حضرت قبلہ عالمؒ حرم پاک میں تشریف لے جاچکے تھے۔ انگریز آفیسر نے دربار شریف میں جھاڑو دیا اور صفائی کی۔ جب حضور قبلہ عالمؒ باہر تشریف لائے انگریز آفیسر نے نہایت ادب سے آپ کو سلام کیا۔ اور مودبانہ طریقے سے اپنا مدعا پیش خدمت کیا۔ آپ نے فرمایا تم کب جانا چاہتے ہو کل یا پرسوں انگریز یہ سن کر بڑا خوش ہوا اور عرض کی جب میرا کام فرما دیں آپ نے ارشاد فرمایا جا کل تک ہو جائے گا۔ انگریز آفیسر اس فرمان کو بہت بڑے کام کے ہونے کے لئے بڑا عجیب سا محسوس کر رہا تھا۔ دوسرے دن ٹیلی گرام آیا کہ تم چارج اپنے نائب کو دے دو اور اپنے جانشین کا انتظار کیے بغیر لندن پہنچو اس انگریز انجینئر نے اپنا سامان باندھتے ہوئے سلسلہ عالیہ کے بھائی سے کہا کہ یہ رقم میری طرف سے آپ کی خدمت میں نیاز پیش کر دینا۔ اور عرض کرنا کہ ہم نے آخرالزمان نبیؐ کی امت میں آپ جیسا مسیحا نہ دیکھا ہے۔ قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا کہ ہم کفار کے کام فوراً کر دیتے ہیں تاکہ وہ ہمارے دربار سے مایوس ہو کر نہ جائیں۔

29- آپ کے ایک مرید نے خواب دیکھا کہ شہنشاہ ایران نے اس مرید صاحب کی تواضع انگور۔

سیب ۔ سے کی اور تواضع کے بعد دست بستہ عرض گزار ہوا کہ میری سفارش حضرت قبلہ عالمؒ سے کرو کہ آپ مجھے معاف فرمادیں۔ وہ مرید صاحب دوسرے دن خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سفارش کے لیے عرض کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نہ تو شہنشاہ ایران کو معاف کریں گے اور نہ ہی خمینی کو دونوں شیعہ ہیں۔

30- محمد افضل بیان کرتے ہیں کہ میرا موٹر سائیکل یاماہا چوری ہو گیا موٹر سائیکل پائلٹ سیکنڈری سکول سے چوری ہوا اس کے بعد تھانے میں رپورٹ کروائی اس کام میں تقریباً مغرب کا وقت ہو گیا۔ مغرب کی نماز کے بعد ذکر کرتے وقت میں نے یہ چوری کا واقعہ اپنے حضرت قبلہ عالمؒ سے عرض کیا اگلے روز میں دربار عالیہ میں حاضر ہوا سرکار محفل میں تشریف فرما تھے۔ ہلکا ہلکا مسکرا رہے تھے۔ میں نے جاتے ہی قدم بوسی کرنے کے بعد موٹر سائیکل چوری کی رپورٹ پیش کی۔ اور عرض کی کہ حضرت میری موٹر سائیکل واپس دلوا دیں۔ آپ مسکرائے فرمانے لگے کہ افضل تو یہ بتا کہ وہ چور جو چوری کر کے موٹر سائیکل لے گئے ہیں کیا وہ واپس کرنے کے لیے لے گئے ہیں میں نے عرض کی کہ حضرت میرا بھی اس کے بغیر گزارہ نہیں ہے آپ نے فرمایا دعا کریں گے۔ تیسرے ہی روز کوئی تھانے کی دیوار کے ساتھ میری چوری شدہ موٹر سائیکل کھڑی کر کے چھوڑ گیا۔ دن چڑھنے پر تقریباً دس بجے تھانے والوں نے اسے لاوارث سمجھ کر اندر کھڑی کر لی۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ تمہاری موٹر سائیکل آگئی ہے۔ وہ آکر لے جاؤ چنانچہ میں تیسرے روز آکر لے گیا۔

31- بھائی صاحب عبدالقادر ریٹائرڈ پولیس حوالدار نے اپنا واقعہ یوں بیان کیا یہ مئی 1966ء کا واقعہ ہے کہ میں اور ایک رنگروٹ سپاہی کوئٹہ سے ایک قیدی لے کر پسنجر ٹرین سے روانہ ہوئے۔ قیدی جو سید بھی تھا گوجرانوالہ لے جانا تھا شاہ صاحب (قیدی) جلال پور جٹاں گجرات کے رہنے والے تھے دوسرے دن رات کے وقت جب گاڑی خانیوال اور ساہیوال کے درمیان سفر کر رہی تھی۔ عبدالقادر کے پیٹ میں تکلیف ہوئی۔ قیدی دوسرے سپاہی کے حوالے کر کے لیٹرین چلا گیا جب لیٹرین سے واپس آیا تو سپاہی اونگھ رہا تھا اور قیدی غائب تھا۔ جب میں نے سپاہی سے قیدی کے متعلق پوچھا تو کہنے لگا ابھی یہیں تھا اور سپاہی سیٹ سے نیچے گر گیا قیدی کی ہتھکڑی سپاہی کی بیلٹ کے ساتھ باندھی ہوئی تھی اور قیدی غائب تھا۔ اور ہتھکڑی کے ساتھ چابی بھی لگی ہوئی تھی۔ معلوم نہیں کہ سپاہی نے چابی خود دی ہے یا کہ قیدی کے پاس چابی تھی۔ لہٰذا رات کو ہم دونوں تقریباً تین بجے کوٹ جھنڈارام اسٹیشن پر اترے اور جنگل میں قیدی کی تلاش شروع کر دی

لیکن قیدی نہ ملا۔ پھر دوسری گاڑی سے ہم لوگ ساہیوال اسٹیشن چلے گئے۔ اور ریلوے تھانہ میں رپورٹ درج کرادی۔ اب خوف کی وجہ سے نیند بھی نہیں آرہی تھی کہ صبح ہم لوگوں کو جیل بھیج دیں گے۔ آخر صبح اذان کے وقت آنکھ لگ گئی اور خواب دیکھا کہ ایک ویران جنگل میں ایک کنواں ہے جو بہت ویران اور گہرا ہے اور میں یعنی عبدالقادر اس میں غوطے کھا رہا ہوں سمجھتا ہوں کہ اب ڈوبا اور اب ڈوبا۔ جنگل کے درندے شیر' بھیڑیئے وغیرہ آوازیں دے رہے ہیں اور میں سخت خوفزدہ ہوں۔ اتنے میں حضور قبلہ عالمؒ تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا میرے ہاتھ میں ہاتھ ڈالو "آنا" فانا" مجھے کنویں سے نکال کر باہر کھڑا کردیا میری آنکھ کھل گئی میں رونے لگا خواب سے مجھے یقین ہوگیا کہ میرے آقا و مولا نے مجھے بچالیا ہے صبح ایس ایچ او نے کہا کہ آپ لوگ میرے مہمان ہیں کھانا ہمارے ساتھ کھائیں دوسرے دن ڈی آئی جی کسی قتل کے کیس کے سلسلہ میں لاہور سے ساہیوال آیا تو اس کے سامنے میرے بیان ہوئے۔ ڈی آئی جی نے بہت دباؤ ڈالا کہ قیدی سے کتنے پیسے لئے ہیں۔ میں نے صاف صاف بتادیا کہ میں نے کوئی پیسہ نہیں لیا اور رنگروٹ ساتھی کے خلاف بھی کوئی بیان نہ دیا۔ کیونکہ وہ نیا آدمی تھا اور رو رہا تھا میں نے کیس بھی اپنے اوپر لے لیا۔ ڈی آئی جی صاحب نے سٹینو سے کہا کہ عبدالقادر کے بیان لکھ کر جرم کے تحت اس کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے اور خود قتل کیس کی تفتیش پر چلے گئے۔ ایس ایچ او صاحب بھی ساتھ چلے گئے۔ ڈی آئی جی صاحب نے ایس ایچ او صاحب سے راستہ میں پوچھا تم ہمارے ساتھ کیوں جارہے ہو۔ تو ایس ایچ او نے کہا کہ یہ حوالدار بہت نیک آدمی ہے۔ اس نے قیدی سے کچھ نہیں لیا۔ تو ڈی آئی جی نے ایس ایچ او کو سخت جھاڑا کہ تم کو کتنے پیسے ملے ہیں۔ تم بھی حوالدار کے ساتھی ہو۔ اس نے پھر عرض کی کہ نہ تو اس نے رشوت لی ہے اور نہ میں نے پیسہ پائی لیا ہے یہ بہت اچھا آدمی ہے تو ڈی آئی جی صاحب نے فرمایا پھر تم کیا چاہتے ہو۔ تو ایس ایچ او نے جواب دیا کہ آپ نے اس حوالدار کے خلاف پرچہ کا حکم دیا ہے اور دفعہ لگا کر جیل بھیج رہے ہو تب ڈی آئی جی کو رحم آگیا اور حکم دیا کہ اس کی تار کوئٹہ پولیس کو دے دیں اگر وہ اس کے خلاف محکمانہ کاروائی کریں تو یہ کاغذات اس حوالدار کو واپس دے دیں اور اگر کوئٹہ پولیس اس کو جیل بھیجنا چاہے تو پھر پرچہ کاٹ کر جیل بھیج دیں۔ محرر صاحب مجھے چائے پلا رہے تھے کہ ایس ایچ او صاحب نے چائے کا کہا ہے اور میں نے انکار کردیا کہ مجھے جیل میں چائے کون پلائے گا اس اثناء میں ایس ایچ او صاحب مع کاغذات کے تھانہ میں واپس آگئے اور کہنے لگے خان صاحب آپ کو مبارک ہو کہ ڈی آئی جی صاحب نے ڈپارٹمنٹل انکوائری کے متعلق کوئٹہ میسیج کا کہا

ہے اور کوئٹہ سے جواب ملنے کے بعد آپ کا فیصلہ ہوگا اور مجھے زیر تفتیش رکھ لیا۔ اور پولیس نفری کے ساتھ گجرات جلال پور جٹاں میں قیدی ڈھونڈتے رہے لیکن وہ نہ ملا آخر ایس ایچ او صاحب ساہیوال نے فرمایا کہ ہم آپ کو گاڑی کا پاس دیتے ہیں آپ کوئٹہ چلے جائیں جیسے ہی میں کوئٹہ پہنچا میں نے اپنا بیلٹ اتار کر جیب میں رکھ لیا میرا خیال تھا کہ قیدی بھاگنے کی اطلاع تو دفتر پہنچ گئی ہوگی اور مجھے نوکری سے بھی معطل کردیا ہوگا اور اب یہ بیلٹ میگزین پھر جمع کروانا پڑے گا لیکن میرے آقا و مولا کا کرم تو دیکھیں کہ جب میں دفتر پہنچا تو محرر کہنے لگا۔ غلام قادر اپنے ملک گئے تھے وہاں کا موسم کیسا ہے اس نے قیدی کے متعلق کچھ نہ پوچھا جب میں دفتر سے باہر نکلا تو بے اختیار رو پڑا کہ کہاں میری کوتاہی اور کہاں میرے آقا و مولا کی کرم نوازی۔ ایک ماہ زیر تفتیش رہنے کے بعد واپس کوئٹہ آیا تھا۔ میں اور میرا ساتھی سپاہی اپنی اپنی ڈیوٹی پر چلے گئے کسی کو محسوس تک نہ ہوا۔ شام کو رول کال پر میری میگزین پر حوالدار ڈیوٹی لگ گئی جب دوسرے دن ڈیوٹی سے فارغ ہوا تو کوئٹہ بیکری پر قبلہ جناب چچا حضورؒ کی خدمت میں حاضری دی تو آپؒ نے فرمایا "عبدالقادر تساں افسراں نے کچھ آکھیا تے نہیں" (یہ ملکی زبان) میں حاضری کے بعد واپس بارک میں آگیا اور اپنی ڈیوٹی کرتا رہا اور وقتاً" فوقتاً" قبلہ عالمؒ کو خواب میں دیکھتا کہ آپ دفتروں میں فیصلے فرما رہے ہیں حتیٰ کہ اگست میں ساہیوال کی عدالت نے مجھے بلایا لیکن حضورؒ کے صدقہ میں کوئٹہ میں کسی نے نہیں پوچھا میرا ساتھی۔ ایک محرر اور میں ساہیوال گئے ایس ایچ او تھانہ بھی ساتھ تھے عدالت میں سیشن جج صاحب کے سامنے بیان دینے تھے میں نے شلوار کرتہ اور تاج مبارک پہنا ہوا تھا۔ میں نے ایس ایچ او صاحب سے پوچھا کہ کیا وردی پہن لوں اس نے جواب دیا جو تم نے پہنا ہوا ہے اس سے اچھی وردی کون سی ہے۔ جب جج صاحب کے سامنے پیش ہوا تو جج صاحب نے ایس ایچ او تھانہ سے کہا کہ یہ ہمارے مہمان ہیں ان کو چائے پلاؤ۔ لہٰذا وہ مجھے وکیلوں کے چائے پینے کی جگہ پر لے گیا اور چائے پلانے کے بعد دوبارہ جج صاحب کے پاس لے گیا۔ جج صاحب نے بیان لینے کی بجائے ایس ایچ او صاحب سے فرمایا اگر یہ ٹھہرنا چاہیں تو ہمارے پاس ٹھہر جائیں یہ ہمارے مہمان ہیں اور اگر جانا چاہیں تو جاسکتے ہیں میں اور میرے دونوں ساتھی اسٹیشن پر چلے گئے۔ تفتیشی افسر نے کہا کہ تیز رو پر جانے کی بجائے ایسی گاڑی سے جائیں جو سیدھی کوئٹہ جائے لیکن میں نے کہا کہ تیز رو سے سکھر جائیں گے وہاں میرے گاؤں والے رہتے ہیں ان سے ملاقات کروں گا چونکہ وہ آفیسر شیعہ تھا اس لئے میں نے اپنے پیرومرشد کا نام نہیں لیا حالانکہ میں نے قبلہ عالم کی خدمت میں ہی حاضری دینی تھی۔ وہ بضد تھا کہ سیدھے کوئٹہ جائیں

لیکن ٹکٹ ہی نہ ملا اور حضورؒ کے کرم سے ہم تیز رو سے ہی روانہ ہوئے۔ میں روہڑی اتر کر سکھر دربار شریف چلا گیا اور میرے ساتھی روہڑی اسٹیشن پر شام تک کوئٹہ پسنجر کا انتظار کرتے رہے میں جونہی دربار شریف پہنچا تو قبلہ عالمؒ بیٹھک میں تشریف فرما تھے اور کچھ لوگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے وہیں پر منظور حسین شاہ صاحب نے حضور قبلہؒ کی خدمت میں عرض کی حضورؒ عبدالقادر بہت پریشان ہے اس کو ہر وقت جیل نظر آتی ہے تو قبلہ عالمؒ جو حقہ نوش فرما رہے تھے تو حضورؒ نے جواب دیا کہ عبدالقادر کو جیسے ہی ٹمن ملا تو اس کو موت کی پڑ گئی اس کو پوچھو کہ وہاں کا موسم کیسا تھا اور اس کے ساتھ سیشن جج اور عدالت نے کیا سلوک کیا۔ آپؒ نے فرمایا یہ تو بری ہی بری ہے۔ آپؒ نے نہایت شفقت فرمائی اور فرمایا وہ سزا کا سوچتا ہے ہم سزا نہیں ہونے دیتے تقریباً دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے یہ تو بری ہی بری ہے شام کی گاڑی سے کوئٹہ روانہ ہو گیا اور اپنی ڈیوٹی پر پہنچ گیا۔ آج تک کسی کو پوچھنے کی جرات نہیں ہوئی۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا   کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے۔

33- اسلام الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم سے پہلے ایک قوال تھے جو ماہانہ محفل حضرت قبلہؒ کے آستانہ پر کیا کرتے تھے۔ ایک بار اسی تاریخ کو کہیں اور سے ان کو بلاوہ آگیا وہ قوال آستانے کی ماہانہ محفل چھوڑ کر ان کے ہاں چلا گیا۔ صبح آکر عرض کی کہ میری بھابھی فوت ہو گئی تھی اس لئے میں حاضر نہیں ہو سکا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہاں بھئی فوت ہو گئی ہو گی۔ قوال کی بھابھی فوت نہیں ہوئی تھی جھوٹ بول رہا تھا۔ اگلے دن واقع ہی قوال کی بھابھی فوت ہو گئی پھر وہ قوال حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور معافی معانگی کہ مجھے سزا مل گئی ہے۔ حضرت قبلہؒ نے اسے معاف فرما دیا۔

34- طارق فردوسی صاحب سکنہ واہ سیمنٹ فیکٹری بیان کرتے ہیں کہ میرے دوست کی بہن کی ایک سہیلی جو کہ ایبٹ آباد کی رہنے والی تھی اور وہ پشاور یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔ اسے بلڈ کینسر تھا اور وہ ہر چھ ماہ بعد اپنا خون تبدیل کرواتی تھی اس بہن نے میرے سے ذکر کیا تو میں نے اور

بھائی غلام رسول صاحب واہ والے نے باباجی حضور کی ٹوپی مبارک دھو کر اس کا پانی مبارک خود بھی پیا اور چھوٹے ٹیکے والی شیشی میں بھر کر میں نے بہن کو دے دیا اور کہا کہ یہ اپنی سہیلی کو پلا دینا اس نے اسی طرح کیا اور اس کے بعد وہ سہیلی ٹھیک ہوگئی بعد میں باقاعدہ وہ مجھ سے ملنے اور شکریہ ادا کرنے کے لئے آئی تھی۔ تو اس نے کہا کہ میرے ذہن میں یہ تھا کہ آپ کوئی بزرگ ہوں گے آپ کی داڑھی ہوگی مگر آپ تو بالکل عام آدمیوں کی طرح ہیں اس پر میں نے اسے بلکہ جو سہیلیاں بھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان سب کو بتایا کہ یہ کمال ہمارے باباجی حضور کا ہے ہمارا نہیں بعد میں میرے دوست کی بہن جو اب میری اپنی بھی بہن اپنی خالہ کے ساتھ رحمٰن پور شریف مزار مبارک پر حاضری کے لئے آئیں اور سکھر شریف بھی چاچاجی حضور کے مزار پر بھی حاضری دی۔

35- نذر الٰہی صاحب واہ سیمنٹ کمپنی بیان کرتے ہیں کہ حضور قبلہ عالمؒ کے وصال مبارک سے چند روز پہلے حضور قبلہ عالمؒ میرے خواب میں تشریف لائے۔ آپ نے ثمر کا سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا اور سر مبارک ننگا تھا یعنی ٹوپی یا رومال مبارک سر پر نہ تھا۔ آپ تشریف لائے اور تمام بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ارشاد فرمایا کہ ہم جا رہے ہیں میرے چھوٹے بیٹے جس کا نام نثار ہے اس نے اٹھ کر کچھ بات کی تو میں نے اسے کہا کہ آرام سے بیٹھو تو حضور قبلہؒ نے فرمایا کہ اس کو کچھ نہ کہو جو کرتا ہے کرنے دو۔ میرے جن بچوں کے سر پر حضور قبلہ عالمؒ نے ہاتھ مبارک پھیرا ان میں میرا بڑا بیٹا نصیرالدین موجود نہ تھا جو کہ بعد 1993ء سات (7) صفر کو انتقال کر گیا۔

36- کریم بخش سکنہ چک عباس بیان کرتے ہیں کہ میرا کاروبار بالکل ٹھپ ہوگیا میں انتہائی مایوس ہوگیا میں سکھر شریف میں حضرت قبلہؒ کے پاس پہنچا بہت رویا اور عرض کی کہ حضورؒ میں تو خود کشی کرلوں گا۔ میرے پاس پیسہ بھی نہیں ہے جو کاروبار کروں۔ حضرت قبلہؒ نے مجھے فرمایا خود کشی حرام موت ہے۔ تکلیفیں تو پیغمبروں کو بھی آتی رہی ہیں۔ حضرات کرم کریں گے پھر میں واپس رحیم یار خان آگیا ایسے میں ایک اجنبی آدمی مجھے ملا اور کہا کہ میں سندھ سے آیا ہوں یہاں کاروبار کرنا چاہتا ہوں اگر تم کام کرنا چاہتے ہو یہ لو تین ہزار روپے۔ اور ہوٹل کھول لو۔ اس شراکت پر میں حیران ہوگیا کہ یہ آدمی اجنبی ہے مجھے رقم کیوں دے رہا ہے میں نے رقم لے لی۔ اور ہوٹل کھول لیا ہوٹل خوب چلا۔ میری غربت دور ہوگئی پھر وہی شخص واپس سندھ چلا گیا اور آٹھ (8) ماہ بعد آیا اور رقم واپس لی اور چلا گیا۔

37- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ نور محمد سکھر کی ایک ممانی تھی اس کو ہر جمعرات کے دن سایہ ہوتا تھا

اس میں جن بولتا کہ میں فلاں بزرگ ہوں عورتیں اس کے گرد جمع ہوجاتی تھیں۔ پھر وہ دنیاوی معاملات اس کے پیش کرتی تھیں پھر وہ جھوٹی سچی باتیں بتاتا۔ جو کچھ صحیح بھی ہوتی تھیں۔ نور محمد بھی ایک جمعرات کو اس کے پاس گیا اس نے ہمارا تصور کیا اور دو تین جوتے اپنی ممانی کے سر پر لگا دیئے۔ آج دن تک اس کو جن کا سایہ نہیں ہوا۔

38- حضرت قبلہؒ حاصل پور تشریف لے گئے۔ حافظ غلام سرور کے والد ایک دوسرے بزرگ سے مرید تھے تو اس کے والد نے حضرت سے کہا کہ ہمارے پیر صاحب آرہے ہیں آپ بھی ہمارے ساتھ اسٹیشن چلیں تاکہ استقبال ہوجائے۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا چلتے ہیں۔ آپ ان کے ساتھ اسٹیشن چلے گئے۔ گاڑی کا انتظار کیا وہ پیر صاحب نہیں آئے ان کا پیغام آگیا کہ آج ہم نہیں آسکتے۔ کل آئیں گے۔ حضرت واپس تشریف لے آئے۔ اگلے دن پھر انہوں نے کہا آپ پھر اسٹیشن چلیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم روز روز نہیں جاتے۔ بعد میں معلوم ہوا ان کے پیر صاحب نے آنا تو کل ہی تھا اچانک ایک مرید نے بہاول پور میں زبردستی اتار لیا وہ پیر حضرت کے استقبال کے لائق نہیں تھا۔

39- کوئٹہ قیام کے دوران ایک پیر صاحب مع مریدوں حضرت کی محفل میں آتے تھے۔ ایک محفل میں اس پیر نے حضرت کے ایک مرید کو ڈانٹا۔ حضرت کو یہ بات ناگوار گزری۔ حضرت قبلہؒ نے دل میں ارادہ کیا کہ آئندہ یہ پیر ہماری محفل میں نہ آئے۔ آئندہ جب محفل ہوئی تو اس پیر کے ساتھ ایسے ہوا کہ وہ کمرے میں سو رہا تھا اس کے مرید نے بے دھیانی میں تالا لگا دیا وہ سمجھا اندر کوئی نہیں ہے خود وہ مرید کام پر چلا گیا آدھی رات ہوگئی اور وہ مرید نہ آیا نہ ہی کوئی اور آدمی آیا۔ محفل کا وقت بھی گزر گیا پھر وہ پیر حضرت قبلہؒ کی محفل میں آنا چھوڑ گیا۔

40- بابا محمد رمضان سکنہ حاصل پور بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس فارم کی زمین تھی ایک افسر ان کو نکالنا چاہتا تھا قریب تھا کہ زمین سے نکال دے میں نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا کون تمہیں زمین سے نکال سکتا ہے۔ بس وہ افسر ناکام ہوگیا اور زمین ہمارے پاس ہی رہی اور اس افسر کا تبادلہ بھی ہوگیا۔

41- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہمارے سے ایک عورت مرید تھی وہ عورت کہیں جا رہی تھی اس کو سانپ نے ڈس لیا اس نے وہیں بیٹھ کر ذکر اور تصور کیا اور اپنا لعاب لگا لیا۔ سانپ کے زہر نے اثر نہیں کیا۔ سلسلہ عالیہ کے دو بھائیوں ندیم صاحب اور سراج صاحب سکنہ رحیم یار خان ان دونوں کو بھی سانپ نے ڈس لیا تھا۔ حضرت قبلہؒ نے پانی دم کرکے دیا۔ جس سے سانپ کے زہر

نے اثر نہیں کیا۔

42- حاجی عبدالمجید صاحب خلیفہ اعظم سکنہ کوئٹہ سکھر شریف حضرت نبی رضاؒ کے عرس کے لئے آرہے تھے۔ ٹرین ہی میں آپ کو فالج ہوگیا۔ حضرت قبلہؒ عرس کے موقع پر سکھر میں موجود تھے۔ حاجی ابراہیم صاحب، حاجی عبدالمجید صاحب کے ساتھ تھے انہوں نے انہیں ٹرین سے اتارا۔ اور دربار لے آئے۔ حاجی عبدالمجید صاحب نے حضرت سے عرض کی کہ میں تو سرکاری ڈیوٹی پر ہوں مجھے جلد تندرست ہونا چاہئے۔ حضرت نے فرمایا ٹھیک ہوجاؤ گے۔ حاجی صاحب ڈیڑھ ماہ بعد ہی صحت یاب ہوئے ان کے ہاتھ پاؤں صحیح کام کرنے لگے۔ امام الاولیاء قدس اللہ العزیز کا عرس مبارک حضرت کی حیات میں سخت گرمیوں کے دنوں میں آتا تھا۔ سخت حبس ہوتی تھی اور ہوا بھی نہیں چلتی تھی۔ حاجی عبدالمجید صاحب خلیفہ اعظم کوئٹہ حضرت قبلہؒ سے عرض گزار ہوئے کہ حضرت ہوا چلواؤ۔ بھائی لوگ حبس سے بہت پریشان ہیں۔ اکثر عرس سے ایک دو دن پہلے بارش ہوتی جب تک عرس ہوتا خوب لگاتار ہوا چلتی۔ جب عرس مبارک ختم ہوجاتا ہوا بھی بند ہوجاتی اور پہلے جیسا موسم ہوجاتا۔ حضرت قبلہؒ ملک فضل احمد شاہ صاحب' حاجی عبدالمجید صاحب' علی بھائی' عبدالرزاق انڈیا زیارات مزارات کے لئے گئے۔ پہلے کان پور شریف گئے۔ پھر وہاں سے مزارات کی زیارتیں کرتے ہوئے اجمیر شریف داخل ہوگئے وہاں اپنا ویزہ انٹری کروانے کے لئے تھانے گئے۔ انسپکٹر نے کاغذات دیکھ کر کہا کہ تم کان پور سے کبھی کے چلے ہوئے ہو۔ اتنے دن بیچ میں کہاں رہے۔ کیوں نہ تمہیں جاسوسی کے الزام میں جیل میں بند کردیا جائے۔ تو حاجی عبدالمجید صاحب نے رعب دار آواز میں کہا کہ ہم تو خواجہ اجمیر کے مہمان ہیں کردو اندر۔ اس سے انسپکٹر سہم گیا اور کہا کہ جاؤ اور کاغذات کی انٹری بھی کردی۔

43- واقعہ ہے کہ ایک جوان عورت جو حضرت قبلہ عالمؒ سے مرید ہوئی جو بیمار ہوگئی۔ نزع کا وقت آگیا وہ عورت رحیم یار خان کی تھی۔ نزع میں اس نے کہا کہ حضرت قبلہؒ آگئے ہیں یہ کہتے ہوئے فوت ہوگئی۔

دوسرا واقعہ جوکہ حاصل پور کا ہے حیات نام کے ایک مرید تھے وہ بھی نزع کے وقت کہہ رہے تھے کہ حضرت قبلہ عالمؒ آگئے یہ کہتے ہوئے فوت ہوگئے۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا نزع کے وقت عزرائیل پیر کی صورت میں آتے ہیں۔

44- سکھر قیام کے دوران ملاں عبدالمجید صاحب' حضرت قبلہؒ کے ہمسائے تھے۔ حضرت نے ان سے دو سو روپے قرض لیا۔ کچھ دنوں بعد مجید صاحب کو پیسوں کی ضرورت پڑی مجید صاحب دل

میں سوچ رہے تھے کہ حضرت قبلہ عالمؒ سے پیسے کیسے مانگوں۔ اچانک ایک دن صبح صبح حضرت قبلہؒ نے مجید صاحب کا دروازہ کھٹکھٹایا مجید صاحب' دروازہ کھولنے آئے تو حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ یہ لو بھئی اپنے دو سو روپے۔

45- رانا محمد اسلم سکنہ رحیم یار خان کی اپنے خاندان میں منگنی ہوئی وہ انکاری ہوگئے وہ رانا صاحب پر جادو بھی کرتے۔ رانا صاحب انتہائی نڈھال ہوگئے۔ ماموں زور داد خان رانا صاحب کی دکان سے سودا خریدتے تھے۔ ماموں صاحب نے رانا صاحب سے کہا کہ ہمارے حضرت رحمٰن پور شریف میں رہتے ہیں وہاں چلے آؤ تو رانا صاحب مرید ہوگئے۔ ان کے جادو کے اثرات بھی ختم ہوگئے اور انہیں رشتہ دینے کا بھی اقرار کرلیا۔ اور شادی بھی ہوگئی۔

46- ایک واقعہ ہے کہ رمضان شریف کا مہینہ تھا ایک مرید جس کا نام محمد فرید سکنہ رحیم یار خان رات کے وقت دربار شریف میں سوئے ہوئے تھے چند پیر بھائی بھی ساتھ لیٹے ہوئے تھے۔ تو ایک پھن والا کالا سانپ فرید صاحب کے پیٹ پر چڑھ گیا۔ فرید صاحب کی نیند اکھڑ گئی اور انہوں نے جمپ لگایا اور دور جاگرے۔ سب پیر بھائی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور سانپ کو مار دیا۔ صبح مرے ہوئے سانپ کو حضرت قبلہؒ کے سامنے لے گئے اور پورا واقعہ سنایا۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ ہم رات ہی دیکھ رہے تھے کہ ہمارا مرید سویا ہوا ہے ایک سانپ اس کو کاٹنا چاہتا ہے تو ہم عصا سے اس سانپ کو ہٹا رہے ہیں۔

47- حضرت قبلہ عالمؒ کے کوئٹہ قیام کے دوران آپ کی غیر موجودگی میں ایک شخص آپ کی مسند پر بیٹھ گیا تو اس کے چوتڑوں پر پھوڑے نکل آئے اس نے حضرت قبلہؒ سے معافی مانگی تو پھر تندرست ہوگیا۔

48- حضرت قبلہ عالمؒ کے وصال کے بعد ایک مرید محمد عباس تونسوی حضرت قبلہؒ کے فراق میں مجذوب ہوگیا اور وہ کہتا کہ ہر ذرے میں اللہ ہے میں کہاں پاؤں رکھوں پھر ان کا دربار عالیہ میں ہی وصال ہوگیا۔ ان کی لاش تونسہ پہنچائی گئی۔

49- عمر فاروق فرانسیسی نو مسلم تھا۔ اس کے ساتھ ایک اور بھی فرانسیسی تھا۔ جب فاروق انڈیا گیا تو اس نے اسی فرانسیسی جس کا نام دانیال تھا سے بات کی کہ میں پاکستان میں ایک بزرگ سے مسلمان ہوگیا ہوں وہ بھی ساتھ چلا آیا۔ عرس کا موقع تھا عرس کے بعد دانیال افسردہ ایک کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ بنیامین نے انگلش میں پوچھا۔ افسردہ کیوں ہو؟ دانیال نے جواب دیا میں نے انڈیا میں محنت سے جادو سیکھا تھا وہ یہاں آنے سے ختم ہوگیا ہے دانیال حضرت قبلہؒ سے مسلمان نہیں

ہوا اور ویسے ہی چلا گیا۔

50- محمد سلیم صاحب حضرت قبلہ عالمؒ سے مرید تھے وہ برطانیہ میں رہتے تھے۔ انہوں نے عرس مبارک میں رحیم یار خان آنا تھا۔ مگر فلائیٹ نکل گئی صرف ایک روز عرس مبارک میں رہ گیا تھا۔ انہوں نے وہیں سے حضرت قبلہ عالمؒ کو پکارا کہ ہم نے عرس مبارک میں آنا ہے ہماری مدد فرمائیں اچانک ائر پورٹ کے عملہ نے اعلان کیا کہ ایک اور فلائیٹ پاکستان کے لئے تیار کردی گئی ہے چنانچہ اس پر میں سوار ہو کر پاکستان آگیا۔ یہاں آکر حضرت قبلہؒ سے ملا آپ نے فرمایا کہ تم برطانیہ چھوڑ دو اور سعودی عرب چلے جاؤ تو انہوں نے اس وقت تو کہا کہ جی ٹھیک ہے مگر پھر برطانیہ ہی چلا گیا تو جب اس کی بیٹیاں جوان ہوئیں تو بیٹیاں اور بیوی دونوں آزاد ہوگئیں۔ سلیم صاحب نے ان پر پابندی لگائی پھر بیوی نے طلاق لے لی اور جائیداد بھی نصف سے زیادہ "قانوناً" چھین لی پھر سلیم صاحب نے غور کرکے سوچا کہ حضرت قبلہؒ نے سچ ہی تو فرمایا تھا اگر میں آپ کے فرمان پر عمل کرلیتا تو سعودیہ چلا جاتا تو یہ بربادی نہ ہوتی نہ بیوی بیٹیاں تباہ ہوتیں اور نہ جائیداد جاتی۔

51- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ ہمارے ایک پیر بھائی تھے۔ اس کو محویت رہتی تھی وہ ایک چونے کے گودام میں ملازم تھے۔ وہ چونا لینے کسی گودام میں گئے تو کونے میں سوگئے۔ گودام کو کسی نے باہر سے تالہ لگا دیا۔ ہفتہ بھر گودام کو کھولنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ ہفتہ بھر کے بعد جب گودام کھولا تو وہ ایک کونے میں سوئے ہوئے تھے۔ اور انہیں جگایا اور وہ باہر نکلے اور کہا مجھے تو پتہ ہی نہیں میں ہفتہ سے سو رہا ہوں۔

52- محمد اسلم جج صاحب نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ کیا میں کوئٹہ میں پلاٹ لے لوں تو حضرت قبلہؒ نے فرمایا کیا کرو گے؟ پنشن سے پہلے انتظام ہوجائے گا۔ حضرت قبلہؒ کے وصال کے کچھ عرصہ بعد جج صاحب گریجوایٹی کی رقم نکال کر بمعہ بیوی حج پر چلے گئے وہیں مکہ شریف میں جج صاحب کا انتقال ہوگیا۔ وہیں دفن ہوئے جج صاحب کی اولاد وغیرہ کوئی نہ تھی ساری زندگی انہوں نے نہ رشوت لی نہ کوئی جائیداد بنائی اور نہ ہی کار لی۔

53- مستری محمد شریف رحیم یار خان بیان کرتے ہیں کہ ایک پھوڑا میرے پاؤں پر نکل آیا جو کسی طرح ٹھیک نہیں ہوتا تھا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ ٹانگ کٹوانی پڑے گی میں لاچار ہوگیا تو میں نے وہ پھوڑا حضرت قبلہ عالمؒ کو دکھایا اس کے بعد وہ پھوڑا ٹھیک ہوگیا۔ میرے بڑے بھائی رحمت علی صاحب کے پاس درد کی مرہم تھی۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا یہی لگاؤ میں نے لگانی شروع کی۔ تندرست ہوگیا۔

54- محمد فرید صاحب سکنہ حیدر آباد' شاہ عبدالشکور قدس اللہ سرہ العزیز کے خلیفہ تھے ان کو حضرت قبلہؒ نے اپنے ہاں کوئٹہ آنے کی دعوت دی۔ وہ کوئٹہ آگئے محفل سماع بھی تھی کالونی کا ایک چوہدری جو حضرت قبلہ عالمؒ کا مخالف تھا وہ بھی محفل سماع میں "مسخرا" آتا تھا۔ جب سب کو وجد ہوجاتا تو سب اٹھ جاتے تو وہ نہ اٹھتا تھا۔ آلتی پالتی مار کر وہ چوہدری بیٹھا رہتا۔ حضرت قبلہ عالمؒ اس کو کچھ نہ کہتے تھے۔ فرید صاحب جوشیلے تھے انہوں نے اس چوہدری کو ڈانٹا کہ تو بھی وجد والوں کے احترام کے لئے اٹھ اس چوہدری کو بھی غصہ آگیا اس نے آگے سے کہا کہ اگر تو پیر ہے تو میری ٹانگ توڑ دے میرے ہاتھ توڑ دے فرید صاحب نے مراقبے میں اس چوہدری کو بددعا دی لیکن اس چوہدری کو کچھ نہ ہوا۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے دل میں سوچا کہ اس چوہدری کو تو کچھ نہیں ہونا کیونکہ اسے مہلت ملی ہوئی ہے۔ فرید صاحب ہمارے مہمان ہیں اگر اسے کچھ نہ ہوا تو یہ بات بھی ہمیں اچھی نہ لگی۔ پھر حضرت قبلہ عالمؒ نے اسے انگلی کے اشارے سے فرمایا اٹھتا ہے کہ نہیں اس چوہدری کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس کے اوپر وبا آگئی ہو۔ اس کا دل دہل گیا اور اٹھ کر بھاگ گیا۔ اس کے بعد فرید صاحب واپس حیدر آباد لوٹ گئے۔ اور لاہور شریف میں اپنے حضرت قبلہ شاہ شکورؒ کو خط لکھا کہ آپؒ نے بزرگی تو صرف ہادی علیؒ شاہ صاحب کو دی ہے ہمیں صرف خلافتیں دی ہوئی ہیں پھر جب حضرت قبلہؒ اپنے دادا مرشد سے ملے دادا مرشد نے فرمایا خان صاحب آئندہ کسی خلیفے کو اپنے ہاں مت بلانا باقی یہ لگاؤ اللہ کے ساتھ اپنا اپنا ہے۔

55- حضرت قبلہؒ ایک گاؤں والوں کے پاس پیدل دعوت پر تشریف لے جارہے تھے راستہ میں ایک ذخیرہ آتا تھا۔ حضرت قبلہؒ نے کچھ دیر کے لئے وہاں آرام فرمایا ایک اور مسافر وہاں آگیا اسے معلوم ہوا کہ حضرت بہت بڑے بزرگ ہیں تو اس نے مسئلہ پوچھا کہ ولی اور غوث کی نشانی کیا ہے؟ حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ ولی یا غوث دل میں ارادہ کرلے کہ سامنے جو درختوں کا ذخیرہ ہے یہ شام تک نہیں ہونا چاہئے تو نہیں ہوگا۔ حضرت گاؤں میں چلے گئے جب واپس ہوئے تو مزدور اس ذخیرہ کو کاٹ کاٹ کر پھینک چکے تھے۔

ایک ذخیرہ آتا تھا۔ حضرت قبلہؒ نے کچھ دیر کے لئے وہاں آرام فرمایا ایک اور مسافر وہاں آگیا اسے معلوم ہوا کہ حضرت بہت بڑے بزرگ ہیں تو اس نے مسئلہ پوچھا کہ ولی اور غوث کی نشانی کیا ہے؟ حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ ولی یا غوث دل میں ارادہ کرلے کہ سامنے جو درختوں کا ذخیرہ ہے یہ شام تک نہیں ہونا چاہئے تو نہیں ہوگا۔ حضرت گاؤں میں چلے گئے جب واپس ہوئے تو مزدور اس ذخیرہ کو کاٹ کاٹ کر پھینک چکے تھے۔

56- ایک شخص کو مرگی کی تکلیف تھی ہر گھنٹہ بعد مرگی کے دورے پڑتے تھے۔ جب وہ حضرت قبلہؒ سے مرید ہوا ذکر کرنے سے اس کی مرگی والی تکلیف جاتی رہی۔

57- محمد رفیق، خان پور والے کا ایک رشتے دار تھا۔ اس کو دمہ کی تکلیف تھی۔ جب وہ حضرت قبلہؒ سے بیعت ہوا تو حضرت قبلہؒ نے بیعت کرتے وقت ذکر کی تعلیم فرمائی وہ بول بھی نہیں سکتا تھا حضرت قبلہ نے فرمایا ذکر کرو۔ ذکر کرنے سے ہی اس کی تکلیف جاتی رہی۔

58- حضرت قبلہؒ روحانیت میں بھی اپنے مریدوں سے کام لے لیا کرتے تھے۔ محمد رمضان سکنہ چک 123 بیان کرتے ہیں کہ میں خواب میں اپنے کھیتوں میں کام کررہا تھا اتنے میں دو پیر بھائی انڈیا سے موٹر سائیکل پر سوار فضا سے اترتے آئے۔ انہوں نے کہا اندرا نے ہمیں بہت تنگ کیا ہے میں نے ان آدمیوں سے کہا کہ جاؤ اور اندرا کو گولی مار دو۔ اگلے دن خبر آئی کہ سکھ باڈی گارڈوں نے اندرا کو گولیوں سے اڑا دیا ہے۔ یہ واقعہ حضرت قبلہ کے وصال کے بعد ہوا۔

59- شیخ نذر حسین سکنہ وارٹن بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہؒ وارٹن میں اپنے مریدوں کے ہاں آئے ہوئے تھے میں بھی وہیں مرید ہوگیا اور حضرت قبلہؒ کی دعوت کردی۔ میرے ہاں جب حضرت تشریف لائے تو قوالی کا سن کر محلے بھر کے لوگ جمع ہوگئے۔ لیکن میں نے صرف بیس (20) آدمیوں کے کھانا کا انتظام کیا۔ میں بہت پریشان ہوا کہ اتنے آدمیوں کو کھانا کہاں سے کھلاؤں گا۔ میرے چچا مجھے کوسنے لگے کہ اتنے آدمی بلائے ہوئے ہیں اور کھانا صرف بیس (20) آدمیوں کا تیار کیا ہے۔ یہ کیسے پورا ہوگا۔ اور لوگ ہمیں کیا کہیں گے۔ آخر میں نے یہ بات حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ یاحضرت میں نے صرف بیس (20) آدمیوں کا کھانے کا انتظام کیا مگر قوالی کا سن کر سارے محلے کے ارد گرد کے سینکڑوں لوگ جمع ہوگئے ہیں اب کیا ہوگا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جتنے آدمیوں کا کھانا چلتا ہے چلاتے رہو۔ شیخ صاحب کہتے ہیں میں نے ایسے ہی کیا۔ حضرت قبلہؒ کی دعا سے کھانے میں اتنی برکت آگئی کہ سب لوگوں نے کھانا کھایا اور اس کے بعد گھر والوں نے بھی خوب کھایا۔ اتنے آدمیوں کے کھا چکنے کے بعد بھی کھانا بچ گیا۔ یہ حضرت قبلہؒ کی دعا و برکت سے آپ کے طفیل ایسے ہوا۔

60- محمد شفیع بستی لعل بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں روزہ اطہر مدینہ شریف میں ہوں۔ حضرت قبلہؒ آئے تو میں نے عرض کی کہ حضرت آپ یہاں کیسے آئے۔ آپؒ نے ہاتھ مبارک کے اشارے سے فرمایا ہمیں یہاں کام ہے۔ آپ چلے گئے اتنے میں حاجی عبدالمجید صاحب کوئٹہ والے آئے میں نے ان سے بھی یہی کہا کہ آپ یہاں کیسے آئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم

یہاں حضور پاکؐ سے اجازت لینے آئے ہیں کہ یہاں ایک آدمی سلسلے میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کے بعد میں نے ایک صورت دیکھی جو نہایت حسین تھی۔ میں دیکھتے ہی محو ہوگیا۔ اتنے میں حضرت قبلہؒ اور حاجی عبدالمجید صاحب آگئے۔ حضرت قبلہؒ نے حاجی صاحب کو فرمایا کہ شفیع کو جنت البقیع میں دفن کردو۔ حاجی صاحب نے مجھے کھینچا اور دفن کردیا پھر میری آنکھ کھل گئی۔ تین ماہ تک دماغ اس حالت میں رہا کہ ہر طرف مجھے حضرت قبلہؒ ہی نظر آتے تھے۔ اس کے بعد حالات صحیح ہوگئے۔

61- حاجی عبدالرشید سکنہ سکھر بیان کرتے ہیں کہ میں نے کپڑوں کو استری کرنے کے لئے پلگ لگایا۔ پلگ کے قریب سے تار ننگی تھی۔ کرنٹ نے مجھے پکڑ لیا نیچے زمین بھی گیلی تھی اور میرے پاؤں بھی ننگے تھے۔ جب میرے حواس ختم ہونے کے قریب ہوگئے اچانک غائبانہ حضرت قبلہؒ تشریف لائے اور آپ نے میٹر کی طرف سے تار کو کھینچ کر توڑ دیا اور پھر میں گر گیا کچھ دیر کے بعد مجھے ہوش آگیا اور میری جان بچ گئی۔

62- مولانا فضل کریم صاحب سکنہ چنی گوٹھ بیان کرتے ہیں کہ سکھر قیام کے دوران حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہم نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی مجلس ہے تمام انبیاء و اولیاء بیٹھے ہوئے ہیں۔ سرکار دوعالمؐ اس مجلس کے صدر ہیں۔ آپؐ نے مجھے بلایا اور سب حاضرین سے میرا تعارف کروایا کہ یہ ہیں احمد میاں۔ پھر مجھے حضور ﷺ نے سنہری تاج پہنایا میں نے عاجزی کا اظہار کیا۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے پہنو۔ حضرت قبلہؒ اس واقعہ کا ذکر بھی فرما رہے تھے اور آپؒ کے آنسو بھی جاری تھے۔

63- ماسٹر محمد یٰسین بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ تحصیل چوبارہ کے علاقے میں زبردست موسلادھار بارش ہوئی جو مسلسل چھبیس (26) گھنٹے ہوتی رہی اسی طوفانی بارش کے دوران ہماری ایک اونٹنی جس نے نیا نیا بچے کو جنم دیا تھا ایک چھوٹے سے ٹیلے پر باندھی ہوئی تھی زیادہ موسلادھار بارش کی وجہ سے بچہ دوڑتا ہوا کبھی ادھر کبھی ادھر چکر لگا رہا تھا۔ اچانک بچہ دور چلا گیا۔ شفقت مادری کی وجہ سے اونٹنی نے زور لگایا۔ رسہ وغیرہ ٹوٹ گیا اور وہ بچے کے پیچھے بھاگی۔ لیکن ٹیلے کے ساتھ ہی دلدل والی زمین میں دھنس گئی۔ جب ہمیں اس کے دھنسنے کا علم ہوا تو پانچ (5) آدمی پہنچ گئے۔ اور اسے زمین سے نکالتے رہے۔ ظہر تین بجے سے لے کر رات دو بجے تک نکالتے رہے۔ آخر کار ہم مجبور ہوگئے۔ سردی کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ واپس گھر آنے کے لئے تیاری کی۔ اور اونٹنی کو اپنے پیرومرشد حضرت قبلہ احمد میاں شاہؒ کے سپرد کردیا کہ آپ ہی اس کو نکالیں گے۔

ورنہ یہ تو مرنے والی ہے۔ گھر آکر تھوڑی دیر آرام کیا اور ماسٹر بشیر احمد کو کہا کہ اونٹنی کا پتہ کرے۔ وہ جونہی گیا تو یہ دیکھ کر کہ وہ اونٹنی جس کو پانچ آدمی ساری رات نکالتے رہے مگر ناکام رہے اور اونٹنی میں زندگی کی رمق باقی نہ تھی وہ بابا جی سرکار نکال کر اسی جگہ پر لے آئے جہاں پہلے تھی۔ اور اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ یہ ہمارے پیرومرشد قبلہ روحی فداہ کی کرامت فیض کا ہی نتیجہ تھا۔ ورنہ جہاں وہ دھنسی ہوئی تھی اس کے چاروں طرف چار چار فٹ پانی کھڑا تھا۔ وہ یونہی قدم آگے رکھتی ساری دھنس جاتی۔

64- محبوب الٰہی مرحوم سکنہ سمہ سٹہ بیان کیا کرتے تھے کہ میرا ایک چچا زاد بھائی فوت ہوگیا۔ کچھ عرصہ بعد خواب میں ملا اور مجھ سے کہا مجھے اپنے حضرت سے بیعت کروادو میں نے یہ خواب حضرت قبلہؒ سے عرض کی۔

حضرت قبلہؒ خاموش رہے۔ چچا زاد بھائی پھر خواب میں ملا اور کہا کہ مجھے اپنے حضرت قبلہؒ سے بیعت کیوں نہیں کرواتے۔ میں نے پھر حضرت قبلہؒ سے یہی خواب عرض کیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا مرنے کے بعد یہ کام تو غوث قطب ہی کر سکتا ہے۔ میں خاموش ہوگیا۔ کچھ دنوں کے بعد چچا زاد بھائی پھر خواب میں ملا اور کہا کہ مجھے تم نے اپنے حضرت سے بیعت نہیں کرایا۔ میں نے یہ خواب پھر حضرت قبلہؒ سے عرض کیا۔ خواب سن کر حضرت قبلہؒ کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا کہ تمہارا چچا زاد بھائی مرید ہوگیا۔ اس کے بعد چچا زاد خواب میں آنا بند ہوگئے۔ نظام الدین سکنہ لاہور نے حضرت قبلہؒ کو خط لکھا کہ میرے والدین فوت ہوگئے ہیں آپ ان کو مرید فرمالیں۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے خط کے ذریعے لکھا کہ تمہارے والدین کے لئے ہم نے دعا کردی۔ اللہ تعالیٰ ان سے بہتر سلوک کرے گا۔ خط ملنے کے بعد میں نے اپنے والدین کو خواب میں بڑی اچھی حالت میں دیکھا۔

65- حضرت قبلہؒ کے ایک پیر بھائی کسی اور پیر سے مانوس ہوگئے اس کو گھر لاتے آپ نے منع فرمایا اس پیر سے تعلق تم چھوڑ دو وہ نہ مانا کچھ دنوں بعد وہ پیر اس کی لڑکی اغوا کر کے لے گیا۔

66- حکیم محمد صادق صاحب سکنہ پسوال شریف ہزارہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ داتا صاحبؒ" بابا فریدؒ" حضرت غوث الاعظمؒ" خواجہ غریب النوازؒ اور حضرت ابوالحسن خرقانیؒ یہ سب بزرگان دین ہمارے پاس آئے۔ ان بزرگوں نے آپ سے کہا کہ احمد میاںؒ ہم آپ کو دیکھنے آئے ہیں۔ ہم نے آسمانوں میں آپ کے چرچے سنے ہیں اور حضرت غوث الاعظمؒ نے ہمارے حقے کو اٹھا کر بغور دیکھا پھر تشریف لے گئے۔ یہ واقعہ ظاہراً" ہوا۔

67- عنایت اللہ صاحب سکنہ نواب شاہ بیان کرتے ہیں۔ ہمارا مکان دومنزلہ ہے۔ حضرت قبلہؒ ہمارے گھر تشریف لائے تھے۔ ہم اوپر کی منزل میں رہتے تھے۔ میری بیوی روٹیاں پکا رہی تھی۔ میرے بیٹے علاؤالدین نے روٹی اٹھائی' میری بیوی نے جھڑکا کہ روٹی مت اٹھاؤ یہ روٹی حضرت قبلہؒ کے لئے ہے۔ وہ خوف سے اٹھا اور اس طرف چوبارہ کی دیوار نہیں تھی وہ پچھلی طرف جاکر پیٹھ کے بل نیچے گر گیا۔ نیچے پکا فرش تھا۔ جسم ساکن ہوگیا۔ اور مرگیا حضرت قبلہؒ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے نماز کے بعد حضرت قبلہؒ نے فرمایا عنایت بچے کو فوراً" ہسپتال لے جاؤ۔ میں نے بچے کو اٹھا کر حضرت قبلہؒ کے سامنے رکھ دیا۔ اور کہا کہ ہمارے تو سب کچھ آپ ہی ہیں۔ کچھ دیر بعد حضرت نے فرمایا اس کو چارپائی پر لٹاؤ۔ حضرت نے اس کے اوپر اپنا رومال ڈال دیا۔ کچھ دیر بعد فرمایا اس کو دودھ پلاؤ۔ جیسے ہی آپ نے فرمایا بچہ اٹھ بیٹھا۔ دودھ پلایا اور بچے سے پوچھا کہ کوئی درد ہورہا ہے اس نے کہا مجھے کہیں بھی کوئی تکلیف نہیں ہے۔

68- محمد یار ندیم سکنہ رحیم یار خان بیان کرتے ہیں کہ 1970ء میں مظفرشاہ عثمانی' عبداللہ خان نیازی' محمد رمضان کوٹ ادو اور دیگر حضرات نے بذریعہ ریل کار سکھر شریف حضرت قبلہ عالمؒ کی بارگاہ میں حاضری دی مظفر عثمانی صاحب ریل گاڑی میں محفل سماع اور اولیاء اللہ کے کشف و کرامات کے خلاف بولتا گیا جب ہم دربار عالیہ میں حاضر ہوئے تو حضرت قبلہ روحی فداہؒ اندر حویلی میں تشریف فرما تھے پختہ بیٹھک شریف میں ہم لوگ بیٹھ گئے وہاں پر بھی عثمانی صاحب نے اعتراضات کیے مثلاً" بیٹھک میں قرآن شریف نہیں رکھا۔ یہ کیلنڈر لگا ہوا ہے جس پر درخت کی تصویر ہے اور بیٹھک پختہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ حضور قبلہ عالمؒ اندرون حویلی سے تشریف لائے اور تشریف لاتے ہی خیر خیریت معلوم کرنے کے بعد از خود ان اعتراضات کے جواب دینے شروع کردیئے۔ آپؒ نے فرمایا قرآن کریم یہاں اس لئے نہیں رکھا گیا کہ مہمان لوگ سوتے ہیں بے ادبی کا خطرہ ہے ساتھ ہی مسجد ہے اس میں قرآن کریم رکھے ہیں یہ کیلنڈر کوئی آدمی لگا گیا ہے اس سے محفل کی تاریخ دیکھتے ہیں اور درخت کی کوئی بھی پوجا کا نشان سمجھ کر نہیں پوجتا باقی ہمارا وہ گھر دیکھیں سادہ سا ہے۔ بیٹھک مضبوطی کے پیش نظر بنائی گئی ہے یہ مہمان خانہ ہے اور آپؒ نے فرمایا عثمانی صاحب حضور اکرم ﷺ نے کبھی ریل کار یا گاڑی پر سفر نہیں فرمایا تھا۔ عثمانی صاحب کبھی مجھے دیکھتے کبھی عبداللہ خان کی طرف کہ یہ تو وہ جوابات ہیں جو کہ ہم رحیم یار خان سے سکھر تک کرتے چلے آئے ہیں اور یہاں بھی کئے ہیں۔ حضرت قبلہؒ روحی فداہ کے یہ کلام سن کر اپنی پہلی حاضری ہی میں میرا بھائی محمد رمضان سکنہ کوٹ ادو فوراً" مرید ہوگیا اور عثمانی صاحب

ے دل پر ہمیشہ کے لئے تالے پڑ گئے۔ اور حضرت قبلہ عالمؒ روحی فداہ دوپہر کو جب حسب دستور اندر حویلی میں تشریف لے گئے تو مظفر عثمانی نے کہا آپؒ کو تو کشف القلوب کا علم ہے۔

69- محمد صدیق سکنہ چک 99/P بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہؒ کے وصال مبارک کے تین چار دن بعد بیٹھک شریف سے مزار مبارک پر بلب لگانے کے لئے ننگی تاریں پلگ میں ڈال رہا تھا ایک ننگی تار سوراخ میں ڈال دی اور دوسری تار کو چھلنا شروع کردیا جبکہ سپلائی جاری تھی اور ہاتھ پر کرنٹ لگنے سے خون بہنا شروع ہوگیا۔ حضرت قبلہ عالمؒ روحی فداہ نے مزار شریف سے آواز دی کہ بے وقوفی کے کام کرتا ہے۔ فرمایا چھوڑ تار اور ساتھ ہی آپؒ نے تار کو ایک جھٹکا دیا اور تار مجھ سے چھوٹ کر گر پڑی اور جان بچ گئی۔

70- محمد صدیق چک نمبر 99/P بیان کرتے ہیں کہ ان کا بیٹا عمر چار سال خناق کے مہلک مرض میں مبتلا ہوا اور اسے ڈاکٹروں کے پاس لے گئے جنہوں نے ایک ٹیکہ لکھ کر دیا اور کہا کہ اس ٹیکے کے لگانے سے بچ گیا تو بچ گیا چلا گیا تو چلا گیا۔ وہ ٹیکہ رحیم یار خان سے نہ ملا۔ گھر کے افراد نے رونا شروع کردیا تو محمد صدیق صاحب نے انہیں رونے سے روکا اور اپنے بچے اور بیوی کو لے کر دربار شریف حاضری دی آپؒ نے ازخود ارشاد فرمایا صدیق تمہارا بچہ بیمار تھا کیسا ہے۔ محمد صدیق نے ڈاکٹروں کا علاج اور گھر والوں کی مایوسی کہہ سنائی۔ آپؒ نے فرمایا تمہارا بچہ اندر چائے پیئے گا اور ٹھیک ہوجائے گا۔ جب آپؒ چائے پی کر باہر تشریف لائے تو ارشاد فرمایا صدیق تمہارا بچہ چائے پی گیا اب وہ ٹھیک ہے اور مرض جاتا رہا اور ڈاکٹروں کا لاعلاج کیا ہوا۔ آپؒ کی دعا برکت سے تندرست ہوگیا۔

71- مکرمی جناب محمد صادق صاحب سکنہ پسوال شریف (ہزارہ) نے ایک واقعہ یوں بیان کیا ہے کہ قبلہ عالمؒ سکھر تشریف فرما تھے اور مسجد کوثر کی تعمیر کا کام کروا رہے تھے۔ بھائی صاحب گلاب احمد صاحب جو (قطر) میں تھے ان کے پاس سے لاہور کا رہنے والا ایک افسر جو پاکستان چھٹی پر آنے لگا تو گلاب صاحب نے اس سے کہا کہ میں تم کو کوئی چیز دوں گا وہ سکھر میں میرے پیرومرشد کی خدمت اقدس میں پہنچانی ہے۔ وہ افسر کہنے لگا کہ میں سکھر نہیں اتر سکتا۔ میں تو سیدھا لاہور جاؤں گا۔ لہٰذا میں کچھ نہیں لے جاسکتا۔ گلاب صاحب خاموش ہوگئے۔ دوسرے دن وہ افسر خود گلاب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور سکھر کا پتہ بھی پوچھا اور کہنے لگا کہ تم نے جو کچھ دینا ہے دے دو۔ بھائی گلاب صاحب نے چھ ہزار روپے ایک دیئے اور کہا کہ یہ مسجد کے لئے پیش کر دینا۔ اس کے بعد پھر سات ہزار روپے دیئے کہ یہ دادی اماں حضرت کے مزار شریف کے لئے

پیش کر دینا۔ اس کے بعد پھر سات ہزار روپے دیئے کہ یہ لنگر شریف کے لئے پیش کر دینا اور ایک قالین دیا کہ یہ پیش نہیں کرنا بلکہ جب حضور قبلہ عالمؒ اٹھ کر اندر تشریف لے جائیں تو تم گدی مبارک اٹھا کر یہ قالین بچھا دینا اور پھر اسی طرح گدی شریف لگا دینا۔ وہ شخص پاکستان آنے کے بعد سکھر گاڑی سے اتر کر دربار شریف پہنچ گیا اور جیسے گلاب صاحب نے فرمایا تھا اسی طرح پیسے پیش کئے قبلہ عالمؒ نے پیسے نہیں اٹھائے بلکہ ایک صاحب جو مسجد شریف کا حساب کتاب رکھتے تھے کو بلوا کر چھ ہزار روپے دیئے اور پھر سات ہزار روپے مزار شریف والے اور لنگر شریف والے بھی یعنی تمام رقم بیس ہزار اس کو دے دی اور فرمایا کہ اماں حضرت کے مزار سے بھی مسجد بہتر ہے اور لنگر جس کا ہے وہ خود چلاتا رہے گا وہ افسر بہت متاثر ہوا۔ قبلہ عالمؒ نے پوچھا تم کب جاؤ گے وہ کہنے لگا شام کی گاڑی سے جاؤں گا۔ جب قبلہ حضورؒ گھر تشریف لے گئے تو اس نے گلاب صاحب کی خواہش کے مطابق قالین بچھا کر گدی لگا دی جونہی قبلہ عالمؒ تشریف لائے آپؒ نے فرمایا کہ یہ قالین گلاب نے بھیجا ہے تو اس افسر نے ہاں میں جواب دیا۔ شام کو حضور قبلہؒ نے فرمایا کہ گاڑی کا وقت ہو گیا ہے تم جاؤ تو وہ کہنے لگا کہ صبح جاؤں گا۔ دوسرے دن صبح حضور قبلہؒ نے فرمایا کہ گاڑی کا وقت ہو گیا ہے آپ جائیں' وہ کہنے لگا کہ شام کو جاؤں گا۔ اس دن وہ شخص قبلہ عالمؒ کے دست حق پر بیعت ہو گیا۔ سلسلے کے بھائیوں نے اس کو مبارک باد دی وہ کہنے لگا کہ مجھے دو مبارکیں دو کہ میں مرزائی تھا پھر مسلمان ہو گیا اور آج مرید بھی یہ میری خوش نصیبی ہے دو تین دن حضرت قبلہؒ عالم کی صحبت میں رہا اور پھر چلا گیا اس واقعہ کے عینی شاہد حکیم محمد صادق صاحب سکنہ پسوال شریف (ہزارہ) ہیں۔

72- رحمت علی صاحب بستی کمہاراں چک نمبر 72/NP بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میں اونٹ ریڑھیوں کی مرمت کا کام کرتا تھا محمد یوسف چانڈیا سکنہ آباد پور میرے پاس اپنی ریڑھی مرمت کرانے آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ بھئی یوسف تمہارے کتنے بچے ہیں؟ اس وقت اس کی عمر تقریباً" چالیس سال کے لگ بھگ ہو گی۔ تو اس نے ایک ٹھنڈی سی سانس لی اور کہنے لگا کہ میں نے بہت علاج کروائے اور کوشش کی مگر میرا کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا پھر میں نے اس سے کہا کہ تم میرے ساتھ محفل شریف میں چلو۔ ہمارے پیرومرشد کے کرم سے آپ کو بچہ نصیب ہو گا۔ وہ تیار ہو گیا جب وہ تیسری محفل پاک پر آیا تو کہنے لگا کہ بھئی رحمت تمہارے پیرومرشد کی دعا سے میرے گھر امید ہو گئی ہے۔ اس کے بعد اس کے ہاں بچہ ہوا اور وہ پھر مرید ہو گیا۔ اب اس کے ماشاء اللہ لگاتار چھ لڑکے ہیں جو کہ حیات ہیں اس کے بعد حضرتؒ کی کرامت دیکھ کر پھر اس کے

خاندان کے کافی لوگ مرید ہو گئے۔

73- حضرت قبلہؒ راہنمائے اولیاء کے دنیا کائنات پر بعد وصال بھی تصرفات جاری ہیں۔ بعد نماز جمعہ سب بھائیوں حضرت سوہنے میاں کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ ہم بے نظیر کی حکومت سے بہت تنگ اور بیزار ہیں لہٰذا آپ اس کی حکومت ختم کریں۔ پیر سوہنے میاں خاموش رہے کہ حضرات کا معاملہ ہے حضرات بہتر جانتے ہیں مگر بھائی لوگ قدموں میں گرے اور رونے لگے تو پھر آپ پیر سوہنے میاں حضور نے فرمایا کہ چلو مزار شریف میں ہم دعا کرتے ہیں تو آپ نے مزار شریف پر یہ معاملہ پیش کیا تین ماہ ہی گزرے تھے کہ بے نظیر کی حکومت کو صدر مملکت نے ختم کر دیا۔ اور عوام کو ظالم حکومت سے نجات ملی۔

74- ماموں زور دار صاحب ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہم بازار سودا سلف خریدنے کے واسطے جا رہے تھے کہ ایک قصائی اپنی دوکان پر مجھ کو دیکھ کر دوسرے گاہکوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اس پیر صاحب کو دیکھو کہ کیسا پیر بنا ہوا ہے۔ کہ محفل سماع میں لوگوں کو نچواتا ہے حضرت قبلہ یہ بات سن کر خاموش گذر گئے۔ دوسرے دن پھر حضرت قبلہ سودا سلف لینے وہیں سے گذرے تو دیکھا کہ اسی قصائی کو ایک پولیس والا مار رہا تھا۔ جب حضرت قبلہ قصائی کے قریب آئے تو قصائی حضرت قبلہ سے فریاد کرنے لگا کہ پیر صاحب مجھے اس پولیس والے سے نجات دلوائیں حضرت قبلہ نے پولیس والے سے پوچھا کہ آپ اس کو کیوں مار رہے ہو۔ تو اس نے کہا کہ حضرت قبلہ اس نے گوشت مہنگا فروخت کیا ہے۔

حضرت قبلہؒ نے کہا کہ آپ اس کو چھوڑ دیں اور قانونی کاروائی کریں پولیس والے نے فوراً قصائی کو چھوڑ دیا۔

75- سکھر قیام کے دوران حضرت قبلہؒ کے ہمسایہ میں کچھ لوگ رہتے تھے جن میں ایک پولیس حوالدار بھی تھا۔ جسکی وجہ سے وہ محلے میں چوریاں اور جھگڑا وغیرہ کرتے رہتے تھے۔ ایک دن حضرت قبلہؒ محفل میں باہر بیٹھے تھے اور وہیں پر حقہ بھی پی رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جب محفل ختم ہوئی تو حضرت قبلہ واپس گھر تشریف لے گئے پیچھے سے وہ حضرت قبلہ کا حقہ چوری کر کے لے گئے۔ حضرت قبلہ کے مریدان سے حقہ لینے گئے تو انھوں نے حقہ واپس کر دیا۔ اسی دوران وہ پولیس حوالدار کسی جگہ اپنی ڈیوٹی (ٹریفک) دے رہا تھا۔ وہاں سے ایک ٹرک گذرا جس کو ایک پٹھان چلا رہا تھا اس نے اسے روکا اس ڈرائیور نے اس پولیس والے کو بالکل کچل دیا اور وہ موقع پر ہی مر گیا۔ اور وہ جس کی وجہ سے وہ چوریاں اور جھگڑا وغیرہ کرتے تھے وہ بھی ڈر گئے اور محتاط ہو گئے۔

76- شبیر احمد سکنہ صادق آباد بیان کرتے ہیں کہ میری ایک بھینس تھی کسی مخالف نے جادو کر دیا جس سے اسکا مکھن نہیں نکلتا تھا میں نے حضرت قبلہ ؒ سے عرض کی آپ نے پانی پر دم بھی کیا اور فرمایا اس بھینس کے کان میں کہہ دینا میرے پیرو مرشد نے فرمایا ہے۔ کہ مکھن خوب نکلنا ہے میں نے ایسے ہی کیا اسکے بعد وہ بھینس صحیح ہو گئی جب تک میرے پاس رہی مکھن اس کا کم نہیں ہوا بلکہ بڑھ گیا۔

77- عبدالغفور بھٹی سکنہ رائے ونڈ بیان کرتے ہیں کہ میں ریلوے میں سٹیشن ماسٹر تھا گارڈ سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا اس کا انگوٹھا دانتوں سے میں نے چبا دیا اور گارڈ نے مجھ پر کیس کر دیا میرا کیس چلا مجسٹریٹ نے میرے خلاف دفعہ 324-326 لگا دی جس کے تحت مجھے پانچ چھ سال سزا ہوئی تھی میرے مخالف وکیل نے کہا تجھے آئندہ پیشی پر پانچ سال سزا ہو گی۔ میں چلقن مارکیٹ حضرت قبلہ ؒ کے پاس گیا اور عرض کی اور سارا واقعہ سنایا کہ اب میرا کیا بنے گا حضرت قبلہ ؒ نے ایک حکایت مجھے سنائی سلطان محمود غزنوی بھیس بدل کر رات کو گشت کر رہا تھا۔ اس کو چار چور ملے چوروں نے سلطان کو روک کر پوچھا کون ہو تم سلطان نے کہا چور۔ انہوں نے کہا ہم بھی چور۔ سلطان نے کہا تم میں کوئی وصف بھی ہیں۔ ایک نے کہا میں دیواریں پھلانگ سکتا ہوں اور ساتھیوں کو بھی دیواریں پھلانگ دیتا ہوں دوسرے نے کہا میں جانوروں کی آوازیں سمجھ سکتا ہوں۔ تیسرے نے کہا میں سونگھ کر بتا سکتا ہوں کہ خزانہ کہاں ہے۔ چوتھے نے کہا میں رات کے وقت ایک دفعہ آدمی دیکھ لوں تو مدتوں پہچان رکھتا ہوں انہوں نے سلطان سے کہا تیرے میں بھی کوئی وصف ہے تو سلطان نے کہا آدمی اگر پھانسی لگنے لگا ہو تو میں داڑھی ہلا دوں تو پھانسی نہیں لگتی انہوں نے کہا وصف تو یہ بھی اچھا ہے۔ سلطان نے کہا آؤ آج بادشاہ کے محل میں چوری کرتے ہیں اور دیوار پھلانگنے والے نے سب کو محل کی دیوار پھلانگ دی۔ کتے بھونکے تو سلطان نے پوچھا یہ کیا کہتے ہیں۔ اس نے کہا یہ کہتے ہیں مالک بھی ساتھ ہے ہم کیا کریں۔ خزانہ سونگھنے والے نے سونگھ کر بتا دیا کہ خزانہ اس کمرے میں ہے۔ انہوں نے خزانہ لوٹا تو سلطان نے کہا اپنے اپنے گھروں کا پتہ دے دیں میں صبح اپنا حصہ لے لوں گا۔ صبح سلطان نے سپاہیوں کے ذریعے سب کو دربار میں بلا لیا اور سلطان نے چاروں کو پھانسی کا حکم دے دیا جب سپاہی ان کو پکڑ کر لے جا رہے تھے تو ان میں ایک بار بار مڑ مڑ کر سلطان کو دیکھتا سلطان نے کہا کیا دیکھتا ہے اس نے کہا اب تو داڑھی ہلا دے۔ سلطان نے چاروں کو رہا کر دیا۔ یہ حکایت سنا کر آپ نے فرمایا اللہ میاں کے تو ایسے کام ہوتے ہیں۔ اچھا ہم تمہارا معاملہ حضرات سے پیش کریں گے۔ جب میں اجازت لے کر ڈیوٹی کے لئے ریلوے سٹیشن پہنچا اور وہاں میرا ایک دوست ملا اس نے پوچھا تمہارے کیس

کا کیا بنا ہے میں نے کہا مجھے سزا ہو جائے گی میں بہت پریشان ہوں۔ اس نے کہا تمہارا کیس جس جج کے پاس ہے وہ اس گاڑی میں بیٹھا ہے اور میرا دوست ہے چلو میں اسے کہتا ہوں مجھے ساتھ لے کر وہ جج کے پاس گیا اور جج سے کہا تو جج نے کہا اس کے کیس میں گنجائش نہیں ہے میرے دوست نے بھرپور سفارش کی تو جج نے کہا پیشی پر آپ کا کچھ کریں گے میں پیشی پر گیا تو جج نے کچھ جرمانہ کر کے مجھے بری کر دیا میں نے اسی وقت سارا جرمانہ ادا کیا اور گھر آ گیا۔

سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ رحمانیہ کے اوراد و وظائف

نماز فجر و مغرب کے بعد حسب فرصت درود شریف ذکر نفی اثبات اور تصور شیخ ہے۔

ذکر نفی اثبات کا قرآن کریم سے ثبوت

واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ط ودون الجھر من القول بالغدو والآصال ولا تکن من الغٰفلین○

(ترجمہ) اور اپنے رب کو اپنے نفس میں یاد کرو زاری اور خوف سے اور بغیر بلند آواز سے صبح اور شام کرو اور غافلوں میں سے نہ ہونا۔ (پارہ 9 سورۃ اعراف آیت نمبر 204)

تصور شیخ کا قرآن کریم سے ثبوت

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم با الغدوۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عینک عنھم○

(ترجمہ) اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔ (پارہ نمبر 15 سورۃ کھف آیت نمبر 28)

تعظیم کا قرآن کریم سے ثبوت

ذالک ومن یعظم شعاءر اللہ فانھا من تقوی القلوب○

(ترجمہ) بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری ہے۔

(پارہ 17 سورۃ الحج آیت نمبر 32)

سالانہ عرس مبارک

راہنمائے اولیاء پیر احمد میاں
قدس اللہ سرہ العزیز

بتاریخ ۱۰-۱۱-۱۲ شوال المکرّم

بمقام

دربار عالیہ رحمان پور
رحیم یار خان

حضرت نے فرمایا جب سرکار دو عالمؐ نے چاند کے دو ٹکڑے کیے تو ہند کا ایک راجہ دیکھ رہا تھا اس نے نجومیوں سے پوچھا کہ ایسے کیوں ہوا؟ ایک نجومی نے کہا کہ عرب میں ایک اللہ کے نبیؐ کا اظہار ہوا ہے یہ ان کا معجزہ ہے تو دیکھ کر راجہ مسلمان ہوگیا اس راجہ نے دستی پنکھے بنوا کر ایک قاصد کو دیئے اور کہا کہ میرا سلام بھی دینا۔ سرکار دو عالمؐ نے ان پنکھوں سے اپنے آپ کو جھلا اور فرمایا مجھے آخری زمانے میں ہند سے ٹھنڈی ہوا آئے گی۔

راقم الحروف

سوانح الحرمین میں لکھا ہے کہ صوبہ "مالوہ" میں دریائے "چنبیل" کے پاس شہریار ہے (وہاں اس راجہ کی قبر ہے)' وہ مسلمان ہوگیا تھا' اس کا نام "عبداللہ" رکھا گیا تھا۔ "دیار" شہر میں قبر ہے وہاں لوگ زیارت کرتے ہیں۔ جس نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور حضور ﷺ کی خدمت میں دستی پنکھے بھیجے تھے۔

حرص عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔

ایک مرید بہت حریص تھا ان نے ایک شخص سے چار ایکڑ زمین خریدی' اس شخص کی بیوی حضرت قبلہؒ کے پاس آئی اور کہا کہ آپؒ کا مرید میرے شوہر سے زمین نہ خریدے کیونکہ میرا شوہر عیاشی کی وجہ سے فروخت کرتا ہے' میرے بچے بھوکے مرجائیں گے۔ آپؒ نے فرمایا جاؤ ہم اپنے مرید کو زمین خریدنے سے منع کردیں گے۔ جب وہ مرید آیا آپ نے اس سے کہا کہ آئندہ ان لوگوں سے زمین نہیں خریدنی لیکن اس مرید نے اس عیاش آدمی سے تمام زمین خریدلی۔ وہ عورت پھر روتی ہوئی حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی' آپؒ کو بہت ملال پہنچا اور رنجیدہ ہوئے' آپؒ نے فرمایا ہم نے اس کو منع کیا تھا کہ زمین نہ خریدے۔ آپؒ نے اس عورت سے فرمایا کہ عدالت میں دعویٰ کردو وہ زمین تمہیں مل جائے گی۔ اس خاتون نے دعویٰ کردیا وہ خاتون کیس جیت گئی اور تمام زمین خاتون کے بچوں کو مل گئی۔

حضرت غوث اعظمؒ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ وحی خداوندی انبیاء کے لئے مخصوص ہے اور الہام اولیاء اللہ کے لئے ہے اول کا رد کرنے اور نہ ماننے

والا کافر ہے اس لئے وہ حقیقت میں کلام الٰہی کو رد کرنے والا ہے اور دوسرے کا منکر کافر نہیں بلکہ ناکام ہے اس کا انکار وبال کا باعث بن جاتا ہے۔ الہام حقیقت میں اس چیز کو کہتے ہیں جو مشیت خداوندی علم الٰہی سے کسی کو دل میں ایک راز کی طرح پیدا ہو اللہ جس بندہ سے محبت کرتا ہے اسکی محبت اس چیز کو واقعیت کے ساتھ بندہ کے دل تک پہنچا دیتی ہے اور محب کا دل سکون کے ساتھ اس کو قبول کرلیتا ہے۔

حضرت قبلہ روحیؒ نے فرمایا انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیدا کرکے کھولنا تھا انسان اپنی فطرت کے مطابق ظاہر ہوگیا۔ انسان کو زمین پر اختیار دیا اچھے برے کا اگر اللہ تعالیٰ زمین سے پانی خشک کردے سب لوگ سجدہ میں گر جائیں گے۔

حضرت قبلہؒ نے فرمایا شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں ہندوؤں سے جنگ ہوگی اس جنگ میں حضور پاک ﷺ بانفس نفیس شرکت فرمائیں گے۔ اس جنگ کو غزوہ ہند کہا جائے گا۔

اسرار الاولیاء جس میں حضرت فرید الدین گنج شکرؒ یوں فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دیدار کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ تم برداشت نہ کرسکو گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصرار پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ طور پر نیاز مندانہ طریقے سے آؤ جب طور پر ایک ہی تجلی گرائی تو موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوگئے۔ تین دن رات بے ہوش رہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ ہم نہ کہتے تھے کہ تم تاب دیدار نہ لاسکو گے ایک ذرہ تجلی سے بے ہوش ہوگئے اور امت محمدیہؐ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ ہر روز ہزار بار انوار تجلیات ان پر ضیاپاش ہوں گی لیکن وہ پھر بھی "انا مشتاق الیٰ الحبیب" (ہم تو دوست کے طلبگار ہیں) اور "ھل من مزید" (اور دیکھا) کا نعرہ لگائیں گے۔

حضرت قبلہؒ نے فرمایا انبیاء اور اولیاء ہر وقت ذات میں متغرق رہتے ہیں' سوائے نماز کی حالت میں فرمایا حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی زبان مبارک پر کبھی کبھی یہ جملہ ادا ہوتا تھا کہ میں چالیس سال سے بایزید کو ڈھونڈ رہا ہوں کہ بایزید کہاں ہے۔ تذکرۃ اولیاء میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت بایزید بسطامیؒ سے پوچھا کہ عرش کیا ہے فرمایا وہ میں ہی ہوں قلم بھی میں ہی ہوں' ملائک بھی میں ہی ہوں پھر اس نے پوچھا کہ موسیٰ علیہ السلام آپ نے فرمایا وہ بھی میں ہی ہوں' ابراہیم

علیہ السلام بھی میں ہی ہوں اور محمد ﷺ بھی میں ہی ہوں پوچھنے والا خاموش ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا جب بندہ ذات میں فناء ہوجائے ہر ہستی کو اپنے ہی میں موجود پاتا ہے۔

فرمایا جس وقت مخلوق کو کسی پوشیدہ راز کی آگاہی کرنی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس وقت انبیاء اور اولیاء علیہ السلام کو علم دیتے ہیں جس وقت مخلوق کو علم کی ضرورت ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا میری امت میں کچھ ایسے عالی مرتبت لوگ ہوں گے۔ شہداء اور انبیاء بھی ان پر رشک کریں گے۔ فرمایا میدان محشر میں حضرت غوث اعظمؒ ایک سواری پر تاج پہن کر تشریف فرماں ہوں گے اور پیچھے بہت بڑا لشکر ہوگا' انبیاء علیہ السلام رشک کریں گے یہ کون سے اولوالعزم نبی ہیں جو میدان محشر میں اس قدر شان و شوکت سے تشریف لارہے ہیں۔ غائب سے آواز آئے گی یہ میرے آخر زماں پیغمبر ﷺ کے امت کے ایک ولی ہیں عبدالقادرؒ ان کا نام ہے۔

انبیاء و الیاء کرام کو سجدہ تعظیم جائز ہے اس کی حرمت قرآن کریم میں نہیں ہے بلکہ انبیاء کو تعظیم کرانے کے واقعات قرآن میں بیان کئے گیے ہیں صحابہ کرامؓ بھی حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کے بوسے لیتے تھے۔ جبیں کو پاؤں کے آگے ٹیکتے تھے۔ تابعین بھی صحابہ کرامؓ کے پاؤں کا بوسہ لیتے تھے اور جبیں کو ٹکاتے تھے۔

شواہد النبوت میں ہے کہ صحابہ رسول ﷺ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت آکر سلام کیا جب ان کی بصارت بھی ختم ہوچکی تھی آپ نے میرے سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں فرمایا کہ میں محمد بن علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں۔ حضرت جابرؓ نے کہا کہ اے میرے بیٹے! میرے قریب آ! آپ نے امامؓ کے ہاتھ چوم لئے پاؤں چوم لینے کی خواہش کا اظہار کیا آپ دور جا کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ رسول ﷺ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور آپ نے پوچھا اے جابرؓ! یہ سب کچھ کیوں کر ہوا آپ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ اے جابرؓ تو حسینؓ کے ایسے بیٹے محمد بن علیؓ سے ملاقات کرنے کے لئے زندہ رہے جس کا نام محمد ہوگا۔ جو علم دین کی خوب اشاعت کرے گا جب تیری اس سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہنا۔ اس کے کچھ

دیر ہی بعد حضرت جابرؓ وفات پاگئے۔

جیسا کہ روایت ہے حضور ﷺ معہ صحابہ کے تشریف فرما تھے ایک اونٹ آیا اس نے حضور ﷺ کو سجدہ کیا' صحابہ نے عرض کی حضورؐ آپ کو جانور بھی سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ مستحق ہیں۔ حضور نے فرمایا عبادت کرو اللہ کی تعظیم کرو اپنے بھائی کی۔ فرمایا اللہ کے سوا اگر سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ حدیث مذکورہ سجدہ عبادت کے بارے میں ہے۔ سجدہ تعظیم کے بارے حدیث مذکورہ کو لیا جائے گا تو قرآن کی بعض آیتوں کی نفی ہوگی جیسے حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرا کلام اللہ کے کلام کو نہیں کاٹتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں تو واقعات بیان فرما رہے ہیں کہ میں نے آدم علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کو سجدہ کروایا ہے حدیث میں ہے کہ اللہ کے سوا سجدہ ہوتا تو بیوی کو حکم دیتا شوہر کو سجدہ کرے قرآن و حدیث دونوں ہی برحق ہیں لیکن معترضین کے سمجھنے کا فرق ہے سجدہ عبادت تو اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے اور سجدہ تعظیم کا ثبوت تو ہے۔ جیسا کہ حدیث کی آخری عبارت سے بھی ثبوت ہے کہ عبادت کرو اللہ کی تعظیم کرو اپنے بھائی کی۔ اطوار تعظیم جیسے بھی کوئی ادا کرے ممانعت نہیں ہے جس فعل کو اللہ و رسولؐ نے حرام نہیں کیا کوئی حرام ہونے کا فتویٰ دے اس فتویٰ کی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ اسلام کے بانی تو حضور ﷺ ہیں۔

شہدا ربیعہ

ترجمہ القرآن:

"وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا وہ ہیں صدیقین، صالحین،
شہداء، ولی اللہ اور وہ لوگ جو ان کے اچھے دوست ہیں۔"

حضرت بو علی شاہ قلندرؒ

بشکلِ شیخ دیدم مصطفےٰ را ... ندیدم مصطفےٰ را بل خدا را
زخود فانی شدم دیدم بقا را ... ندیدم غیر ذات خود خدا را
مکن اے زاہد خشک اعتراضے ... چہ دانی سِر توحید خدا را
اگر کوئی مرا تو بت پرستے ... بگویم در بتاں دیدم خدا را

چہ گریم اشرفم یا اشرفیم
مپرس ایں سِر پنہاں خدا را

نظام حیدر عثمانؒ

بنہ بر پائے احمد سر کہ یابی صد وقار اینجا
زر اینجا، گوہر اینجا، حشمت اینجا، افتخار اینجا

بہ طیبہ چوں در آیم با ہزاراں شوق بر خوانم
من اینجا، زندگی اینجا، اجل اینجا، مزار اینجا

زِ داغِ عشق سرورؐ سینہ گلزار جناں دارم
گل اینجا، سنبل اینجا، لالہ اینجا، نو بہار اینجا

زہے مستی کہ باشد درِ خیال ساقی کوثرؐ
خم اینجا، جام و مے اینجا، سرور اینجا خمار اینجا

نیا شد جائے من جز آستان مصطفٰے عثماں
سر اینجا، سجدہ اینجا، بندگی اینجا، قرار اینجا

احمد جامؒ

ہر آنچہ در نظر آید جمالِ یار در دست
ہر آنچہ می نگرم من کمال یار در دست

بہر کمال کہ بینم کمال حسن صفات
بہر جمال کہ بینم جمال یار در دست

بہر نمونہ کہ نقشِ جمالِ بہر دریان است
مگر دیدنِ معنیٰ خیال یار در دست

معیتِ ازلی چوں بذات موجود است
بہر وجود کہ بینی وصالِ یار در دست

بحالِ احمدؔ دیوانہ کے رسد عاقل
کہ یار او ہمہ حالست و حال یار درِ دست

شاہ تراب علیؒ

پنجۂ پیر نقشِ اللہ است
کہ ازیں راز ہر کس آگاہ است

از ید اللہ فوق ایدیہم
شد یقینم کہ مرشد اللہ است

پیر را صورت پیمبر دان
زانکہ او راہنما درگاہ است

بندۂ پیر دستگیر خودم
در جہانم بس ایں قدر جاہ است

کے نہ نازم بہ بخت خویش تراب
مرشدم کاظم شہنشاہ است

میکش اکبر آبادیؒ

منم امشب ثنا خوانِ محمدؐ
صلوٰۃ اللہ بر جانِ محمدؐ

بگو ہمدم کہ باز آمد شب غم
حدیث زلف پیچان محمدؐ

صلواتم باد بر خوبان مہوش
نہالانِ گلستانِ محمدؐ

فدایم بر حسینانِ پریرو
زہے عزّ و زہے شانِ محمدؐ

صبا زیں میکشِ بیمارِ فرقت
دعائے گو بہ مستان محمدؐ